Regd No. L 610
رجسٹرڈ نمبر ایس ۲۱۰

اس دورِ مستبد وطن کو نجات دے
تو اپنی جان کھیل کر اس کو حیات دے

نجات

سندھ اور بلوچستان کا واحد کثیر الاشاعت

شرحِ چندہ
سالانہ پانچ روپیہ
ششماہی تین روپیہ
سہ ماہی دو روپیہ
امراء سے پندرہ روپیہ
طلباء سے تین روپیہ

مدیر مسئول
غلام محمد دریا خان
دبیر خصوصی
نسیم تلوی
[illegible]

جلد ۱ | کراچی [illegible] ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء | شمارہ ۱۸

نویدِ نجات

سب پہ آئی ہے بات کہتے ہیں
تن کو کپڑا نہ پیٹ کو روٹی
ظلم کا نام پڑ گیا انصاف
حق و باطل میں امتیاز کہاں
سرفروشی ہے ناصیہ سائی
انتہا ہے یہ چاپلوسی کی
پوجے جاتے ہیں قوم کے لیڈر

قلب کی واردات کہتے ہیں
کیا اسی کو حیات کہتے ہیں
حال کے واقعات کہتے ہیں
آجکل دن کو رات کہتے ہیں
فتمندی کو مات کہتے ہیں
زہر کو بھی نبات کہتے ہیں
ان کو لات و منات کہتے ہیں

راہزن حاملِ امانت ہیں
[illegible] تو بہ !
کو جو ایمان بھی [illegible] میں
کاذبوں کو ثقات کہتے ہیں
خضر [illegible] آبِ حیات کہتے ہیں
کس کو پائے ثبات کہتے ہیں

[illegible] کو گر ہے
ہم نویدِ "نجات" کہتے ہیں

د گوہر حسین گوہر رام سوامی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نجات

۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء

پیغام اصلاح

وہیں صبح روشن ہے ستاروں کی [illegible] افق سے آفتاب ابھر آگیا وہ بگراں خوابی
ابھی اسی اشاعت میں نامہ [illegible] مسرت سے ناچتے ہوئے قلم کے ساتھ اس خبر
کو درج کر چکے ہیں کہ میر عطا محمد خان [illegible] بلوچستان کی عدالت عالیہ کیطرف
سے باقاعدہ اطلاع مل چکی ہے کہ "کلمۃ الحق" [illegible] شائع کرنے کی انکو اجازت ہے۔
[illegible]
اگرچہ حکومت کو مستقبل کے آنے والے [illegible] تک [illegible] کا احساس
اس وقت کرنا چاہئے تھا جبکہ سرزمین بلوچستان کے مایہ ناز [illegible] عبدالصمد خان
اچکزئی نے اخبار کیلئے درخواست دی تھی۔ بہرحال ہم عاقبت اندیش [illegible]
کی اس کوئی [illegible] چیترے کہ رفت رفت دگر بار ادھن
کے عالمگیر سیل کے ماتحت تعرض کرنا نہیں چاہئے اور نہ اس کی پیدا کردہ
مکدر فضا کو دور کر کے آپ بسیط مقدمہ کے ساتھ سے آنجہ دانا کند کند ناداں۔ لیکن
بعد از خرابی بسیار کے [illegible] تجربہ پر تطبیق دینا چاہتے ہیں۔ بلکہ حکمت عملی کی اس خوشگوار
تبدیلی کو "صبح کا بھولا شام کو گھر آیا" کا گلاب تک تسلی قرار دیتے ہوئے مسرت کے
بے اختیار جذبات کے ساتھ خیر مقدم کہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حکومت اپنی پالیسی
کے اس خوش آئند اور عواقب بیں پہلو پر قائم رہتے ہوئے پریس و پلیٹ فارم پر سے
بلند ہونے والے بلوچستانیوں کے ان تمام مطالبات کو صبر و تحمل سے سنے گی۔ جن کو
عملی جامہ پہنانے کا انصاف [illegible] تقاضا کریں گے۔

بلوچستانیوں اور بالخصوص ینگ پارٹی سے ہم یہ گذارش ضرور کریں گے کہ
حکومت نے ان کے لبوں پر جو مُہر [illegible] رہنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا جو نفاذ کر رکھا تھا
اسے واپس لے لیا ہے جس کے معنی دوسرے سہل لفظوں میں یہ ہو سکتے ہیں کہ ترقی کے
زینہ پر چڑھنے سے روکنے کیلئے جو سد سکندری کی مانند دروازہ حائل تھا وہ کھول دیا
گیا ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ حزم و احتیاط اور امن و سکون کے ساتھ نہایت
ترقی کی طرف قدم بڑھائیں۔

میر عطا محمد خان مرغزانی ایسی پختہ کار ذمہ دار اور بیدار شخصیت کی زیر نگرانی
شائع ہونے والا "کلمۃ الحق" یقیناً اسم بامسمیٰ ثابت ہوگا۔ اور آپ کے اولین

اور مقدم ترین مقصد کی پوری ترجمانی کرے گا۔ اب جو باقی فرض آپ کے ذمہ رہ جاتا ہے
وہ پلیٹ فارم ہے۔ آپکو کا [illegible] اس پر چڑھ جانا چاہئے۔ اور صلح و امن کی بہترین اور
سنجیدہ ترین زبان اختیار کر کے اس بلند مقام سے پبلک کو "پیغام صلاح"
سنانا چاہئے۔ اور اس کے [illegible] پر پبلک کو لاڈ اٹنے کیلئے محبت و آشتی کی تمام میٹھی
آوازیں استعمال کرنی چاہئیں۔ آپ کو حکومت پر اپنے ہر فعل و قول سے ثابت کر دینا چاہئے
کہ وہ محض "توہمات کی دنیا" میں بس رہی تھی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ بلوچستانیوں
کو قدرت کاملہ کی جانب سے ترقی کی تمام صلاحیتیں فراواں سے فراواں صورتوں
میں ارزاں ہوئی ہیں۔ بلوچستانی دماغ باوجود غیر تعلیم یافتہ اور نئی روشنی سے نا آشنا
ہونے کے جانے پر بھی سیاست و فراست کا ایک ٹھاٹھیں مارنے والا سمندر ہے جسکی سطح
زمین سے ہر اٹھنے والی لہر سراسر محبت اور سراپا امن ہے۔

نواب خاران کی بڑھتی ہوئی چیرہ دستیوں کا سیلاب

تمام مظلوموں کی درخواستیں عدم کارروائی کی کھٹائی میں

چیف کمشنر بلوچستان توجہ فرماویں۔

آج ہمارے صبر کا پھپھولا پھوٹ کیوں نہ جائے اور یہ پرانا ناسور بہنے کیوں نہ
لگے۔ جبکہ آج کی ڈاک میں نواب خاران کے دلگداز مظالم کی طولانی فہرست ایک اچھی خاصی
ضخیم کتاب کی شکل میں ہمیں موصول ہوئی ہے جس میں [illegible] بے شمار ایسی درخواستوں
کے نقولات ہیں جو مظلوم خارانیوں اور [illegible] نوشیروانیوں کی جانب سے نواب
حبیب اللہ خان آف خاران کی دراز دستیوں کے [illegible] ہوئے سیلاب کے
خلاف پولیٹیکل ایجنٹ قلات کی دادگاہ میں دی گئی ہیں۔ جن کا ایک ایک حرف انسانی
رحم کے ہر رشتہ کو جھنجھوڑتا اور رقت طاری کرتا ہے۔ اس سے پیشتر کہ ہم ایک ایک کر کے
[illegible] کے اس غیر مختتم سلسلہ کو شائع کرنا شروع کریں۔ ہم چیف کمشنر کی اپنی پالیسی
[illegible] اگر وہ خوشگوار تبدیلی سے پرامید ہونے کی بنا پر مناسب سمجھتے ہیں۔
نواب خاران کی [illegible] اور مستبدانہ روش کی طرف ان کو توجہ دلائیں۔ اگرچہ خاران
کی [illegible] کو دل کر دیا چکی ہے وہ لس بیلہ کی مانند ریاست نہیں۔
مری بگٹی کی [illegible] ریاست قلات کو اس سے بعض معاملات میں حیثیت
حاکمیت دخل بھی ہے اور نواب خاران [illegible] قلات کے ماتحت بھی نہیں۔ نواب خاران کی اپنی
حالت یہ ہے کہ وہ حکومت پر [illegible] کی طرف جانے کا ساز باز کر رہا ہے
لیکن باایں ہمہ اس حقیقت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے کہ خاران
برطانوی عملداری کے ماتحت ہے اور [illegible] کی ذمہ دار برطانوی
عملداری ہونی چاہئے۔ اس لئے ہمارے [illegible] چیف کمشنر بلوچستان کو سب سے
پہلی فہرست میں نواب خاران کے غرور کے [illegible] دینے چاہئیں۔
تمام مظلوم مہاجرین کی فہرست [illegible] کی حق رسی کا [illegible] اور نہایت دیانتداری
سے بندوبست کرنا چاہئے۔ تاکہ وطن کے وہ درد مند نوجوانوں [illegible] کی ضرورت
پیش نہ آئے کہ وہ ملک میں عام ایجی ٹیشن شروع کر دیں۔ اور پبلک [illegible]
اخباروں میں احتجاجات کرائیں۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

سلور جوبلی کی تقریب اور بلوچستان کے سیاسی قیدی

"امرت بازار پتریکا" کے لندنی نامہ نگار نے بذریعہ برقیہ یہ مسرت افزا خبر شائع کی ہے کہ سلور جوبلی کے موقعہ پر ہندوستان کے جو سیاسی اسیران رہا کر دیئے جائیں گے، ان کی فہرست مکمل ہو رہی ہے۔ اس میں خان عبدالغفار خان آف سرحد، پنڈت جواہر لعل نہرو، ڈاکٹر ستیہ پال کے اسمائے گرامی درج کئے جا چکے ہیں۔

[illegible] ہے کہ حکومت نے ہندوستانیوں کے جذبات و احساسات کا پوری [illegible] مطالعہ کیا ہے۔ اور وہ اب جانتی ہے کہ ان کے محبوب ترین لیڈروں کو سلور جوبلی کی خوشی میں رہا کر کے [illegible] حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ حکومت کا [illegible] ہندوستانی رعایا کو مطمئن کرنے کیلئے یہ قدم یقیناً مستحسن ہو [illegible] مترادف ہے۔

ہر چند قیاس کہتا ہے کہ [illegible] مذکورہ قیدیوں کے اسمائے گرامی سلور جوبلی کی تقریب میں رہا ہونے والے [illegible] میں درج ہو چکے ہیں تو کوئی وجہ معقول نہیں کہ بلوچستان کے [illegible] خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد نظر انداز کئے جائیں لیکن [illegible] نے ورلڈ کے لازمی نتائج کے ساتھ بلوچستانیوں میں [illegible] ہے۔ وہ ہر اس آواز کے لئے ایک تلخ محرومی کے ساتھ [illegible] سلور جوبلی کی تقریب میں قیدیوں کے رہا ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

ہم مقامی حکومت بلوچستان کو یہ وضاحت [illegible] نہیں [illegible] کہ سلور جوبلی کے موقعہ پر جبکہ ہندوستان کے طول و عرض میں [illegible] دوبارہ نظر آئیگا ایسا نہ ہو کہ بلوچستانیوں کے [illegible] برطانوی سلطنت میں ایک بلوچستان ہی ایسا بدقسمتی سے رہ جائے کہ اس شادیانے کے روز یاس و حسرت کی ایک خون پرستی تصویر ہوتی نظر آئے۔

چیف کمشنر بلوچستان کو اس روز سعید کی جھلکتی ہوئی مسرتوں میں بلوچستانیوں کو بھی شریک کرنا مطلوب ہے تو ان کو بلوچستانیوں کی عزیز ترین متاع عزیز خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد کی رہائی کی سفارش مرکزی حکومت کے پاس کر دینی چاہئے۔ اور ان دونوں بلوچستانی اسیروں کو بھی ہندوستان کے ان سیاسی قیدیوں کے زمرے میں شمار کر دینا چاہئے جو سلور جوبلی کی خوشی میں رہائی ایسی نعمت سے متمتع ہو رہے ہیں۔

ہم گورنر جنرل ہند کی توجہ ابھی سے [illegible] سیاسی اسیروں کی طرف طلب کرتے ہوئے گذارش کریں گے کہ جس طرح انہوں نے اپنے ایجنٹ متعینہ بلوچستان کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ بلوچستانی احساسات سے عدم واقفیت [illegible] پریس اور پلیٹ فارم کی عام اجازت [illegible] روک تھام کرے۔ اسی طرح بلوچستانیوں کے [illegible] کیلئے بلوچستان کے قائد اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی اور [illegible] میر عبدالعزیز خان کرد کو بھی اس سلور جوبلی کی خوشی میں رہا کر دیئے [illegible] کریں۔

مزاحیات

چائے کے پیالے میں پھر وہی کچھ۔ مولوی عبدالقادر محکمہ تعلیم بلوچستان کے گزرتے ہوئے سے صاحب سلامت اور مزاج پرسی کئے عرصہ ہو چکا ہے۔ آج کل تقریب کی علت غائیہ یوں سمجھئے کہ ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے بموجب جہاں وہ ایک طرف نارمل کے نتائج میں گل کھلا رہے ہیں۔ وہاں دوسری طرف بچارے ہمارے فراق میں پڑے گھل رہے ہیں۔ کیوں نہ ہو! بلی کو خواب میں چھیچھڑے ہی تو اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ اچھا یار زندہ صحبت باقی!

تہذیب جدید کی جدت طرازیاں ملاحظہ ہوں کہ مغرب زدہ نوجوانوں سے "سفری معشوق" کی ایجاد [illegible] جدت ابھی [illegible] ہے کہ جب [illegible] دل پھینک نوجوان انگریز بہادر کی ریل میں سفر کرتے ہیں تو سفر کی کوفت اور تھکاوٹ کی شدت کو کم کرنے کے لئے کہیں نہ کہیں ایک مرکز خیال قائم کر لیتے ہیں۔ اور یہی نہیں۔ کہ منزل مقصود تک اسی ایک مرکز کی پرستش کرتے رہیں بلکہ ہر اسٹیشن پر مسافروں کی تبدیلی کے ساتھ خیال بھی [illegible] گردش کرتے کسی اور نقطے پر جا ٹھہرتا ہے اور لمبا اوقات یہ چلتے پھرتے تبدیل ہی [illegible] جاتے ہیں کہ ان کے [illegible] مخصوص [illegible] کو کتنا [illegible] دشوار ہو جاتا ہے اگر خدانخواستہ یہی حالت رہی تو وہ دن دور نہیں جب اس ملک میں ایسے سیرت [illegible] پیدا ہو جائیں [illegible] کی خوش و عافیت ہی بس سفری معشوق کی تلاش ہو کر رہ گئی۔

حکومت بلوچستان کی حکمت عملی میں خوشگوار تبدیلی

بلوچستان کو پریس اور پلیٹ فارم دیدیا گیا

[illegible] تلوی بلوچستانی کا متوقع دورہ

ہمارے لئے یہ [illegible] مسرت کا باعث ہے کہ بلوچستان کی حکومت نے اپنی حکمت عملی میں ایک [illegible] تبدیلی کر لی ہے۔ اور بلوچستان کو پریس اور پلیٹ فارم کی آزادی [illegible] بلوچستان بلکہ تمام مسلمانان ہند کی ایک [illegible] بلوچستان کے باشندوں کو خوش ہونا چاہئے کہ قوم کی [illegible] تعمیری کام [illegible] کرنے کا وقت آ گیا [illegible] تلوی بلوچستانی [illegible] بلوچستان کا دورہ [illegible] عنقریب [illegible] خوش و عافیت [illegible] مطالبات [illegible] ہر شخص نے خدمت کی امداد کرے گا۔

ممالک خارجہ

جرمنی اپنے عہد و پیمان سے منحرف نہیں ہو سکتا

فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر لاول کی تقریر

پیرس ۲۷ مارچ۔ آج ایوان میں فرانس اور ... کے معاہدوں پر بحث ہوئی۔ ایوان نے ... طور پر ان معاہدوں کی تصدیق کر دی۔ اس دوران میں مسٹر لاول نے جرمنی سے اپیل کی وہ قیام امن کے لئے دوسرے ممالک کا ساتھ دے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جرمنی ایک غیر معین عرصے تک اپنے قول و اقرار کے خلاف جاری نہیں رکھ سکتا۔ سوال محض شرائط کے ماتحت مساوی حقوق حاصل کرنے یا مجلس میں واپس آنے کا نہیں ... سوال یہ ہے کہ کیا جرمنی ذہنی قیام ... کے لئے دوسرے ممالک سے تعاون کرنا چاہتا ہے۔

جاپان کی جمعیت اقوام سے علیحدگی

مجلس اقوام کے جنرل سکرٹری کا بیان

جنیوا ۲۷ مارچ۔ مجلس اقوام کے جنرل سکرٹری اوینول نے مجلس کے ایک اجلاس میں اس حقیقی رکن کی علیحدگی پر از حد اظہار افسوس کرتے ہوئے ایک بیان دیا۔ لیکن ساتھ ہی جاپان کی بین الاقوامی تعاون کی حکمت عملی کا خیر مقدم بھی کیا اور کہا کہ میرے خیال میں ہمیں مجلس اقوام کے عالمگیر ہونے کے متعلق نا امید نہیں ہونا چاہئے۔

چین میں سینکڑوں میل تک طغیانی کا پانی

سنگھائی ۲۷ مارچ۔ گذشتہ چند ہفتوں سے دریائے زرد میں طغیانی آئی ہوئی ہے جس سے دس ہزار سے زائد نفوس ہلاک ہو گئے ہیں۔ شانگنگ ہرپی اور ہونن کے مقامات پر دریا نے بہت نقصان کیا ہے سینکڑوں میل تک علاقہ زیر آب ہو چکا ہے۔ جائداد کے نقصان کا تخمینہ قیاس سے باہر ہے۔

بلوچستان کے نامہ نگاروں کی اطلاعات

سردار میر شہباز خان کے مقدمہ کی التوا

سیوی۔ سردار میر شہباز خان نوشیروانی نے حکومت انگریزی کی عدالت عالیہ میں کوئی دو سال سے اپنے بھائی نواب حبیب اللہ خان آف خاران کیخلاف دعوے دائر کر دیا ہے کہ نواب خاران نے انکی تمام آبائی جائداد پر بیجا قبضہ جما یا ہوا ہے۔ اس مقدمہ کی پیروی کرنے کیلئے نواب خاران کو بلایا گیا تھا اور انکے سیوی میں ملے ہوئے ... ڈالا تھا۔ لیکن نواب خاران نے انگریزی حکومت کے حکم کو پرکاہ جتنی بھی وقعت نہ دی اور اس کو ٹھکرانے اور مرعوب کرنے ... کی طرف جانے کی تیاری ... سیوی ... میں خان بہادر حاجی ...

کلمۃ الحق کو شائع کرنے کی اجازت مل گئی

سیوی۔ میر عطا محمد خان ... نے پولیٹیکل ایجنٹ سیوی کو درخواست دی تھی کہ ان کو ہفتہ وار "کلمۃ الحق" شائع کرنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ ایک طویل صبر آزما خاموشی کے بعد چیف کمشنر بلوچستان نے انکو کلمۃ الحق شائع کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ میر عطا محمد خان سرفرازانی انتظامات کر رہے ہیں۔ عنقریب بلوچستان کی سرزمین سے پہلا شائع ہونے والا "کلمۃ الحق" بڑی آب و تاب کے ساتھ نکلیگا۔

پولیٹیکل ایجنٹ کا دفتر زیارت جائیگا

سیوی۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ پولیٹیکل ایجنٹ کا دفتر اس سال ۱۸ اپریل سے بند ہو کر زیارت کو منتقل ہو جائے گا سیوی میں اب تک بارشیں ہو رہی ہیں لیکن پھر بھی اس کی گرمی ناقابل برداشت ہے

میری رشتہ داری دالبندین تک ہے

دالبندین۔ ہمارے کسی نامہ نگار نے حاجی محمد کریم خان نوشیروانی سے دریافت کیا کہ آپ کی یوں تو نواب حبیب اللہ خان نوشیروانی سے بڑی گاڑھی چھنتی ہے۔ چنانچہ آپ ان کے ساتھ ماشکیل کی طرف جا رہے ہیں لیکن میری سمجھ میں بات نہیں آئی کہ آپ اپنے وطن مالوف خاران کیوں نہیں جاتے۔ آپ نے کہا کہ میری رشتہ داری اور دوستی دالبندین تک محدود ہے۔ خاران پہنچکر نواب جارفتہ دار بھائی سب کچھ نا ... تخ خان ہو جاتا ہے۔۔

خانصاحب غلام حیدر پرائیوٹ سیکرٹری ہونگے

کوئٹہ۔ یہ خبر سرکاری حلقوں میں یقین کے ساتھ سنی جا رہی ہے کہ یکم اپریل سے ... محمد خان ہز ہائی نس قلات کے پرائیوٹ سیکرٹری دو ماہ کی رخصت حاصل ... اور انکی جگہ خانصاحب غلام حیدر نائب ... سے چارج لی جائے گی ... کیا جاتا ہے ... صاحب رخصت ... اور خانصاحب غلام حیدر خان یکم اپریل سے دو ماہ کی رخصت حاصل کر کے ہز ہائی نس قلات کے سکرٹری نہیں گے۔ خانصاحب غلام حیدر خان دسویں کے پنشن ہو جا بیں گے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ خانصاحب پرائیوٹ سکرٹری کے عہدہ پر فائز رہیں گے۔

دفتر وزارت قلات کوئٹہ میں

کوئٹہ۔ ریاست قلات کی وزارت

غلطی کا دفتر سیوی سے بجائے مستقرہ کوئٹہ منتقل ہو گیا ہے۔ کیونکہ سیوی کی گرمی حرارتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔

آغا سید محمد علی محمد اینڈ سنز کی درخواست مسترد کر دی گئی

پشین۔ آغا سید محمد سید علی محمد اینڈ سنز نے پولیٹیکل ایجنٹ ضلع کوئٹہ پشین سے درخواست کی تھی کہ انھیں کارتوسوں کی تجارت کرنے کی اجازت دی لیکن پولیٹیکل ایجنٹ نے انکی درخواست مسترد کر دی ہے حالانکہ یہ لوگ ملکی ہونے کے علاوہ وہ تجارت پیشہ ہیں ہم اپنی اگلی اشاعت میں تفصیلات سے بحث کریں گے۔

مختصرات محکمہ جیل

مسٹر عبد الخالق نعمان انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کے ذرتی پر متمکن ہوا ہے

شیخ اکرام علی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ مستقل ہو گئے ہیں۔

بابو عبد الرحمن کو کوئٹہ جیل کلرک اور کوئٹہ کے ہیڈ کلرک کو محکمہ جیل کلرک بنایا گیا ہے

سردار عزیز احمد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کوئٹہ جیل مقرر ہوئے ہیں۔

... کوئٹہ جیل سے تبدیل ہو کر سبی ... کا چارج لگایا گیا ہے اور مولوی عبد الصمد سبی جیل سے تبدیل ہو کر محکمہ جیل پر سردار عزیز احمد کی جگہ ... گیا ہے۔

ڈاکٹر ... کے پنشن ...

Yousaf Aziz Magsi Chair

ہندوستان میں واقعات کی رفتار

چودھری ظفر اللہ خان اخبار نکالنے کی فکر میں

لاہور ۲۷ مارچ - پنجاب کونسل کی یونینسٹ پارٹی نے آج نیڈو ہوٹل میں چودھری ظفر اللہ خان قادیانی کے اعزاز میں دعوت دی - چودھری چھوٹو رام نے چودھری صاحب موصوف کی تعریف و توصیف میں ایک مرصع اور غیر منقوط قصیدہ سنایا۔ چودھری ظفر اللہ خان نے جوابی تقریر میں کہا کہ اس پارٹی کو ایک روزانہ اخبار کی اشد ضرورت ہے۔

بنگالی نوجوان کے منہ میں باغیانہ لٹریچر

الہ آباد ۲۷ مارچ - آج صبح مقامی پولیس نے بنگال سی آئی ڈی کی اطلاع پر تین بنگالی نوجوانوں کے مکان پر چھاپہ مار کر انہیں گرفتار کر لیا - بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے قبضہ سے باغیانہ لٹریچر برآمد کیا گیا ہے - پولیس نے بہت سی کتب اور کاغذات اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں ان گرفتار شدگان میں سے ایک شخص نے چند کاغذات اپنے منہ میں ڈال کر نگلنے چاہے مگر پولیس نے جھپٹ کر ایک ہی لمحہ میں اس کے منہ سے انہیں زبردستی نکال لیا۔

کونسل آف سٹیٹ کی طرف سے سر فضل حسین کو الوداعی دعوت

دہلی ۲۹ مارچ آج کونسل آف سٹیٹ کے ممبروں اور صدر کی طرف سے سر فضل حسین کو الوداعی دعوت دی گئی - سر فضل حسین نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ میں پنشن کے بعد ملک کی خدمت کروں گا تاکہ مجھے جسمانی - دماغی اور روحانی سکون حاصل ہو سکے۔

ہندوستان کے سیاسی اسیروں کی متوقع رہائی

"امرت بازار پتریکا" کا لنڈن کا نامہ نگار بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ ملک معظم کی سلور جوبلی کے موقعہ پر سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خان - پنڈت جواہر لال نہرو - ڈاکٹر ستیہ پال اور دوسرے سیاسی اسیروں کو رہا کر دیا جائیگا

بمبئی کونسل کا اجلاس ختم ہو گیا۔

بمبئی ۲۹ مارچ - بمبئی کونسل کا اجلاس آج گورنر نے ختم کر دیا۔

[illegible] کا چوبیسواں اجلاس

[illegible] صدارت کرینگے

[illegible] ۲۹ مارچ [illegible] معلوم ہوا ہے کہ [illegible] کا چوبیسواں سالانہ اجلاس لاہور میں [illegible] اپریل کو منعقد ہوگا - اور [illegible] صدارت کریں گے۔

احرار تبلیغ کانفرنس لدھیانہ

لدھیانہ میں احرار تبلیغ کانفرنس کے سلسلہ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں - اراکین فصبہ تبلیغ روپیہ کی فراہمی کی کوشش کر رہے ہیں - نیز مستورات بھی اس میں حصہ لے رہی ہیں - یہ کانفرنس ۶ و ۷ اپریل کو منعقد ہوگی -

مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک التوا

نئی دہلی ۲۷ مارچ - مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک التوا کا اسمبلی میں پیش ہونے صدر نے منظور کر لیا ہے تحریک آج چار بجے زیر بحث لائی جائے گی یہ تحریک کنیا (افریقہ) کے ہندوستانیوں کے

تعلق ہے -

گاندھی جی ہندوستان کا دورہ کرینگے

احمد آباد - ۲۱ مارچ - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ دیہاتی صنعتوں کو فروغ دینے کے عزم میں گاندھی جی نے تمام ہندوستان کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے - آپ کا دورہ گجرات سے شروع ہوگا - آپ کے دورے کا تفصیلی پروگرام ولبھ بھائی پٹیل سے مشورہ کرنے کے بعد مرتب کیا جائے گا -

آل انڈیا نمائش کا امرتسر میں انعقاد

امرتسر ۲۶ مارچ - یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے آل انڈیا نمائش امرتسر میں پھر منعقد ہوگی - معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ بورڈ قائم ہو گیا ہے - نمائش کے سکرٹری اس سال لالہ امرناتھ بھنڈاری ہونگے -

بنگال کے نظر بندوں کی ضمانت پر رہائی

گورنمنٹ کے ہوم ممبر کا جواب

[illegible] ۲۹ مارچ - [illegible] کے ہوم ممبر نے [illegible] کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بنگال [illegible] اس مسئلے پر غور کر رہی ہے [illegible] نظر بندوں کو ضمانت پر رہا کیا جائے

خواتین ہند کا سالانہ جلسہ

لاہور ۲۸ مارچ - زیر صدارت بیگم خالد لطیف گابا - ۳۰ و ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء کو خواتین ہند کا سالانہ اجلاس ہوگا - نمائش اور جلسوں کے لئے حبیبیہ ہال میں انتظام کیا گیا ہے مقررین معاشرتی رنگ میں تقریریں کریں گی -

ہمارے اسلامیہ

قادر مطلق کی قدرت کا کرشمہ

حال میں افغانستان سے ایک خبر موصول ہوئی تھی کہ ایک عورت مرنے کے تین روز بعد زندہ ہو گئی -

عورت ۷ ماہ سے مریض تھی اور اس کے دونوں پاؤں فالج سے بیکار ہو گئے تھے - شب جمعہ کو یہ عورت سر شام فوت ہو گئی اور اس کو نماز جمعہ سے قبل دفن کر دیا گیا - اس علاقہ کے قاعدے کے مطابق عورت کا شوہر اور تمام عزیز تین دن تک قبر پر قرآن خوانی کرتے رہے - تیسرے دن عورت کے داماد نیاز نے قبر سے کچھ ایسی آوازیں سنیں جن کا مفہوم سمجھ میں نہیں آتا تھا - نیاز شہر پہنچا اور اپنے ساتھ عزیزوں کی ایک جماعت لایا - جنہوں نے اس آواز کو سنا اور قبر کو کھود ڈالا عورت زندہ تھی اور شور مچا رہی تھی اس کو نکال کر کپڑے پہنائے گئے اور گھر پہنچا دیا - عورت سے قبر کے حالات دریافت کئے گئے تو اس نے کہا کہ مجھے اپنے مرنے نہلانے کفن پہنانے اور قبر میں داخل ہونے کی کچھ خبر نہیں البتہ جبکہ میں قبر میں تھی میں نے ایک روشنی دیکھی اور مجھے ایک نور سا محسوس ہوا اسی کے ساتھ ایک سفید ریش بزرگ نظر آئے - انہوں نے میرے منہ کو حرکت دی اور کہا اٹھ - توبہ کر نماز پڑھ اور اپنے شوہر اور ہمسایوں کی خدمت کر - میں نے کہا کہ میں قبر سے کیسے باہر نکل سکتی ہوں بزرگ نے کہا شور کر سنا جائیگا اور تو زندہ ہے - [illegible] الفاظ کا مطلب میں نہیں سمجھ سکتی کہ [illegible] گھنٹے - ہفتے یا سال ہیں - بہرحال [illegible] کیا اور چار رکعت نماز پڑھی اور [illegible] اور شور کرتی رہی یہاں تک [illegible] نکال لیا گیا -

تحقیقات [illegible] مریضہ کا معائنہ کیا تو [illegible] پائے گئے اس لئے [illegible]

یہ خبر تصدیق شدہ ہے اور [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

سندھ کے اہم اور دلچسپ حالات

مس لعل کرپالانی کی محافظت کا قضیہ

لعل کی والدہ اور ماموں کی اپیل

کراچی ۔ ۳۰ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ مس لعل کرپالانی کی والدہ اور ماموں نے حیدرآباد [illegible] کے فیصلے کے خلاف جوڈیشل کمشنر کراچی کی عدالت میں اپیل دائر کر دی ہے۔

واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ مس لعل کی والدہ اور ماموں نے حیدرآباد کورٹ کو درخواست دی تھی کہ مس لعل کے [illegible] لیکن عدالت مذکور نے [illegible] درخواست رد کر دی۔ اب اپیل کی شنوائی [illegible] اپریل ۱۹۳۵ء کو قرار پائی ہے۔

سکھر کے سرپنچوں کو دعوت

سکھر ۲۸ مارچ ۔ سیٹھ جوترمل ٹھیکیدار نے سکھر کے سرپنچوں کو ایک دعوت دی جس میں سکھر کے سرپنچوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

کوٹری میونسپلٹی نے دو سو پچاس روپیہ سلور جوبلی فنڈ کے لئے منظور کیا

کوٹری میونسپلٹی نے دو سو پچاس روپیہ کی رقم سلور جوبلی فنڈ کے لئے منظور کیا ہے۔ مسٹر [illegible] نائب صدر نے کہا کہ میں ذاتی طور پر اس کے خلاف ہوں۔ رائے شماری کے وقت [illegible] ممبر غیر جانبدار رہے۔

قاضی فضل اللہ کی علیحدگی

لاڑکانہ ۔ ۲۸ مارچ ۔ لاڑکانہ میونسپلٹی کا جنرل اجلاس ۲۰ مارچ کو منعقد ہوا۔ نائب صدر نے [illegible] کہ قاضی فضل اللہ کے بعد کونسلر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ جس وارڈ سے وہ منتخب ہوئے تھے۔ وہاں سے انہوں نے استعفا دیدیا تھا۔ صدر کے اعلان کے بموجب قاضی فضل اللہ کی کونسلری سے علیحدگی عمل میں لائی گئی۔

قومی مدارس کی بڑھتی ہوئی تعداد

شکارپور ۲۸ مارچ ۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ قومی مدارس کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور ان کا معیار تعلیم خاص طور پر بلند کیا جا رہا ہے۔ نیز دوسرے انتظامات بھی [illegible] جانے پر لائے جانے کی [illegible]

سندھ کو [illegible] کی تیاریاں

کراچی ۳۰ مارچ ۔ [illegible] سندھ کو علیحدہ بنائے جانے کی تیاریاں بڑے پیمانے پر شروع کی جا رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہر ایک ضلع میں ایک خاص [illegible] کا تقرر عمل میں لایا جائیگا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ جوڈیشل کمشنر کورٹ سندھ گورنمنٹ کے سکریٹریٹ کو دیا جائے گا۔ اور کورٹ کے لئے علیحدہ جگہ بنائی جائے گی۔

ولسن سکول کا قضیہ

نواب شاہ ۔ ۲۰ مارچ ۔ ولسن سکول کے قضیہ کا فیصلہ کرنے کیلئے ایجوکیشنل انسپکٹر گیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ تا حال کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔

قومی جھنڈے کی سلامی

حیدرآباد ۔ ۲۵ مارچ ۔ کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام قومی جھنڈے کی سلامی اتاری گئی۔ اور سودیشی پرچار کیا گیا۔

کراچی میں ایک اور سول کورٹ کا متوقع قیام

کراچی ۳۰ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کراچی میں ایک اور سول کورٹ قائم کرنے کے مسئلے پر غور کر رہی ہے۔ توقع ہے کہ مدراس پریزیڈنسی کی طرح یہاں بھی بہت جلد ایک اور سول کورٹ کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

ایک عورت جل کر مر گئی!

کراچی ۔ ۲۹ مارچ ۔ رنچھوڑ لائن میں ایک کچھی عورت مسماۃ جیوی بائی نے اپنے تئیں ایک کمرے میں بند کر کے آگ لگالی۔ جسے بروقت ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں پہنچتے ہی وہ مر گئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

کراچی میونسپل کارپوریشن کا اجلاس

متعدد قراردادیں پاس کی گئیں

کراچی ۲۹ مارچ ۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کا ایک اجلاس کل شام کو چھ بجے منعقد ہوا۔ جس میں ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ مسٹر شاہنواز بھٹو کو ایڈریس دینے کے لئے مبلغ دو سو پچاس روپیہ منظور کیا گیا۔

۲۔ بجلی کمپنی کے ساتھ نئی شرائط بحال رکھی گئیں۔ قانونی مشیر کے متعلق دوبارہ [illegible] کی تجویز کی گئی اور [illegible]

قرار پایا کہ اس وقت تک مسٹر [illegible] چند مشیر قانون ہے۔

حیدرآباد کے بم کیس کا فیصلہ

تینوں ملزم بری کر دیئے گئے

کراچی ۔ ۳۰ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے بم کیس کا مقدمہ [illegible] دیا گیا ہے اور تینوں ملزموں کو بری کر دیا گیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ملزم وزیر جی کے خلاف نیا وارنٹ جاری کر دیئے گئے ہیں

ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ دادو کا اجلاس

چیف آفیسر مستقل کر دیا گیا

دادو ۔ ۲۸ مارچ ۔ دادو ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ کا ایک اجلاس گیارہ بجے منعقد ہوا۔ صدر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر [illegible] موجودہ چیف آفیسر اچھا کام کر رہے ہیں۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ ان کو مستقل کر دیا جائے۔ ممبروں نے صدر سے اتفاق رائے کرتے ہوئے موجودہ چیف آفیسر کو مستقل کر دیا

عبدالرحمن ڈاکو گرفتار کر لیا گیا

کراچی ۔ ۳۰ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ کا مشہور ڈاکو عبدالرحمن [illegible] اور ضلع حیدرآباد کے [illegible] میں ڈاکے ڈالتا پھرتا تھا [illegible] کے قریب [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

سینما کی سیر

موتی محل ٹاکیز - مہا لکشمی سنیٹون کا عجیب و غریب محبت و الفت - اور ایثار و قربانی کا مرقع "گلشن عالم" نامی فلم ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء سے دکھایا جا رہا ہے۔ [illegible] ڈرامہ کا پلاٹ اور اس کے واقعات [illegible] کی میں [illegible] ن کے نوجی سردار خسرو کا جانا [illegible] کے [illegible] گرفتار ہو جانا۔ اپنے دردوغا [illegible] سی [illegible] حکمت عملی سے بچ نکلنا - اپنی محبوبہ کے لئے بے نظیر قربانیاں کرنا اور انجام کار کامیاب ہونا - کمال عمدگی کے ساتھ پردہ فلم پر دکھائے گئے ہیں۔ دنیائے فلم کی ملکہ حسن زبیدہ بانو اور سینما سٹیج کے مشہور گویے بھائی دیسا (ماسٹر) نے اپنے فن کے کمالات دکھائے ہیں پبلک کمال ذوق شوق سے دیکھ رہی ہے۔

سٹار سینما - ہانی فلم کمپنی کا تازہ ترین شاہکار "آج کا الہ دین" ۳۰ مارچ سے دکھایا جا رہا ہے۔ کھیل جدید تہذیب سے متعلق ہے اور خوب خاکہ کھینچا گیا ہے۔ کھیل اپنی خوبیوں کے لحاظ سے نہایت دلچسپ ہے۔

امپیریل ٹاکیز - خاندانی مودیٹون کا عالیشان فلم "رامبھا رانی" ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء سے صرف تین دن کے لئے دکھایا جا رہا ہے کھیل ایکٹنگ - پلاٹ اور سین سینری کے اعتبار سے اچھی قسم کا ہے۔ گو ہر کرناٹکی کے وجد آفرین گانے - ناچ - شجاعت اور بہادری کے حیرت انگیز واقعات - اور عشق و محبت کے لطف انگیز حالات ہنسانے والی باتوں کے عجیب و غریب مجموعہ ہے۔

تجارت میں اشتہار دے اپنی تجارت اور کاروبار میں ترقی حاصل کریں

مسلم سٹارنگ [illegible] ہاؤس

کلاتھ مرچنٹ

جہاں اونی سوتی - ریشمی وغیرہ کپڑے ہر قسم جراب رومال - سوسٹر [illegible] - مفلر - وغیرہ اور بارعایت مل سکتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے ہاں ہر قسم کی سلائی کا کام [illegible] نرخوں پر اعلیٰ درجہ کا کپڑا تیار کر کے دیا جاتا ہے آزمودہ چیز ایک دفعہ ضرور آزمایش کریں۔

ایم حبیب اللہ اینڈ سنز ٹیلر اینڈ کلاتھ مرچنٹس - مقابل پکچر ہاؤس بندر روڈ - کراچی

فون نمبر ۴۱۰ [illegible] صرف تین دن کے لیے بندر روڈ کراچی

امپیریل ٹاکیز

خاندانی مودیٹون کا عظیم الشان فلم

ہفتہ ۳۰ مارچ سے شروع

رامبھا رانی

جس میں دنیائے فلم کی مشہور ایکٹرس گوہر [illegible] اور [illegible] بہادری اور امرت لعل کام کرتے ہیں۔ وجد آفرین گانے - لطف انگیز [illegible] حیرت انگیز کمالات - عشق و محبت سے لبریز واقعات پردہ فلم پر دیکھیں [illegible] - روزانہ دو کھیل ساڑھے سات بجے شام اور ساڑھے دس بجے رات [illegible] ساڑھے چار بجے شام

جمعرات ۴ اپریل سے صرف تین دن کے لئے **سستی پھول** - اس [illegible] کی ایک غیر فانی داستان عشق -

شرطیہ علاج کامل صحت

دواخانہ جلالیہ

آتشک - سوزاک - بواسیر - جریان - جبیل - داد - اور قوت باہ کا شرطیہ علاج - آتشک کے زخم کیسے ہی قدیم کیوں نہ ہوں ایک ہفتہ کے اندر خشک کر دیئے جاتے ہیں۔ سوزاک نے کیسی ہی خطرناک صورت اختیار کی ہو [illegible] خوراک سے فائدہ ہونے لگتا ہے - خونی بواسیر خون [illegible] گھنٹہ میں بند کر دیا جاتا ہے اگر ہمارے دعوے کے مطابق صحت نہ ہو تو ہر دوائی کی قیمت واپس - قوت باہ کی گولیاں [illegible] ۱۲ کی ۳ روپیہ [illegible] منیجر دواخانہ جلالیہ مقابل [illegible] کراچی

ملک اور قوم کی سچی خدمت

اپنے ملک کی ساخت اشیاء کی خریداری کرنے سے ہوتی ہے [illegible] ہندوستان [illegible] بہتر تیار ہوتے ہیں پھر آپ کیوں غیر ممالک کی خریدی کر [illegible] غریبوں کو جب ہر [illegible] اپنے اہل عیال کیلئے بوٹ شوز کی خرید [illegible] تشریف لا کر [illegible] جو کہ اپنی خوبصورتی اور [illegible] کے لحاظ سے [illegible] ہر گوشہ [illegible] کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ [illegible] بازار [illegible] نہایت ارزاں مل سکتی ہیں۔ پتہ

محمد عثمان ڈی چیف بوٹ ڈپو سٹورس صراف بازار کراچی

فون نمبر ۴۲۳ [illegible] بندر روڈ کراچی

سٹار سینما

جمعہ ۲۹ مارچ سے شروع

[illegible] ٹاکیز کا مشہور فلم

آج کا الہ دین

فیچرنگ مس نورجہاں - ماسٹر رنجیت - [illegible] شاہ اور [illegible] روزانہ دو کھیل - ساڑھے سات بجے شام اور [illegible] بجے رات میٹنی شو جمعہ - سنیچر - اتوار

نوٹ :- اتوار اور چھٹیوں کے روز ساڑھے چار بجے شام فری پاس بالکل بند

ناظرین

بجنسہ پبلک کی عام ضرورتیات کو مدنظر رکھتے ہوئے [illegible] مندرجہ ذیل دوکان پر ہر قسم اور خوش وضع اور دلکش نمونوں کے ہر سائز کے پائدار زنانہ مردانہ بچگانہ بوٹ شوز اور سلیپر وغیرہ [illegible] اور ہر ایک سائز کا اونی و سوتی و ریشمی کپڑا ولایتی جاپانی و سودیشی وغیرہ ہمارے ہاں سے بازار کے مقابل میں بکفایت دستیاب ہوسکتا ہے تھوک کے دوکانداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ گھر بیٹھے بیٹھائے آپ آرڈر کے ہمراہ اپنے پاؤں کا سائز اپنی فرمایش کے مطابق نہایت اچھا مال بذریعہ وی پی پارسل وصول کر سکتے ہیں

۱ - بوٹ اور شوز کی دوکان بالمقابل سمال کاز کورٹ بندر روڈ کراچی - (۲) بوٹ اور شوز کی دوکان مٹھادر چوک کراچی شہر (۳) کپڑے کی دوکان صراف بازار کراچی - (۴) ہم نے نئی چال بازار کراچی میں ایک کمیشن ایجنسی کھول رکھی ہے جہاں کہ ہر قسم کی آمد و رفت اندرونی و بیرونی مال کی کمیشن کا کام نہایت معقول دیانتداری سے کیا جاتا ہے آزمایش شرط ہے۔ امید ہے ضرور آزما کر مشکور کریں۔

پتہ

احمد موسیٰ اینڈ برادرس جنرل مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس کراچی

ٹیلیفون نمبر ۲۱۱ - پوسٹ بکس نمبر ۳۰۳ - تار کا پتہ "گل بہار"

Yousaf Aziz Magsi Chair

فون نمبر ۲۶۰
کراچی میں پہلی مرتبہ

موتی محل ٹاکیز
مشن روڈ کراچی

گلشن عالم

سینچر تاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۳۶ء سے شروع
بالکل نیا — مہالکشمی سینیٹون کا تمام بولتا — لاجواب عشقیہ فلم
جبیں، زبیدہ بانو، شہزادی، بھائی ڈیسا، امر تھری، یوسف، دینکر اور منصور وغیرہ نے نہایت حسن وخوبی سے کام کئے ہیں۔ روزانہ دو کھیل۔ سواسات بجے شام اور دس بجے رات کو
مٹینی شو۔ سینچر اور اتوار کو دن کے چار بجے۔ فری پاس بالکل بند۔

نوٹ
زقت پہلے شو کا سات بجے شام کی بجائے سواسات بجے کر دیا گیا ہے۔ ناظرین نوٹ کرلیں

NIGHT BIRD

انگلستان میں ہندوستان

شالامار ریسٹورنٹ ۷ وارڈ ووراسٹریٹ لندن (ڈبلیو ون)
بزیر سرپرستی نواب محمد یوسف علیخان ٹکمی
ہندوستان کے انواع واقسام کے بہترین۔ لذیذ۔ مرغن کھانے ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ انگلستان میں ایسا شاندار۔ ارزاں نرخ اور تازہ مال کا ہوٹل نہیں مل سکتا۔ اس کی تعریف کے لئے صرف اس قدر کافی ہے کہ ایکدفعہ کا آیا اور کہیں نہیں گیا۔
منیجر

The Shalamar Restarant
7 Wardam Street London
W. 1.

محمد رمضان ہوٹل
جونا مارکیٹ کراچی

سندھ کا مشہور ومعروف ہوٹل۔ جہاں ہر قسم کا کھانا۔ صاف۔ تازہ اور بہترین پکا ہوا ہر وقت تیار ملتا ہے۔ نرخ نہایت ہی واجبی ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس ہوٹل کے تمام خدمتگار اور ملازم نہایت فرمانبردار ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔
المشتــــــــــہر
منیجر

مسلم کیپ ہاؤس
جونا مارکیٹ کراچی

ہمارے پاس ہر قسم کی ترکی۔ صفدر۔ کمال۔ انور اور بالدار ٹوپیاں ہر نمونے کی نیروبی مشہدی اور پشاوری لنگیاں ہر طرح کے اصلی اور نقلی کلاہ عمدہ اور بارعایت مل سکتے ہیں۔

نوٹ
غیر مقامی گاہک ایک ثلث قیمت پیشگی بھیجکر ہم سے مال منگوا سکتے ہیں

رہبر کوہ

مصنف ...
از ...
مکمل ... چھپ کر تیار ہے
سو صفحات پر مشتمل ہے مصنف کی عکسی تصویر بھی ہے۔ اس کے ساتھ کوئی ۳۲ صفحوں کی بلوچستان اور قومی تحریک پر نثر بھی ہے۔ غرض ہر لحاظ قابل دید ہے
باوجود تمام خوبیوں کے قیمت آٹھ آنہ۔ پتہ
دفتر "نجات" مہاراشٹر روڈ۔ کراچی (سندھ)

برسوں کا پرانا آزمودہ کار

ہمارے یہاں خصوصاً پرانہ امراض جیسا کہ سوزاک۔ آتشک۔ نامردی۔ سستی۔ جریان۔ جلق۔ درد گردہ۔ مثانہ۔ یرقان۔ تلی (طحال)۔ ذیابطیس کی مجرب نسخوں میں علاج باقاعدہ کیا جاتا ہے۔
حقیقت آنے کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ کریں۔ مکمل دوائی ارسال کی جائیگی۔
... کافی رعایت رکھی گئی ہے
ایک بار ضرور آزمائیں۔
حکیم دیپ ... منیجر
پنجابی دواخانہ جونا مارکیٹ کراچی

Yousaf Aziz Magsi Chair

Regd. No. S 610

۷۸۶

رجسٹرڈ نمبر ایس ۶۱۰

اس دورِ مستبد سے وطن کو نجات دے
تو اپنی جان کھیل کر اس کو حیات دے

نجات

سندھ اور بلوچستان کا واحد کثیر الاشاعت

مدیر مسئول
غلام محمد دریا خان

مدیر خصوصی
نسیم تلوی

مدیر معاون
محمد حسین عنقا

شرح چندہ
سالانہ پانچ روپے
ششماہی تین روپے
سہ ماہی دو روپے
امراء سے پندرہ روپے
طلباء سے تین روپے

جلد ۱ | کراچی یوم چہار شنبہ ۱۳ محرم ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ عیسوی | شمارہ ۱۹

وہ دن کونسا ہوگا؟

نگوں ہو پرچمِ اغیار وہ دن کونسا ہوگا
وطن ہو مسکنِ احرار وہ دن کونسا ہوگا؟

یہ شیرانِ نیستان ہاں جوانانِ بلوچستان
گراں خوابی سے ہوں بیدار وہ دن کونسا ہوگا؟

نظامِ شخصی و سرمایہ داری و تمیزِ نسل
[illegible] پندار وہ دن کونسا ہوگا؟

کنیز بازی و دختر فروشی و بہائے خون
مٹیں یہ شرمناک اطوار وہ دن کونسا ہوگا؟

بلوچستان میں اس نے بچھائی ہے صفِ ماتم
رہے باقی نہ یہ [illegible] وہ دن کونسا ہوگا؟

یہ موروثی سیادت سرحدی قانون رواجی لا
بجھیں سب ملک کے انگار وہ دن کونسا ہوگا؟

نظامِ بلدیہ میں سلطنت میں اپنی رائے کا
کرے جمہور بھی اظہار وہ دن کونسا ہوگا؟

وطن کی آبیاری کے [illegible] آیا کام خونِ دل
کہ ہو خونِ گلو درکار وہ دن کونسا ہوگا؟

کراچی کی فضائے اجنبی سے تنگ آیا ہوں
وطن سے نکلے گا اخبار وہ دن کونسا ہوگا؟

Yousaf Aziz Magsi Chair

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نجات

۶ر اپریل سنہ ۱۹۳۵ء

مخالفین کے بعض بے بنیاد اور خود غرضانہ الزامات
بلوچستان کی حکومت کو دعوتِ فکر

موافقت اور مخالفت جہاں تک اصول کا تعلق ہے بلاشبہ دو لازم ملزوم حقیقتیں ہیں۔ لیکن کسی شخص کا اپنے ذاتی مفاد کے [illegible] کسی فرد، کسی مقصد یا کسی تحریک کی مخالفت یا موافقت کرنا نہ صرف خود غرضی [illegible] درجے کی بددیانتی اور شرمناک کمینہ پن ہے۔ ہم اس ناگوار بحث میں پڑنے کی [illegible] اگر ہمیں اس بات کا یقین ہوتا کہ ہمارے مخالفین ذاتی اغراض سے [illegible] اور [illegible] حمایت میں ہماری یا ہمارے مقاصد کی مخالفت کر رہے ہیں۔ [illegible] صورت حال بالکل اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ اگر حقائق کا بغور [illegible] دیکھا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مخالفین سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہتے کہ [illegible] اور نوجوانوں کے مابین بیگانگت و بیزاری کی ایک وسیع خلیج حائل کر کے اپنے ناپاک اغراض پوری کریں۔

ہم اس واقعیت کا بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ نوجوانوں کی تحریک اور [illegible] کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ بلوچستان کے لئے ایک ایسا نظام حکومت حاصل کیا جائے۔ جس کی بنیادیں ایسے آئین پر رکھی ہوئی ہوں جو امیر اور غریب کے لئے یکساں نہ بدلنے والی حیثیت رکھتا ہو۔ جس کے ماتحت ہر شخص کے ساتھ انصاف ہو سکے اور جس کی رو سے ملک اور قوم کی مذہبی۔ اخلاقی۔ تعلیمی۔ معاشرتی اور سیاسی حالت مقابلتاً بہتر بنائی جا سکے۔ چنانچہ ایسے نظام کی جزئیات اور اس کے ملزومات ہزار بار بیان کئے اور دہرائے جا چکے ہیں۔ اسی کا نام اصلاحات ہے اور یہی کچھ نوجوان چاہتے ہیں۔

نوجوانوں کا مطالبہ اصلاحات یعنی پریس اور پلیٹ فارم کی آزادی۔ میونسپلٹیوں لوکل بورڈس اور رسال ٹاؤن کمیٹیوں کا قیام۔ نظام حکومت اور مرکز میں عوام کی نمائندگی جرگوں کا آزاد انتخاب اور اس کی مشاورتی حیثیت۔ سرکاری ملازمتوں میں بلوچستانیوں کے حقوق کی حفاظت۔ تعلیم و تہذیب کی اشاعت۔ بیہودہ رسومات کی بجائے [illegible] شریعت کی خواہشات کو مجرمانہ سرگرمیوں اور باغیانہ اقدامات کا نام دینا اگر دیانتداری اور سچائی سے انکار کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ ہمارے مخالفین نے جسے ہم نہ صرف [illegible] اور حکومت کے لئے مضر سمجھتے ہیں؟ ہمارے نزدیک وہ اپنے نفسوں پر ظلم کر [illegible]

عام طور پر یہ مشتہر کر رکھا ہے کہ نوجوانوں کا مقصد حکومت کا تختہ الٹنا اور سرداروں کی سرداریاں چھیننا ہے۔ حالانکہ نوجوانوں کے مقاصد کو ان بے بنیاد باتوں سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ہاں اگر اس حقوق طلبی اور آئین جوئی کا نام وہاں کی حکومت۔ اس کے اعمال اور سرداروں کے نزدیک بغاوت یا سرتابی ہے تو دنیا کا کوئی بھی انسان جس کے دل میں رائی بھر بھی انصاف ہے۔ ایک لمحہ بھر بھی ان کو حق بجانب نہیں ٹھیرا سکتا۔

علاوہ ازیں حکومت اور سرداروں کو اس حقیقت پر غور کرنا چاہئے کہ نوجوانوں کا طبقہ خان عبد الصمد خان اچکزئی جیسے آئین پسند۔ معتدل۔ صلح جو اور عدم تشدد کے کٹر حامی کے زیر قیادت کام کر رہا ہے۔ اور یہ اس بات کی سند ہے کہ جو گروہ ایسے قائد کی سرکردگی میں کام کر رہا ہو اس سے بغاوت یا اسی کے دوسرے اقدامات کا شبہ کرنا حقائق سے انکار کرنے کے مترادف ہے اور یہ صرف کہنے ہی کی باتیں نہیں بلکہ حکومت اور سردار بھی اس سچائی سے انکار نہیں کر سکتے کہ خان صاحب کی ذات گرامی ان امن سوز حرکات سے یکسر خالی ہے۔ نوجوانوں کی تحریک کی زندگی کا ایک ایک ورق اس بات کی پوری گواہی دے رہا ہے کہ انہوں نے کسی موقعہ پر بھی صبر۔ اطمینان اور برداشت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ لہذا خان صاحب موصوف کی جماعت سے ایسی باتیں منسوب کرنا کسی طرح بھی صداقت پر مبنی نہیں ہو سکتا۔

آج یہ حقیقت پہلی بار آشکارا ہو چکی ہے کہ حکومت اور سردار اس وقت تک توہمات کی دنیا میں بس رہے تھے۔ لیکن گذشتہ واقعات اور ان کے تلخ تجربات نے یہ بات پورے طور پر ان کے ذہن نشین کر دی کہ ان کے اندازے اور وسوسے نہ صرف بے بنیاد تھے بلکہ وہ اس قابل تھے کہ اگر ان کو اور زیادہ نشو و نما دی جاتی تو حالات روز بروز خراب ہوتے جاتے۔ اور اب جبکہ یقین کر لیا گیا ہے کہ نوجوانوں کی سرگرمیاں یا ان کی تحریک اپنے میں کوئی خطرناک پہلو نہیں رکھتی۔ اس لئے حکومت نے از راہ مہربانی حکمت عملی میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا کرنی شروع کر دی ہے اور بلوچستان کو پریس اور پلیٹ فارم کی آزادی دیکر نہ صرف بلوچستان بلکہ مسلمانان ہند کی ایک دیرینہ خواہش پوری کر کے ان کا اعتماد حاصل کیا ہے۔ ان حالات ہمارے لئے سرزمین کشمیر کی حکومت کا شکریہ ادا کرنا یا کم از کم اس کی اس خوشگوار حکمت عملی کی داد نہ دینا اخلاقی کمزوری ہوگی۔ اس لئے آج ہم پہلی بار اپنے اطمینان کا اظہار کرتے ہیں اور کھلے دل سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ حکومت نے بلوچستان کو پریس اور پلیٹ فارم دے کر نوجوانوں کے طبقے سے تعاون کرنے کے لئے پہلا مستحسن قدم اٹھایا ہے۔ [illegible] بے بنیاد شبہات اور وسوسوں کی عینک نہ چڑھائی تو آگے چل کر اس کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ نوجوانوں کے مطالبات حق بجانب ہیں اور اسی طرح اگر حکومت نے نوجوانوں کے ساتھ تعاون جاری رکھا اور ان کو آئینی طور پر کام کرنے دیا گیا تو بلوچستان امن اور اعتدال کے ساتھ روز بروز اس نظام کی طرف قدم بڑھاتا جائے گا جس کا خاکہ ملک اور قوم کے ہمدردی [illegible] نوجوانوں نے تیار کر رکھا ہے۔

آخر پر ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں کہ حکومت ہمارے ان حقائق اور دیانتداری پر مبنی معروضات پر غور کرے اور ان لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھرے۔ جو اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے رات دن ایسی امن سوز مصروفیات میں مصروف رہتے ہیں۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

سردار میر یار محمد خان اور قبیلہ کرد کی سرداری

ہم اپنی اسی اشاعت میں مولانا ابوالفاروق کرد کا ایک ایسا مراسلہ شائع کر چکے ہیں۔ جس میں کمال بالغ نظری دلائل و براہین اور واقعات و روایات کی پوری تفصیلات پیش کی جا چکی ہیں۔

ہم نے ابتداء ہی جب قبیلہ کرد کی سرداری کا [illegible] خان بہادر سردار میر [illegible] خان کرد مرحوم کی عین حیات میں صورت [illegible] نزاع پیدا کر [illegible] تھا نہایت دیانتداری [illegible] صلح جوئی کی [illegible] سے برطانوی و ریاستی حکومتوں کے عرضداشت پیش کی کہ قرون مظلمہ کی اس دقیانوسی اور فرسودہ رسم کہ باپ کے بعد بڑا بیٹا مسلم جانشین ہے کو موجودہ دور تہذیب کے خلاف قرار دے کر درخور اعتنا نہ سمجھا جائے اور قبیلہ کے تمام معتبرین ڈیلوں کی ایک عام مشاورتی مجلس قائم کی جائے جو پورے غور و خوض اور عوام کی تصدیق کے بعد کسی لائق۔ رعیت پرور فرض شناس اور با اخلاق سردار زادہ کو اپنا سردار تسلیم کرے۔

لیکن افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ دونوں متصدرہ حکومتوں نے ہماری عرضداشت کی طرف کم توجہ دی۔ چنانچہ آج قبیلہ کرد میں اتحاد کا رخ امن و اتحاد کے دائرے سے باہر کی جانب بڑھتا جا رہا ہے۔

رسم کے ڈھونگ کو چلانے والے سرداروں نے میر یعقوب خان اور اس کی مختصر و اقل جماعت کی پشتیبانی شروع کر دی ہے۔ اور قبیلہ کی اکثریت اور معتبرین نے متفقہ فیصلہ کر دیا ہے کہ میر یعقوب خان نے اپنے والد کے عہد حکومت میں جن جن نامعقول رویہ کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ بیحد تباہ کن اور افسوسناک ہیں بنابریں وہ صرف اس لئے کہ میر یعقوب خان سردار مرحوم کا سب سے بڑا بیٹا ہے کو نام سرداری سپرد کر کے اپنے آپ کو بربادیوں کے جہنم میں جھونکنا نہیں چاہتے۔ بلکہ وہ تمام وہ اوصاف میر یار محمد خان میں دیکھ رہے ہیں جن کا اثبات ان کی آئندہ زندگی کو نہایت امن و انصاف سے گذارنے کے قابل بنا دے گا۔

سردار میر یار محمد خان تعلیم یافتہ۔ فہمیدہ اور دور حاضر کی مقتضیات سے کافی واقف بھی ہیں۔ وہ والد مرحوم کے عین حیات میں سرداری امورات میں دلچسپی لیتے رہے ہیں اور [illegible] خوش اسلوبی سے والد ماجد کا ہاتھ بٹاتے رہے ہیں۔ اس لحاظ سے [illegible] کافی بھی ہیں۔ اس لئے قبیلہ [illegible] ایک بھی اور ہر اس صاحب [illegible] جو کما حقہ قبیلہ کرد کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے سردار میر یار محمد خان موزون جانشین ہے۔ بالآخر اب ہمہ قوم کی اپنی بھی یہی خواہش ہے

ہم برطانوی اور ریاستی دونوں حکومتوں سے ایک بار پھر درخواست کرتے ہیں کہ ان کو اب مزید دور بیٹھکر اس آگ کو سلگتے رہنے نہ دینا چاہئے بلکہ فوری مداخلت کر کے قوم کی اکثریت کا اعتماد حاصل کرنا چاہئے۔ اور ان روایات کو ایک بھی قبیلہ کرد کے لئے قائم رکھنا چاہئے جو وہ دوسری قوموں اور ان کی سرداری کے لئے کرتی آئی ہیں اور اپنی شایان شان ذمہ داری کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہوئے سردار میر یار محمد خان کرد کی سرداری کا اعلان کر دینا چاہیئے۔

مزاحیات

بیچارے بلوچوں نے کراچی کی سرزمین پر اس وقت قدم رکھا۔ جب نہ یہاں انسان تھا۔ اور نہ انسان کی ذات۔ اور نہ ہی ڈاکٹر ہنگورانی اور اسکی قوم نے اپنے سبز قدموں سے اس وقت کے جنگلستان کو سرفراز فرمایا تھا۔ لیکن حالت یہ ہے کہ قدیم ترین باشندے اتنگ ٹیمبریری پلاٹوں میں جھونپڑیاں بنائے اپنے دن پورے کر رہے ہیں اور ڈاکٹر صاحب کی قوم نہ صرف مستقل ہو چکی ہے۔ بلکہ اس فکر میں ہے کہ غریب بلوچوں کو جھونپڑیوں سے بھی ہانک کر علاقہ بدر کر دے اور جگہ خالی کرا کر اپنی قوم کے نرم و نازک جسموں کے لئے عشرت کدے تعمیر کرے کیوں نہ ہو جبکہ راج ہی سرمایہ داروں کا ہوا تو پھر مزدوروں کو کون پوچھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اگلے جہاں میں بھی ان غریبوں کو رہائش کے لئے مستقل جگہیں ملینگی؟ یا ڈاکٹر صاحب کی قوم وہاں بھی ان کو دم نہ لینے دیگی۔

ضلع نواب شاہ کے کھدر پوش اور بھاری بھرکم رئیس نے جن سے راقم الحروف کو شرف عقیدت حاصل ہے۔ اپنے مخصوص انداز میں بعض تفصیلات طلب فرما کر اپنی خفت کو مٹانے کی سعی فرمائی ہے۔ شاید وہ نہیں جانتے کہ عقل تقسیم کرتے ہوئے خدا نے جہاں انہیں بہانے بنانے کے لئے کچھ عقل مرحمت فرمائی ہے۔ وہاں ہمیں بھی تھوڑا بہت تاڑنے کا مادہ دیدیا ہے۔ ایسی حالت میں اس خدا کے بندے کو کون جا کر کہہ دے کہ بابا! جب آپنے بہانہ سازی اور ٹالنے کی ایک باقاعدہ فیکٹری ہی کھول رکھی ہے تو خواہ مخواہ ہمارا اور اپنا وقت کیوں ضائع کرتے ہو۔ ہم نے تو صرف آخری بار تجربہ کرنا تھا سو کر لیا۔ اب آپ کی مرضی کہ آپ ہماری رائے تبدیل کریں یا اسے ایسی ہی حالت میں رہنے دیں۔ بس ہم نے تو بھر پایا۔ والسلام

اپریل کا مہینہ گویا سندھ میں میلوں کا مہینہ ہے "لوادی کا حج" ہو چکا۔ "قلندر [illegible] کے میلے کا چرچا" آ گیا ہوا "صالح شاہ" اور "نور [illegible] صاحب" کا ہنگامہ خیال خوب [illegible] ہے [illegible] کا میلہ لگنے والا ہے۔ یوں تو اس مقام پر بھی دوسرے مزارات کی طرح ہزاروں [illegible] کے خلاف شرع حرکتوں اور گوناگوں مضحکہ خیزیوں کے مرتکب ہوتے ہیں [illegible] تقریب سنا ہے کہ بڑی دھوم دھام اور کر و فر سے منائی جاتی ہے کیونکہ علاقہ [illegible] مشہور مولوی [illegible] شرع بزرگ مولوی [illegible] نے اپنی مولویت کا عمامہ پھینک اور اپنی [illegible] شرع کی قبا پھاڑ اس میدان میں کود پڑے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے [illegible] تمام بلند بانگ دعووں کو بالائے طاق رکھ کر بذریعہ خاص اشتہارات [illegible] بجوا دیا ہے۔ ہم نے اس بات کو سمجھنے کے لئے خدائے پاک سے [illegible] ڈالی۔ لیکن خدا کی قسم خاک بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لئے [illegible] کے پیش نظر اپنے مولانا صاحب سے ہی بکمال ادب سوال کرتے ہیں کہ [illegible] آپ اور [illegible] جو کر رہی ؟ ممکن ہے مولانا صاحب کوئی معرفت کا دریا بہا [illegible] جو چچا غالب نے کہا تھا:-

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

Yousaf Aziz Magsi Chair

اقتباسات و مراسلات

ریاست قلات کے طول و عرض میں نفاذ شریعت کی فوری ضرورت

باشندگان ریاست کی ان تھک خواہش

(از ابوالعزت ملا محمد شاکر بلوچ المتخلص بہ اسیر)

جریدہ عالیہ "نجات بلوچستان" سے معلوم ہوا ہے کہ ضلع لورالائی کے افغان قبائل نے اصلاحات [illegible] بجائے رواج کی شریعت اسلامیہ کے نفاذ کا مطالبہ کیا ہے۔ اور برٹش بلوچستان گورنمنٹ نے اس مسئلہ کو شاہی جرگہ بلوچستان کے سامنے پیش کیا ہے [illegible] شاہی جرگہ نے اس کو منظور کرنے کی رائے دی ہے۔ ہم ضلع لورالائی کے افغانوں [illegible] کے ساتھ شاہی جرگہ اور برٹش لوکل گورنمنٹ برٹش بلوچستان کو اصلاحات کی طرف اس ردادارانہ اقدام پر ہدیہ تبریک و تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور حکومت [illegible] قلات [illegible] توجہ رعایا مستونگ کے اس مطالبہ کی طرف مبذول کرانا چاہتے [illegible] ملا حسین بخش آبی زئی کی سرکردگی میں مرحوم خان میر محمد [illegible] خدمت میں عرض پیش کیا تھا کہ آئندہ رواج کی بجائے رعایا کے مقدمات [illegible] کئے جایا کریں۔ اگرچہ خان مرحوم نے اسی وقت رعایا کو تسلی بخش جواب دیا تھا۔ مگر اس کے بعد وہ بہت جلد وفات پاگئے۔ اور اس کے بعد حکومت قلات نے اس مسئلہ پر کوئی غور نہیں کیا۔ اب جبکہ برٹش بلوچستان کی حکومت نے نفاذ شریعت کی طرف توجہ دینی شروع کی ہے۔ تو حکومت قلات کا بھی فرض ہے کہ رعایا مستونگ کی درخواست کو منظور کرے۔

لیکن نفاذ شریعت کا دائرہ صرف مستونگ کے علاقہ تک محدود نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ تمام ریاست میں اس کا ہمہ گیر نفاذ عمل میں آنا چاہئے۔ کیونکہ انتظامی نکتہ نگاہ سے ایک ہی حکومت کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کا نظام عدالت ایک بہت بڑا نقص ہے۔ انتظام کی خوبی کا دارومدار ہمیشہ ایکساں قسم کے نظم و نسق پر منحصر ہوتا ہے۔ جہانتک عام رعایا کی خواہشات کا تعلق ہے۔ ریاست کی ساری رعایا رواج کی بجائے شرعی نظام عدالت کے حق میں ہے۔ اگر حکومت ریاست کو تصدیق مطلوب ہو تو ایک تحقیقاتی کمیٹی قایم کرکے رائے عامہ معلوم کی جاسکتی ہے۔

بہرحال جبکہ رائے عامہ شریعت کے حق میں ہے تو یہ ضروری ہے کہ رعایائے مستونگ کی درخواست پر غور کرنے کے ساتھ ساری ریاست میں شرعی نظام عدالت قائم کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے تاکہ رعایا کے جذبات کی تسکین کے ساتھ ریاست کا نظام عدالت یکساں رنگ میں رہے۔ جس طرح کہ سم ج رواج کی صورت میں یکساں حالت میں ہے۔ اس موقعہ پر اس سوال کا پیدا ہونا ایک قدرتی بات ہے کہ نظام عدالت کا کاروبار جرگہ سے نکال کر شرعی عدالتوں میں جانے کے بعد سرداروں اور جرگوں کے لئے کونسا کام اور کیا اختیارات باقی بچیں گے؟ اگرچہ اس سوال کا حل کرنا صرف ہمارا انفرادی کام نہیں ہے۔ تاہم اتنا کہنا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مرکزی جرگہ کے پاس کونسل قانون سازی کی حیثیت میں ملکی نظم و نسق قیام امن اور قومی فلاح و بہبود کے لئے اقتصادی تمدنی اور معاشرتی قوانین نافذ کرنے کا باعزت کام بدستور باقی رہتا ہے۔ جو اب بھی مرکزی جرگہ کے حیطۂ اختیار میں داخل ہے۔ مگر عرصہ سے جرگہ نے اپنے اس فرض کی طرف توجہ نہیں دی۔ بہرحال ملک کی سب سے بڑی مجلس قانون سازی حیثیت مرکزی جرگہ کے لئے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ یہ وہ ممتاز حیثیت ہے جو آئینی حکومتوں کی پارلیمنٹ ہاؤس کے بغیر اور کسی جماعت کو نصیب نہیں۔ لہٰذا اس اعتبار سے مرکزی جرگہ کا دائرہ عمل و اختیار بدستور اس کی شان کے شایاں رہیگا آج تو بادی النظر میں جرگہ ایک عدالت کی جیوری سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن جب وہ اس جیوری گری کے جنجال سے آزاد ہوکر قانون سازی کے اختیارات استعمال کرنے لگیگا۔ تو اس کی شان و عزت اپنے حقیقی امتیاز کیساتھ نمایاں ہونے لگیگا۔ اسی طرح نیابتوں کے مقامی جرگوں کو بھی ان کی شان کے شایاں لوکل بورڈ اور میونسپلٹی کے اختیارات تفویض کئے جاسکتے ہیں۔ تاکہ وہ رفاہ عام کی خدمات انجام دے سکیں! باقی رہا سرداروں کے منصبی اختیارات کا مسئلہ۔ تو یہ ظاہر ہے کہ تصفیہ مقدمات کے علاوہ ہر سردار کے پاس اپنے قبیلہ کے نظم و نسق کو چلانے اور امن قائم رکھنے کا کافی سے بے زیادہ کام ہے۔ جو بدستور ان کے پاس رہیگا۔ اس حساب سے نفاذ شریعت میں کسی کو بھی اختیارات کا نقصان نہ پہنچیگا۔

امید ہے کہ حکومت قلات اور سرداران عالیجاہ ترقی کے اس روشن زمانہ میں کم ازکم یہ ابتدائی قدم ضرور اٹھائیں گے! یہ دنیائے فانی چند روزہ ہے۔ کسی کے ساتھ پائیدار نہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ ہستیاں جنھوں نے [illegible] مستعار میں اپنی قوم اور ملک کی اصلاح و ترقی میں حصہ لیکر اپنا نام [illegible] روزگار پر ہمیشہ کے لئے زندہ چھوڑا ہے۔ اگر ہمارے سرداروں کو [illegible] اور فہم دی ہے۔ تو وہ بھی اپنی پسماندہ قوم اور درماندہ [illegible] اصلاح و ترقی کی طرف توجہ دینا شروع کردینگے۔ اور بلوچستان کی آئندہ [illegible] اپنا نام [illegible] کے لئے زندہ چھوڑ جائیں گے۔ ورنہ بصورت دیگر وہ [illegible] سردار میاں خان کرد کی طرح تمام سرداران عالیجاہ اس دار فانی کو منصب سرداری و خطاب سرداری اور کرسی درباری کے ساتھ ایک ایک کرکے چھوڑتے جائیں گے۔ اور ان کے تشریف لیجانے کے بعد ان کا کوئی بندہ بھول کر بھی ان کا نام [illegible] گا۔

دواخانہ جالیہ۔ [illegible] بیان جھیلیں۔ داد اور قوت باہ کا فوری علاج ہم تشنگ کے زخم کیسے ہی [illegible] اگر ہفتہ کے اندر خشک کردیئے جاتے ہیں۔ سوزاک نے کیسی ہی خطرناک صورت [illegible] خوراک سے فائدہ ہونے لگتا ہے۔ خونی بواسیر کا خون [illegible] کیمیاوی [illegible] قیمت واپس قوت باہ کی گولیاں [illegible] روپیہ ۱۲ کی دو دو پیسہ پتہ منیجر دواخانہ جالیہ مقابل میونسپل ورکشاپ لاڑکانہ

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کے نامہ نگاروں کی اطلاعات

بلوچستان کے طول و عرض میں پریس اور بکس رجسٹریشن ایکٹ 1867 نافذ کر دیا گیا

بلوچستان گورنمنٹ کی طرف سے اعلان

کوئٹہ ۱۳ اپریل ۔ بلوچستان گورنمنٹ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پریس اور بکس رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۷ء جو اس سے پہلے بلوچستان میں نافذ نہ تھا بلوچستان ایجنٹ گورنر جنرل اینڈ چیف کمشنر کے نوٹیفیکیشن نمبر ۱۹ ۔ ایس سی ۔ کے مطابق ۹ جنوری ۱۹۳۵ء سے سارے بلوچستان میں نافذ کر دیا گیا ہے ۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے بلوچستان سے کسی اخبار یا کتاب کے شائع ہونے کی اجازت نہ تھی ۔ لیکن اب مذکورہ بالا اعلان کے بعد اخبارات اور کتب باقاعدہ شائع ہوا کریں گی ۔

ہز ہائی نس خان آف قلات کی الدہ محترمہ حج سے مراجعت

ہز ہائینس اور دوسرے شہزادوں کی طرف سے پرتپاک استقبال

کراچی ۱۳ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ اپریل کی کوئٹہ میل سے ہز ہائی نس خان آف قلات اور دوسرے شہزادے اپنی والدہ محترمہ کے استقبال کے لئے تشریف لائے ۔ ۱۱ اپریل دن کے دو بجے "جہانگیر" نامی جہاز حاجیہ محترمہ مع شہزادہ سلطان ابراہیم جان تشریف لائیں ۔ بندرگاہ پر ہز ہائینس شہزادگان اور دوسرے معززین شہر کی طرف سے آپ کا نمایاں شان استقبال کیا گیا ۔ اور آج ۱۳ اپریل کو کوئٹہ میل سے یہ پارٹی اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئی ۔ آپ کے علاوہ جہاز سے اٹھارہ سو دو سو سے حاجی تشریف لائے ہیں اور آج حاجیوں کا دوسرا جہاز "رضوانی" بھی لنگر انداز ہو چکا ہے ۔

خان بہادر مرزا شیر محمد خان کیخلاف ایک بے بنیاد شکایت

مستونگ ۔ خان بہادر مرزا شیر محمد خان پرائیویٹ سیکرٹری ہز ہائینس خان آف قلات کی نسبت کسی نے اطلاع دی تھی کہ آپ بوجہ سن رسیدگی اپنے فرائض انجام دینے میں قدرے سست پڑ گئے ہیں ۔ لیکن اس خبر میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے کسی خاص امر کے پیش نظر غلط اطلاع دی ہے ۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب دربار قلات کے ایک دیرینہ وفادار اور جفاکش خدمتگذار ہیں ۔ اور تا ایں دم آپ نہایت ایمانداری اور جانفشانی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔

ملک میرداد خان کبزئی کی گرفتاری

فورٹ سنڈیمن ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ملک میرداد خان کبزئی نے ... سرکاری مالیہ وصول کیا اور سرکاری مالیہ کا بغیر سرکاری ... داخل کئے مع اہل عیال افغانستان کی طرف فرار ہوا ۔ لیکن افسر ضلع کو بروقت اطلاع ہوئی اور حاجی محمد صدیق خان مری اس کی گرفتاری کے لئے مامور ہوا ۔ حاجی صاحب نے ژوب ملیشیا سے کمک ... کے مقام ... ملک مذکور کو گرفتار کیا ۔ مالیہ بصورت نقد ملزم کے پاس تھا جسے داخل خزانہ سرکار کیا گیا ۔ ملزم کو جیل ... دیا گیا ۔ حاجی صاحب کی یہ شجاعت اور ... سرکاری و غیر سرکاری حلقوں میں بہ نظر استحسان دیکھا جاتا ہے ۔

فورٹ سنڈیمن کی سالانہ کھیلیں

فورٹ سنڈیمن ۳۰ مارچ ۔ فورٹ سنڈیمن کی سالانہ کھیلیں ۳۰ مارچ کو اختتام پذیر ہوئیں ۔ افسران سول و ملٹری نے شرکت کی ۔ یہ کھیلیں ژوب ملیشیا کی جانب سے ہر سال ہوا کرتی ہیں ۔ جلسہ اور کھیلوں کا خاصہ انتظام تھا انعامات تقسیم کئے گئے اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

بقیہ صفحہ نمبر ۱۶

کے لئے جو شخص سردار بنیگا اسکے ساتھ جرگہ نے اپنی زندگی نہیں گذارنی بلکہ قبیلہ کو دنے اپنے دن کاٹنے ہیں ۔ اس لئے جرگہ کی مرضی پر قبیلہ کرکے فیصلہ کو ہر طرح تفوق حاصل ہونا چاہئے جو قبیلے کے نمائندہ معتبرین اور ٹکریوں نے اپنے قومی مفاد کے پیش نظر طے کیا ہے اسی طرح قبیلہ کے صرف ایک معتبر میر حاجی خان کا اختلاف کرنا بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ اس کا اختلاف قومی مفاد کے پیش نظر نہیں ہے ۔ دوم اگر اس کے پاس کوئی معقول دلیل بھی ہے تو قبیلہ کی اکثریت کے سامنے اس کے اختلافات کی رسمی طور پر کوئی وقعت نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومت قلات اور برطانوی اقتدار کی طرف سے اس مسئلہ میں قبیلہ کو رو کے آزاد انتخاب کا حق کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جائے گا ۔ بلکہ عام رواج اور اصول کے مطابق اس قبیلے کے اپنے فیصلہ ... سردار کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا ... جیل میں ہے ورنہ اگر ... قبیلہ ایک ہی فیصلہ پر ... ہو ...

Yousaf Aziz Magsi Chair

365

ہندوستان میں واقعات کی رفتار

بمبئی میں ایک ہندو کا قتل

مقتول نے اخبار میں رسول کریمؐ کی عکسی تصویر شایع کی تھی

بمبئی - یکم اپریل - بمبئی میں ایک اور ہندو کے قتل ہو جانے کی اطلاع ملی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلمان نے ایک ہندو کو [illegible] قتل کر دیا ہے کہ مقتول نے ایک مقامی [illegible] اخبار میں رسول کریمؐ کی عکسی تصویر شائع کی - جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے -

غازی امان اللہ خان کہاں ہیں؟

پچھلے دنوں لندن کے اخبارات نے بہ وثوق لکھا ہے کہ غازی امان اللہ خان حج سے فارغ ہونے کے بعد روما واپس تشریف لے گئے ہیں لیکن اب سنڈے ایکسپریس نے لکھا ہے کہ شاہ موصوف کے متعلق یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ وہ کہاں ہیں - روما میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ سرحد کی طرف گئے ہیں

ہمالہ اور ہندوکش کیلئے تحقیقاتی مہمیں

نئی دہلی ۳ر اپریل - ہمالہ اور ہندوکش کے بعض حصص میں حکومت نے تحقیقاتی مہمیں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے - وہ مہمیں اس موسم گرما کے لئے اور ایک ۱۹۳۶ء کے موسم گرما کے لئے - جرمن مہموں کا مقصد غالباً جڑی بوٹیوں کے متعلق تحقیقات کرنا ہے - جرمن محققین بدخشان کے راستے چترال پہنچیں گے جو افغانستان کے شمال مشرقی کونہ میں ہے - جرمن محققین کو حکومت ہند نے بھی تمام سہولتیں بہم پہنچانے کا وعدہ کیا ہے - بشرطیکہ وہ مالاکنڈ کے راستہ سے چترال جانا چاہیں -

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

الہ آباد - ۳ر اپریل - معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے صدر بابو راجندر پرشاد نے بھولا بھائی ڈیسائی - پنڈت بلبھ پانت اور ڈاکٹر خان صاحب کو بھی کانگریس کو بھی کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے -

ڈاکٹر انصاری کی کانگریس سے علیحدگی

دہلی - معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر انصاری نے بابو راجندر پرشاد کے صدر کے نام [illegible] بھیجا ہے کہ اس کی صحت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے اس لئے [illegible] بحال صحت کانگریس سے علیحدہ ہو جائیں -

بیوگان کا [illegible]

ملتان - ۲ر اپریل - [illegible] ہندو بیوگان کے عقد ثانی کے سلسلے میں ایک کانفرنس ہوئی - کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ جو نابالغ لڑکیاں بیوہ ہو جاتی ہیں - انہیں بیوہ نہ سمجھنا چاہئے اور ان کی شادی کنواری لڑکیوں کی طرح کرنی چاہیے -

نیز یہ قرار دیا کہ ہندو سوسائٹی کی موجودہ حالت کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہر بیوہ کا عقد ثانی کر دیا جائے اور ہر جگہ اس کو رواج دیا جائے -

اسمبلی میں حکومت کو دو اور شکستیں

کانگریس پارٹی کی دونوں ترمیمیں پاس ہو گئیں

نئی دہلی - ۳ر اپریل - آج اسمبلی میں مسٹر اننت شینم آئنگر کی ترمیم جو کارڈ کی قیمت دو پیسے اور جوابی کارڈ کی ایک آنہ کرنے کے متعلق تھی - ۷۹ آرا اختلاف ۴۴ آرا منظور ہو گئی - اور پروفیسر رنگا کی ترمیم جو محصول ڈاک کی شرح میں تخفیف کرنے کے متعلق ۸ اور ۳۵ آرا کے تناسب سے منظور ہو گئی -

ترمیم حسب ذیل ہے :-

اگر وزن ایک تولہ سے زیادہ نہ ہو تو ایک آنہ - اور ایک تولہ سے زیادہ اور ڈیڑھ تولہ سے کم ہو تو پانچ پیسے لئے جائیں -

مرزا عورت تھی یا مرد؟

لاہور - ۳ر اپریل - مجسٹریٹ درجہ "مرزا عورت تھی یا مرد" کے سلسلہ میں حافظ عبدالرحیم صاحب حیدر کا مقدمہ خانصاحب میاں حاکم دین مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوا - حافظ صاحب موصوف سے ایک ہزار روپیہ ضمانت طلب کی گئی - جو حافظ صاحب نے داخل کرا دی - مقدمہ آئندہ پیشی پر ملتوی ہوا -

صدر اسمبلی کا جیت پسندانہ رویہ

لاہور ۳ر اپریل - گذشتہ رات بلدیہ لاہور کے اجلاس میں ڈاکٹر شجاع اللہ نے صاحب صدر کی توجہ اس قرارداد کی طرف مبذول کرائی کہ آپ ڈاکٹر خان صاحب [illegible] اسے کو ایڈریس پیش کرنے کے متعلق پیش کرنا چاہتے تھے - صاحب صدر نے کہا کیونکہ ایک ممبر نے اجلاس ملتوی کرنے کی تجویز پیش کر دی ہے - اس لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے صدر کے اس رویہ کے خلاف نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے -

ظفر اللہ خان قادیانی کے تقرر کے خلاف احتجاجی جلسے

مجلس احرار اسلام ہند جملہ مسلمانان ہند سے پرزور استدعا کرتی ہے - کہ وہ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۵ء بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مساجد میں ظفر اللہ خان قادیانی کے ایگزیکٹو کونسل کے تقرر کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کریں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنا حکم منسوخ کرکے آٹھ کروڑ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے -

مرحوم شیروانی کی نشست کے امیدوار

تصدق احمد خان شیروانی کی وفات سے جو نشست خالی ہوئی ہے - یہ خبر شائع کی جا چکی ہے کہ شیروانی صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی مسٹر مختار احمد خان شیروانی کھڑے ہو رہے ہیں - اور کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے انہیں اپنا نمائندہ بنا لیا ہے - آگرہ کی ایک تازہ ترین خبر مظہر ہے - کہ دہلی کے مشہور وکیل خان بہادر اختر عادل بھی کھڑے ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں -

اس سے قبل مسٹر یامین صاحب کا نام بھی آ چکا ہے لیکن ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی ہے -

سلور جوبلی میں ڈی ولیرا کا شرکت سے انکار

لندن - ڈی ولیرا نے آج آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ سرکاری طور پر اس کو ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریبات میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی - [illegible] اس نے [illegible] برطانیہ کو اطلاع دے دی ہے کہ موجودہ حالات میں امر ناممکن ہے ہم آئرلینڈ کی طرف سے [illegible] شرکت کریں گے

Yousaf Aziz Magsi Chair

سینٹری انسپکٹر کی فرض شناسی

فورٹ سنڈیمن۔ جب سے لالہ منوہر لعل سینٹری انسپکٹر فورٹ سنڈیمن ہو کر آئے ہیں۔ شہر کی صفائی کا انتظام نسبتاً بہت بہتر ہے۔ یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ سینٹری انسپکٹر کی خاص دلچسپیوں نے باقی شہریوں میں بھی صفائی کی تحریک پیدا کر دی ہے اور شہر زیادہ صاف ستھرا ہوتا جا رہا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر باقی افسر بھی اپنے اپنے فرائض سے خاص دلچسپی دکھائیں اور وہ اس روش سے پبلک کو بھی رغبت دلائیں۔

پولیٹکل ایجنٹ ضلع سبی کا دورہ

جیکب آباد۔ پولیٹکل ایجنٹ ضلع سبی ۶ر مارچ کو جیکب آباد پہنچے۔ آپ یہاں سے ڈیرہ بگٹی جائیں گے اور ... اپریل کو کاہان کی طرف دورہ کریں گے۔ آپ ۱۲ر اپریل کو ہرنائی پہنچیں گے۔

پینتالیس روپے کی بجائے گیارہ ہزار روپے

ڈیرہ بگٹی۔ ڈیرہ بگٹی کا ایک دولتمند اور شریف سیٹھ کی بہ شکایت نواب بگٹی کو پہنچی کہ سیٹھ کیسہ رام تین من شراب بلا محصول ادا کئے لایا ہے۔ چنانچہ ایک فوراً مقامی جرگہ نواب بگٹی نے نامزد کیا جس نے فیصلہ کرتے ہوئے سیٹھ کیسہ رام کو گیارہ ہزار روپے جرمانہ کیا۔

سیٹھ کیسہ رام کا نواب بگٹی پر ۳۵ ہزار کا دعوے

جیکب آباد۔ سیٹھ کیسہ رام نے نواب بگٹی پر جیکب آباد میں آکر ۳۵ ہزار کا دعوے دائر کر دیا ہے کہ تین من شراب کے وہم پر نواب بگٹی نے اس کے گھر پر چھاپہ مارا اور بارہ ہزار روپیہ کی نقدی و زیورات پر قابض ہوا ہے۔ علاوہ ازیں ۲۳ ہزار کا اور سامان مختلف جگہوں میں نہیں جن پر نواب بگٹی متصرف ہو گیا ہے۔ مکمل درخواست اگلی اشاعت میں شائع کر دی جائیگی۔

قبائلی تنازعات کے تصفیہ کیلئے کمیشن کا تقرر

چمن۔ سرحد بلوچستان اور افغانستان کے قبائلی تنازعات کے تصفیہ کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوا ہے جو حکومت افغانستان اور برطانوی نمائندوں پر مشتمل ہے۔

نصیر آباد نو آبادیات میں تمن مری کی اراضیات

کاہان۔ علاقہ نصیر آباد و نو آبادیات میں جو اراضیات تمن مری کو دی گئی ہیں وہ خان صاحب سردار میر دودا خان نے صرف اپنے۔ نواب مرحوم کے بیٹوں اور میر غوث بخش و میر غلام محمد و شیران خویش کے لئے مخصوص کر لی ہیں۔ کیونکہ یہ دونو نہیں چاہتے کہ بعد ازاں زمینوں میں سے کسی اور کو بھی حصہ ملے۔ اور خان صاحب سردار میر دودا خان کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہ انگے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے اور یہ جو بنا ... ان سے کرا لیتے ہیں علاقہ مری کے طول و عرض ... انکے خلاف قوم و غصہ کی لہر دوڑی ہوئی ہے

جام ... دوں کی درخواست نامنظور

... جام ... میر مراد علی خان اور جام ... خان نے پولیٹکل ایجنٹ ضلع سبی کی ... کی کہ ان کو بھی سکھر بیراج ... آباد ... میں زمینات دی جائیں تاکہ ... بلوچستان کی سرزمین ... سے منتقل ہو جائے سکونت بنائیں لیکن پولیٹیکل ایجنٹ نے غیر معقول بہانہ کی بنا پر ان کی درخواست نامنظور کر دی ہے جملہ تفصیلات آئیندہ اشاعت میں شائع ہوں گی۔

میر اسمٰعیل خان نوشیروانی کی درخواست

کوئٹہ۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ میر اسمٰعیل خان نوشیروانی نے جو درخواست نواب خاران کے خلاف چیف کمشنر بلوچستان کو دوبارہ جانداد مقصد سے دی تھی۔ ابتک اس پر چیف کمشنر صاحب نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

ممالک اسلامیہ

ایران میں غیر ملکیوں کیلئے نیا اعلان

طہران۔ یکم اپریل۔ حکومت ایران نے اعلان جاری کیا ہے کہ کوئی غیر ملکی جو ایران میں رہتا ہو۔ کسی ایرانی خاتون سے شادی نہیں کر سکتا تا وقتیکہ اسے پانچ سال ایران میں رہتے ہو گئے ہوں۔ وہ غیر ملکی جو حکومت ایران کے مختلف محکموں میں ملازم ہیں ان کو بعد انقضائے مدت ملازمت ایران کی مجالس بلدیہ اور اسی قسم کی دیگر مجالس کے انتخابات میں حصہ لینے کا حق ہوگا۔ بشرطیکہ وہ دس سال سے ایران میں سکونت پذیر ہوں

ایران میں یوم انقلاب حکومت

طہران۔ ۲۲ر فروری کو طہران میں سرکاری طور پر یوم انقلاب حکومت منایا گیا۔ کیونکہ ۱۹۲۱ء کی اسی تاریخ کو اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے فاتحانہ حیثیت سے طہران میں داخل ہو کر نئے طرز کی حکومت قائم کی تھی۔

اس روز جلالیہ کے فوجی میدان میں ... اور ... زوں کے لشکر نے پریڈ کی ... سپاہی پریڈ میں شامل تھے ... نے فضا میں پرواز کر ... سرداروں ... نے خوب کرتب دکھائے۔ فوجی ساز و سامان کے لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہے۔ طہران کی اکثر آبادی یہ نظارہ دیکھنے کے لئے میدان میں آگئی تھی اعلیٰ حضرت پہلوی نے فوجوں کی سلامی لی۔

کاظم بے اوزلپ وزیر جنگ

استنبول ۴ر مارچ۔ ترکی پارلیمنٹ نے نئی وزارت میں کاظم بے اوزلپ کو وزیر جنگ مقرر کیا ہے۔ کاظم بے اوزلپ ترکی پارلیمنٹ کے متعدد اجلاسوں کے صدر رہ چکے ہیں۔ اور غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے بعد انہیں ملک کی معزز ترین ہستی سمجھا جاتا ہے۔

ایک ترکی خاتون پارلیمنٹ کی سکرٹری

استنبول ۲ر مارچ۔ ترکی کی جدید پارلیمنٹ میں عورتیں بھی منتخب ہو کر شامل ہوئی ہیں ان میں سے جمیلہ گرخوں کو پارلیمنٹ کی سکرٹری بنا دیا گیا ہے۔

جمہوریہ ترکیہ کی زبردست جنگی تیاریاں

لندن۔ یکم اپریل۔ حکومت ترکیہ نے ترکی فوجوں کے لئے چار لاکھ فولادی خود اور دس لاکھ گز خاکی کپڑا اور کچھ اسلحہ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عنقریب وزارت حربیہ ترکیہ روس اور انگلستان کے کارخانہ داروں سے اس سلسلہ میں گفت و شنید کرنے والی ہے۔

اطالوی و عراقی سفرا کی گفت و شنید

بغداد ۲ر اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ نوری پاشا سعید وزیر خارجہ عراق نے اطالوی سفیر سے ملاقات کی۔ دیر تک گفت و شنید ہوتی رہی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گفت و شنید کسی معاہدہ کے متعلق تھی۔ جو گذشتہ ایام میں عراق اور اطالیہ میں طے پانے والا تھا۔

ترکی کی آمدنی میں اضافہ

انگورہ یکم اپریل۔ کل مجلس وطنی میں بجٹ کے ... پر زبردست بحث ہوئی ... وزیر مالیات ... ترکیہ اسلامیہ کے ... گذشتہ ... امسال ... ایک کروڑ ... لاکھ ... زیادہ آمدنی ہوئی ہے ... [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

مقامی واقعات

"احسان" اور "زمیندار" کے پرچے ضبط

کراچی۔ ۴ر اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ "احسان" کا کراچی نمبر اور "زمیندار" اسی تاریخ کا پرچہ پولیس نے اسٹیشن پر ضبط کر لیا۔

طوفان باد و باران

کراچی ۴ر اپریل۔ کل رات کے [illegible] یکا یک طوفان نے شہر [illegible] پھیلا دی۔ بجلی گل [illegible] اور شہر میں اندھیرا گھپ چھا گیا۔ [illegible] کے ساتھ ساتھ بارش ہونے لگی [illegible] رات کے گیارہ بجے تک برابر پانی برستا رہا۔ [illegible] و جانی کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ضروری مقامات کیساتھ کراچی کو بذریعہ ٹیلیفون ملانے کی ضرورت

کراچی۔ ۵ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ کراچی کو عنقریب بمبئی۔ لاہور۔ جودھپور۔ کوئٹہ اور دوسرے ضروری مقامات کے ساتھ بذریعہ ٹیلیفون ملا دیا جائے گا۔

سندھ کا آئندہ کمشنر

کراچی۔ ۵ر اپریل۔ یہ خبر خوب زور شور سے گشت لگا رہی ہے۔ کہ مسٹر آر۔ ای۔ گبسن عنقریب رخصت پر جا رہے ہیں اور ان کی جگہ مسٹر جی۔ ایف۔ ایس۔ کولنس پرائیویٹ سیکرٹری بمبئی گورنمنٹ سندھ کے کمشنر ہونگے۔

مسٹر سرکار ملازمت سے برخاست

کراچی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے دنوں ملیر کے قریب جو ہوائی جہاز کو حادثہ پیش آیا۔ جس میں پندرہ آدمی مرے اور گیارہ شدید زخمی ہوئے۔ اس سلسلے میں کورٹ مارشل نے مسٹر سرکار کو ملازمت سے برطرف کر دیا ہے۔

حاجیوں کے دو جہاز "جہانگیر" اور "رضوانی" پہنچ گئے

کراچی۔ ۴ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حاجیوں کے دو جہاز "جہانگیر" اور "رضوانی" ۳ اور ۴ر اپریل کو کراچی بندرگاہ پر پہنچ گئے۔ پہلے جہاز سے خان آف قلات کی والدہ ماجدہ اور دوسرے جہاز سے نواب آف بہاولپور معہ دیگر حجاج کے تشریف فرما ہوئے ہیں۔

پولیس کے ایک سپاہی کا ہولناک قتل

بھائی اور بیوی نے گلا گھونٹ کر مار دیا

کراچی ۴ر اپریل [illegible] رات کے [illegible] بجے پولیس کے ایک سپاہی [illegible] نامی کو ہولناک طریق پر قتل کر دیا گیا۔ واقعات یوں بیان [illegible] جاتے ہیں کہ اس کے بھائی اور بیوی کے آپس میں ناجائز تعلقات تھے۔ جب مقتول ڈیوٹی سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو اس کے بھائی اور بیوی نے مل کر اس کا گلا گھونٹ دیا جنہیں بروقت گرفتار کر لیا گیا۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔

خانصاحب گبول کے خلاف دعوئے ازالہ حیثیت عرفی

کراچی ۴ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بھٹو نے خانصاحب گبول کے خلاف سب جج ٹھٹھے کی عدالت میں ہتک عزت کا دعوئے دائر کر دیا ہے واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ اسمبلی الیکشن کے دوران میں جب مسٹر بھٹو کیلئے حیدرآباد میں کام کر رہے تھے تو اس وقت خانصاحب گبول نے ان کو ایک خط لکھا تھا جس میں اپنے تئیں "خان بہادر" ظاہر کیا تھا۔

سینما کی سیر

اسٹار سینما۔ نانی فلم کمپنی کا شاہکار **آج کا الہ دین**۔ دوسرے کامیاب اور شاندار ہفتے کے طور پر چلایا جا رہا ہے اور پبلک کمال دلچسپی سے دیکھ رہی ہے۔ مسٹر منسر مدھر نے اس خوبی کے ساتھ پلاٹ کے واقعات پردہ فلم پر ملائے ہیں کہ ہر ذوق کا آدمی لطف اٹھا سکتا ہے۔ مس نورجہاں اور ماسٹر راج گنت اور رادھے واڈیہ نے اپنے کمالات دکھائے ہیں۔

امپیریل ٹاکیز۔ انگریزی زبان کا شہرۂ آفاق "طارزن عرف جنگل کا بادشاہ" نامی فلم جو ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں بھی مقبولیت عام حاصل کر چکی ہے۔ ۵ر اپریل سے دکھایا جا رہا ہے طارزن کے کمالات جنگلی جانوروں پر قابو پانا اور ان کی مدد سے اپنی محبوبہ کو ڈاکوؤں سے بچانا۔ آئیے اور پردہ فلم پر ملاحظہ فرمایئے

سلیمان خوجے کو سزائے موت

کراچی۔ ۴ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سلیمان خوجے کو ایک ہندو نارومل نامی کے قتل کے جرم میں ۹ر اپریل کو صبح پھانسی کی سزا دے دی جائیگی۔

ایک پارسی خاتون جھلس گئی

کراچی۔ ۳ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک پارسی خاتون جب کہ وہ کھانا کھا رہی تھی کپڑوں میں آگ لگنے کی وجہ سے جھلس گئی جسکو بروقت ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

امپیریل ٹاکیز

بالکل نیا
بندر روڈ کراچی
روزانہ دو کھیل
۶½ بجے شام سے
۱۰½ بجے رات تک

میٹنی شو
جمعہ۔ سنیچر
اور اتوار
شام کے
۳½ بجے

کراچی میں پہلی مرتبہ
فون نمبر ۹۲۳
انگریزی زبان کا جنگی
کارنامہ۔ رومان
اور حیرت انگیز [illegible]
[illegible]
طارزن
جنگل کا بادشاہ
جمعہ تاریخ ۵ اپریل ۱۹۴۶ سے شروع
طارزن کے حیرت انگیز کارناموں سے
کون ناواقف نہیں۔
جنگل کے
بھیانک درندوں پر
حکمرانی کرنا
اسی کا کام تھا۔
طارزن کا اپنی محبوبہ
کو ڈاکوؤں سے مقابلہ
اور درندوں کی
مدد سے
فتح پانا
خاص
جانوروں
کی
پردہ فلم پر ملاحظہ
فرمایئے

Yousaf Aziz Magsi Chair

صوبہ سندھ کے اہم اور دلچسپ حالات

بیوی کی حین حیات میں دوسری شادی کرنیکی ممانعت

ڈسٹرکٹ جج لاڑکانہ کا فیصلہ

لاڑکانہ ۔ ۳۰ مارچ ۔ مسٹر بہھداس سیوھداس کی اپیل کی سماعت ڈسٹرکٹ جج لاڑکانہ کے روبرو ہوئی ۔ وکلا کی تقریروں کے بعد فاضل جج نے فیصلہ کیا کہ اپنی بیوی کی حین حیات میں دوسری شادی نہیں کر سکتا ۔ مقدمہ کے واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ مسٹر نند کور نے اپنی بیوی کی حین حیات میں دوسری شادی کر لی چاہی تھی ۔ بیوی نے اس کے خلاف جائنٹ سب جج کی عدالت میں فریاد کی ۔ عدالت نے اس کے خاوند کے خلاف فیصلہ سنا دیا اس پر خاوند نے اپیل دائر کی ۔ اور وہاں بھی اس کی اپیل مسترد کر دی گئی ۔

شہدادکوٹ میں میونسپلٹی قائم کرنیکی ضرورت

شہدادکوٹ ۔ ۵ اپریل ۔ نامہ نگار کی اطلاع کے بموجب وہاں کی آبادی سات ہزار کے قریب انسانوں پر مشتمل ہے ۔ لیکن صفائی ۔ تعلیم اور دوسری ضروریات زندگی کا خاطرخواہ انتظام نہیں ۔ اس لئے یہاں میونسپلٹی کے قیام کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے ۔

جیکب آباد میں ہریجن بینک کے قیام کی تیاریاں

جیکب آباد ۔ ۱۳ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض مقامی قومی کارکن اس کوشش میں ہیں کہ وہاں ایک ہریجن بینک کی بنیاد ڈالی جائے ۔ بیرونی کارکن بھی اس سلسلے میں ان کا ہاتھ بٹا رہے ہیں ۔

سکھر برج کے دروازے بند کرنیکا نتیجہ

ضلع نواب شاہ کی فصلوں کو نقصانات

نواب شاہ ۔ ۲ اپریل ۔ سکھر برج کے دروازوں کو بند کرنے کے خلاف ہر چند زمینداروں نے زیادہ واویلا کیا ۔ لیکن کسی نے ان کی فریاد کان دھر کر نہ سنی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فصلات کو بہت بھاری نقصان ہوا ہے ۔ اس لئے اب انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ زمینداروں کو کچھ دن اور پانی دیا جائے ۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں یورپین کمپنی نے خاصہ فائدہ اٹھا لیا ہے ۔

ایک ہندو ... کے خلاف خون کا مقدمہ

... ۔ ۴ اپریل ۔ سیشن کورٹ میں ایک ہندو ... ایک مسلمان مسٹر ... کے خلاف خون کا مقدمہ چل رہا ہے کہا جاتا ہے کہ کسی جائیداد کے سلسلے میں یہ واردات عمل میں آئی ہے ۔

ایک مسلمان کا گھر جل گیا

دادو ۔ ۳ اپریل ۔ ایک مسلمان کے گھر میں اچانک آگ لگ گئی ۔ اگرچہ آگ پر قابو پا لیا گیا ۔ لیکن اس غریب کا سب کچھ جل کر خاکستر ہو گیا ۔ اور اب اس کی حالت نہایت ہی قابل رحم ہے اس لئے اس کی ہر طرح کی امداد کرنا ایک اخلاقی فرض ہے ۔

اسپیشل فورس والوں کی سینہ زوریاں

کئی غریبوں کو زدوکوب کیا گیا

جیکب آباد ۔ ۳ اپریل ۔ اطلاع ملی ہے کہ اسپیشل فورس والوں کی دراز دستیاں اور سینہ زوریاں آئے دن زوروں پر ہیں ۔ اس وقت تک وہ کئی غریب لوگوں کو وحشیانہ طریق پر زدوکوب کر چکے ہیں ۔ شہر پر ایک ہراس طاری ہے ۔ پولیس افسروں کو فوراً توجہ کرنی چاہئے ۔

سیوھن میں آگ لگ گئی

سیوھن ۔ ۳۰ مارچ ۔ کل کانگریس کے محلے میں یکایک آگ لگ جانے کی وجہ سے چاروں طرف خوف و ہراس پھیل گیا ۔ میونسپلٹی کا عملہ بروقت پہنچ گیا اور آگ بجھا دی گئی نقصانات کا اندازہ اب تک نہیں لگایا جا سکا ۔

جیکب آباد میں ہائی سکول کی زبوں حالت

جیکب آباد ۔ ۳ اپریل ۔ اطلاع ملی ہے کہ جیکب آباد ہائی سکول کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے ۔ صفائی اور مرمت کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے اور اگر اس طرف جلد توجہ نہ کی گئی تو ... ہے کہ ... سے عمارت ہی گر پڑے ... اور ... لوگوں ... اس کے نیچے دب ... میونسپلٹی کے ممبروں کو اس اہم اور ضروری کام کی طرف فوراً توجہ دینی چاہئے ۔

کراچی ریلیف فنڈ

کراچی ۔ ۵ اپریل تک کراچی ریلیف فنڈ میں دو ہزار چھ سو نوے (۲۶۹۰) روپیہ اب تک جمع ہوا ہے ۔ اور فراہمی چندہ کا سلسلہ بدستور جاری ہے ۔

موضع خاران پر ڈاکوؤں کا حملہ

کشمور ۔ معلوم ہوا ہے کہ موضع خاران پر بیس مسلح ڈاکوؤں نے رات کے وقت حملہ کر دیا ۔ موضع مسلمانوں کا تھا ۔ مسلمانوں نے بھی کھول کر مقابلہ کیا طرفین سے آدمی مجروح ہو گئے ہیں چند ڈاکو گرفتار ہو گئے باقی فرار ہو گئے ۔

سکھر کے باغات میں لوفروں کا اڈہ

سکھر ۔ گرمی آ رہی ہے اور اکثر شریف آدمی معہ عیال و اطفال شام اور رات کو باغوں میں تفریحاً جاتے ہیں ۔ لیکن آجکل اکثر باغوں میں لوفروں نے اڈے بنا رکھے ہیں ۔ جوا بازی ہوتی ہے ۔ اور ناچ رنگ کی محفلیں ہوتی ہیں ۔

حیدرآباد میں قومی جھنڈے کی سلامی

حیدرآباد ۔ پروفیسر گھنشام نے قومی جھنڈا بلند کیا اور اس کی سلامی اتاری گئی پروفیسر صاحب نے کہا کہ اس جھنڈے پر چرخے کا نشان کیوں ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے غریب طبقہ اور بیوہ عورتوں کو کمائی کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔ اگر اس پر باقاعدہ عمل کیا جائے تو ملک کی اکثر بیوہ عورتیں اور غریب آدمی روزی کی مشکلات سے چھٹکارا پا سکتے ہیں ۔

تور اغبرگی میں ڈاکوؤں کا چھاپہ

... ۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ ... مسلح ڈاکوؤں نے تور اغبرگی ... کر دیا اور بکریاں لے کر ... لیکن لیوی نے ان پر حملہ کیا ... گو کسی کو ... نہ آیا ۔ البتہ ... فرار ہو گئے ۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

رہنمایان بلوچستان کے مقدموں کے پوست کندہ حالات

ارکان اسمبلی کی مانند فارن سکرٹری کی بیخبری

(از قلم جوا ہر رقم مولانا یوسف بلوچستانی)

گذشتہ پرچہ میں حکومت بلوچستان کی روش کے خلاف بجٹ پر بلوچستان کے محسن حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون کی تحریک تخفیف کی تردید میں حکومت ہند کے پولیٹیکل سکرٹری مسٹر میٹکاف کے اظہارات قارئین کرام ملاحظہ کر چکے ہیں۔ ہم ہرگز حکومت کے اظہارات کو معرض بحث میں نہ لاتے اگر ہمارے ملکی مفاد کا تقاضا یہ نہ ہوتا کہ بلوچستان کے حالات روشنی میں آئیں تاکہ حکومت ہند کے ساتھ ساتھ اہل ہند بھی اندازہ لگا سکیں کہ نہایت ذمہ دارانہ طور پر جو سرکاری اظہارات اس محروم التفات خطہ کے متعلق کئے جاتے ہیں وہ بھی چونکہ وہاں کی حکومت کی اطلاعات پر مبنی ہوتے ہیں۔ جو کسی صورت بھی اصل حالات کے انکشاف کی روادار نہیں۔ اس لئے نہایت ہشیاری اور مہارت سے ملمع کئے ہوئے ہوتے ہیں جو خلاف حقیقت ہوتے ہوئے بھی حقیقت نما ہوتے ہیں۔ چنانچہ فارن سکرٹری کے حالیہ مختصر اظہارات کے دو جزو تھے۔ ایک تو پریس کے متعلق تھا اور ہم مشکور ہیں کہ صاحب موصوف نے گذشتہ تمام جوابات و اعلانات کہ وہاں ہر طرح سے تقریر و تحریر کی آزادی ہے کے علی الرغم تسلیم کیا کہ اس سے قبل وہاں یہ خفیف کشمکش یا اخبار کے وجود کو اس لئے برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ وہاں کے لوگ مشتعل ہو کر فساد کریں گے۔ مگر اب حکومت ہند کی مداخلت سے اس کا رویہ تبدیل ہو گیا۔ بالفاظ دیگر والیان بلوچستان کی ذہنیت کے متعلق صاحب موصوف کا سوء ظن دور ہو گیا۔ دوسرے وہاں کے سیاسی قیدیوں میر عبدالعزیز خان کرد اور خان عبدالصمد خان اچکزئی کے مقدمات سے متعلق تھا۔ ہمیں نہایت دلی رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صاحب موصوف کے بیان کا یہ حصہ بالکل خلاف حقیقت تھا۔ ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ یہ غلط فہمی نہ تو صاحب موصوف کی کسی بدنیتی کا نتیجہ ہے اور نہ ہی حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کا۔ بلکہ یہ یقیناً بلوچستان کے گنبد بے در کے حالات کے مقتضیات ہیں کہ حکومت ہند کے لئے بھی وہاں کے پس پردہ حقائق کا معلوم کرنا محال امر ہے۔ چنانچہ ہماری تازہ تحقیقات کی روشنی میں جسے ہم ابھی درج کریں گے فارن سکرٹری کے ان خیالات کی غلطی معلوم ہو جائیگی کہ عبدالعزیز کرد کا مقدمہ اگرچہ ریاست قلات سے متعلق ہے۔ مگر اس کے ساتھ وہاں کے مروجہ قوانین کی رو سے کوئی زیادتی نہیں ہوئی " اور میں نے حال ہی میں خان عبدالصمد خان اچکزئی کے مقدمہ کو غور سے دیکھا ہے۔ مگر اس کے ساتھ وہاں کے مروجہ قوانین کی رو سے کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہے۔ "نجات" کے گذشتہ پرچے میں خان موصوف کے مقدمہ کے کچھ حالات ہمارے نامہ نگار کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ جو اگرچہ نامکمل تھے۔ مگر اس سے ہمیں جدید تحقیق میں کافی امداد ملی۔ چنانچہ تازہ ترین حالات جو ہمیں ملے ہیں ان حقائق پر مبنی ہیں جو مقدمہ کے ریکارڈ پر موجود ہیں جسے ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم اصل حالات لکھیں یہ نکتہ حل طلب معلوم ہوتا ہے کہ سیاسی سیکرٹری صاحب کے بیان کے یہ الفاظ کہ " وہاں کے مروجہ قوانین " اپنے میں ایک جہان تاویل رکھتے ہیں۔ یعنی اگر ان مفروضہ قوانین سے وہاں کے حکام کی مرضی مراد لی جائے۔ جو در حقیقت اس وقت وہاں قوانین کے بجائے مروج ہے یا وہاں کے قرون مظلمہ کی یادگار ذہنیت رکھنے والے خود سر معتبروں کی رائے قرار دی جائے تو اس کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوگا جس کی نظیر موجودہ دنیائے تہذیب میں تمام تمدنیہ کی تواریخ کے سوا اور کہیں نہ ملتی ہو۔ اور اگر اس کا مقصد انڈین پینل کوڈ (قانون تعزیرات ہند) یا پروسیجر کوڈ (قانون سماعت عدالتہائے ہند) یا بدرجہ اقل سرحد کے سیاہ قوانین ہی لیا جائے تو ہم دعوے کیساتھ کہتے ہیں کہ فارن سکرٹری صاحب کے خیالات غلط اطلاعات پر مبنی ہیں۔

نمبر۱ خان موصوف کو جب پولیس نے گرفتار کیا تو اسے کوئی وارنٹ نہ دیا گیا بلکہ اس سے کہا گیا کہ پی۔ اے کو ئٹہ کا زبانی حکم ہے کہ آپ کو پشین لیجایا جائے نہ معلوم دفعہ ۴۰ سرحدی قانون کے تحت ملزم کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کا حق بلوچستان پولیس کو کہاں سے ملا۔

نمبر۲ پشین میں مجسٹریٹ کے روبرو کارروائی کے روز اول اس سے کہا گیا تھا کہ اگر آپ ایسی ضمانت دیں کہ آپ تا انفصال مقدمہ حدود تحصیل پشین سے نہ نکلیں گے۔ یعنی قلعہ پشین میں رہیں گے تو آپ کو رہا کیا جا سکتا ہے۔ تمام اہل دانش خیال کر سکتے ہیں کہ دفعہ ۴۰ قانون سرحدی (جس کے مجرم سے بعد ثبوت کے بھی صرف سہ سالہ ضمانت کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے) کے ملزم سے ایسے محدود ضمانت حاضری کا مطالبہ کیا معنی رکھتا ہے۔ اور یہ کس قسم کا مروجہ قانون ہے کہ اس ملزم کو جو بعد ثبوت جرم کے بھی ضمانت لیکر بعد لے آزاد کیا جا سکتا ہے قبل ثبوت جرم کے آزادی سے محروم کیا جائے۔ یہ ظاہر ہے کہ ملزم کا حاضر ضمانت پر رہا ہونا زیادہ تر صفائی کی سہولت کے پیش نظر ہوتا ہے اور خان موصوف کی ضمانت حاضری صرف اس لئے تھی کہ حوالات کی کوٹھڑی کی بجائے کسی اور کوٹھڑی میں اسی قلعہ کے اندر رہ سکے۔ اور اسے فارن سکرٹری باقاعدگی کا نام دیتے ہیں۔ مجسٹریٹ کا یہ حکم تحریری اور خان موصوف کا تحریری انکاری جواب کہ میں ایسی ضمانت نہیں دے سکتا مثل پر موجود ہے۔

نمبر۳ مثل پر خان موصوف کی ایک درخواست بنام پی۔ اے کوئٹہ موجود ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ میرے خلاف ابتداً زیر دفعہ ۴۰ قانون سرحدی استغاثہ دائر کیا گیا۔ اور اس دفعہ کے ماتحت کارروائی ہوئی۔ مجھ سے صفائی طلب کی گئی۔ جس کی بجائے میں نے اپنا تحریری بیان دیا۔ چنانچہ مجسٹریٹ اپنی رسمی رپورٹ میں لکھتا ہے کہ ملزم سے صفائی طلب کی۔ اور اسی رپورٹ میں آگے چل کر لکھتا ہے کہ مقدمہ کی کارروائی کے پیش نظر یہ مناسب ہے کہ الزام کا عنوان الزام تبدیل کر کے بجائے ۴۰ سرحدی قانون کے ۱۲۴ الف و دفعہ ۲ ضمن (۲) سرحدی قانون کر دیا جائے اور انڈین پروسیجر کوڈ کے رو سے مجسٹریٹ ملزم سے صفائی اس وقت طلب کرتا ہے جبکہ استغاثہ کے بیان اور ثبوتوں کے بموجب وہ ملزم پر فرد جرم عاید کر دیتا ہے اور عنوان الزام میں ہر قسم کی تبدیلی وہ فرد جرم عاید کرنے سے قبل کر سکتا ہے۔ مگر اس کے بعد اس کا یہ اختیار باقی نہیں رہتا۔ پس چونکہ میرے مقدمہ میں مجسٹریٹ مجھ سے صفائی طلب کر چکا یا بالفاظ دیگر فرد جرم عاید کر چکا تھا۔ زیر دفعہ ۴۰ سرحدی قانون اس لئے اس کو ہرگز حق نہیں کہ وہ عنوان الزام تبدیل کر سکے۔ لہذا میرے خلاف ۱۲۴ الف کا مقدمہ خلاف قانون ہے۔

نیز چونکہ استغاثہ کے ثبوتوں سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ میرے وہ مضامین بنائے استغاثہ میں شامل ہیں۔ جن میں بالفاظ واضح میں نے موجودہ مجسٹریٹ کے رسوائے عالم تباہ کن رویہ کے خلاف سخت نکتہ چینی کی ہے ملاحظہ ہو (مضمون اصلاحات بلوچستان) اس لئے انصافاً وہ اس مقدمہ میں غیر جانبدار منصف

Yousaf Aziz Magsi Chair

نہیں رہ سکتا اور میں اس امر کا ثبوت رکھتا ہوں کہ یہ مجسٹریٹ میرے ان نکتہ چینیوں سے متاثر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ یہ شخص سخت بے آئین ہے اور ہر وقت آئین و قوانین کے خلاف چلتا ہے۔ جس کا ثبوت اس کے اسی سرکاری رپورٹ کے ایک اس فقرہ سے ملتا ہے جہاں وہ لکھتا ہے کہ "دفعہ ۱۲۴ الف کے لئے اگرچہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری ضروری ہے۔ مگر بلوچستان میں اس کی ضرورت نہیں۔" اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے مقدمہ کی سماعت کسی غیر جانبدار اور آئین پسند مجسٹریٹ کی عدالت میں ہو۔"

اب کون شخص ہے جو خان موصوف کی مذکورہ بالا درخواست کو پڑھ کر بھی یہ فیصلہ نہ کرسکے کہ اس کے ساتھ کہاں تک انصاف ہوا ہے۔

اور کہاں تک بے انصافی اور بے قاعدگی۔ اور کیا اس کے یہ بیہودہ مطالبات یعنی غیر جانبدار عدالت اور باقاعدہ طریق سماعت۔ نہایت واجبی اور فطری نہ تھے اور [illegible] لیکن ان حقوق سے محروم کرکے بلوچستان کے خود سر حکام نے برطانوی انصاف کے بلند بانگ دعاوی کو عملاً نہ جھٹلایا۔ اس کے علاوہ اس درخواست [illegible] کے اس انصاف کش ای اے سی نے پی اے کورٹ کو بھیجا۔ [illegible] دوسرے دن خان موصوف کو پی اے کا ایک حکم سنایا جو [illegible] کیا گیا تھا کہ جہاں تک تبدیلی عدالت کا تعلق ہے وہ درست ہے۔ [illegible] مجسٹریٹ کا تو [illegible] سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقدمہ میری عدالت [illegible] ہے۔ خان موصوف کے سوال کرنے پر مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ یہ حکم اس لئے [illegible] آپ کی درخواست فون میں سنائی ہے اور انہوں نے فون ہی پر یہ جواب دیا۔

اب ہر شخص جسے خدا نے [illegible] سمجھنے کے لئے تھوڑی سی بھی بصیرت دی ہے۔ مجسٹریٹ مذکور کے [illegible] آئین پسندی یا با اصولی جو تقیینٹ بلوچستان کے نام کو [illegible] ظاہر و باہر ہو جاتی ہے۔ کیوں غلط ہے اگر ہم کہیں کہ خان [illegible] کی بجائے اپنے خیالات ہی مجسٹریٹ نے فون پر سنا دیئے [illegible] آئین پسندی یہی ہے کہ اہم سیاسی مقدمات کے [illegible]

اس حکم کے سننے کے بعد خان موصوف نے حسب ذیل درخواست پیش کی: "کہ دفعہ کی تبدیلی کے متعلق میری تسلی صرف آپ کے اس لکھنے سے نہیں ہو سکتی کہ یہ صحیح ہے۔ مہربانی کرکے اپنے اس دعوے کی تائید میں مجھے پرسیجر کوڈ کا کوئی حوالہ بتا کر مشکور کیجئے گا۔ یا مجھے موقع دیا جائے کہ میں اپنا دعویٰ کسی قانونی عدالت میں پیش کرکے ثابت کروں۔ رہا مجسٹریٹ تو اگرچہ یہ مقدمہ آپکی عدالت کا ہے۔ مگر مجسٹریٹ کے رویہ پر اس کا انحصار ضرور ہے۔ اس کی مثال بعینہ وہی ہے جو ایک سیشن کیس میں ابتدائی عدالت میں ہوتی ہے۔ اگر وہاں ملزم کو حق ہے کہ ابتدائی عدالت سے مقدمہ کا انتقال کرا دے یہاں بھی لازماً ہونا چاہیئے۔" ہمارے خیال میں ان واضح حقائق کے بعد خود نا [illegible] سیکرٹری کو بھی شبہ نہ رہا ہوگا کہ ابتدا سے خان موصوف کا مطالبہ آئین پسندی کا رہا ہے۔ مگر دوسری جانب سے آئین کو پس پشت ڈالا گیا ہے۔ اس درخواست پر دوسرے دن پی اے کورٹ نے خود [illegible] ذیل کا نادر شاہی حکم صادر فرمایا کہ ملزم نے کافی وقت ضائع کیا ہے اس لئے اگر وہ کل چھ بجے تک ان گواہان صفائی کی فہرست داخل نہ کرے جو موثر گواہی دے سکیں تو اسے جرگہ کے پیش کرکے فیصلہ حاصل کیا جائے جس کے جواب میں خان موصوف نے بیان دیا کہ جبکہ مجھے ابتدائی حقوق۔ غیر جانبدار عدالت اور باقاعدہ سماعت سے محروم رکھا گیا۔ تو تیسرے حق یعنی صفائی سے میں خود دست بردار ہوتا ہوں۔ یہاں تک تو ان حقائق کا ذکر تھا جو تحریری طور پر ریکارڈ پر موجود ہیں۔ جس کے لئے ہمارے بلوچستانی نامہ نگاروں کو سخت جانکاہی کرنی پڑی۔ کیونکہ ہم نے گذشتہ اشاعت میں لکھا ہے کہ اس مقدمہ کی نقول خان موصوف کے بھائی کو اپیل کے لئے بھی نہ دیئے گئے۔

اب ہم ان حقائق کو قلمبند کرتے ہیں جو اس مقدمہ سے متعلق ہیں۔ مگر ریکارڈ پر نہیں۔ ہم اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ مقدمہ کے شروع میں جب خان موصوف کو استغاثہ کا خلاصہ زبانی طور پر سنایا گیا تو اس نے مطالبہ کیا کہ "مجھے استغاثہ کی نقل دی جائے" جواباً مجسٹریٹ نے کہا کہ "میں ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں" اس نے کہا کہ "پورا استغاثہ تو سنایا جائے"

ناظرین

ہم نے پبلک کی عام ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی مندرجہ ذیل (۲) دوکانیں [illegible] اور خوش وضع اور دلکش بوٹوں کے ہر سائز کے پائدار زنانہ و مردانہ بوٹ [illegible] شوز اور سلیپر وغیرہ رکھے ہوئے ہیں اور ہر ایک سائز کا اونی و سوتی و ریشمی کپڑا ولایتی جاپانی [illegible] ہمارے ہاں سے بازار کے مقابل میں بکفایت دستیاب ہوسکتا ہے۔ تھوک کے دوکانداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ گھر بیٹھے بٹھائے آپ آرڈر کے ہمراہ اپنے پاؤں کا سائز بھی [illegible] کے مطابق نہایت اچھا مال بذریعہ وی پارسل وصول کر سکتے ہیں۔

۱۔ بوٹ اور شوز کی دوکان بالمقابل [illegible] کورٹ بندر روڈ کراچی (۲) بوٹ اور شوز کی دوکان عطار چوک کراچی نمبر (۳) کپڑے کی دوکان صراف بازار کراچی (۴) ہم نے نئی چال بازار کراچی میں ایک کمیشن ایجنسی کھول رکھی ہے جہاں کہ ہر قسم کی آمد و رفت اندرونی و بیرونی مال کی کمیشن کا کام نہایت معقول دیانتداری سے کیا جاتا ہے۔ آزمائش شرط ہے ایک دفعہ ضرور آزما کر مشکور کریں۔

پتہ

احمد موٹے اینڈ برادرس جنرل مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس۔ کراچی

ٹیلیفون نمبر ۷۶ — پوسٹ بکس نمبر ۲۰۲ — تار کا پتہ "گل بہار"

ملک اور قوم کی سچی خدمت

[illegible] ملکی ساختہ اشیا کی خریداری سے ہو سکتی ہے [illegible]

[illegible] مل سکتی ہیں۔

محمد عثمان دی حنیف فٹ ویئر سٹورس

صراف بازار کراچی

مشہور [illegible] ٹیلرنگ ہاؤس

جہاں اونی - سوتی - ریشمی وغیرہ کپڑے از قسم جراب - رومال - سوئیٹر - ٹائیاں - نفیس عمدہ اور بارعایت مل سکتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے ہاں ہر قسم کی سلائی کا کام بھی اچھی نرخوں پر اعلیٰ درجہ کا کپڑا تیار کرکے دیا جاتا ہے۔ آرڈر دیکر ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔

پتہ

[illegible] حبیب العبد اینڈ سنز ٹیلرز

[illegible] جنٹس مقابل کچہری

[illegible] ہاؤس [illegible] کراچی

Yousaf Aziz Magsi Chair

مگر مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ "میں ایسا کرنے کے لئے مجبور نہیں"۔ یہ ہے وہ آئین جس کا بڑے فخر کے ساتھ اعلان کر دیا جاتا ہے۔ حراست میں رکھے جانے کے بعد خان موصوف کو عام قیدیوں کی خوراک دی جاتی رہی۔ مگر چند دنوں کے بعد خان محمد ایوب خان کے پیشین جانے پر مجسٹریٹ نے اپنے خرچ کی اجازت دی تھی۔ مگر ایوب خان کے تشریف لے جانے کے بعد مجسٹریٹ نے خان موصوف کو کہلا بھیجا تھا۔ کہ اگر آپ درخواست کر دیں تو میں اپنے خرچ کی اجازت دوں گا مگر خان موصوف نے لکھا کہ میں اپنی ذات کے لئے درخواست نہیں کر سکتا۔ جس پر وہی معمولی خوراک جاری رہا۔ تا آنکہ خان موصوف بیمار ہوا۔ اور اس کے بھائی حاجی عبدالسلام خان نے جا کر مجسٹریٹ مذکور کو توجہ دلائی۔ مگر اس [illegible] شریف نے پھر بھی کہا کہ اگر وہ (عبدالصمد) ذاتی طور پر درخواست کرتا ہے میں ابھی منظور کرتا ہوں اور اگر آپ درخواست کریں گے تو میں پی اے کو بھیجوں گا۔ [illegible] خان نے درخواست دی جسے مجسٹریٹ مذکور نے [illegible] دیر کے بعد پی اے کو بھیجا اور خدا خدا کر کے ایک مہینہ اور چند یوم کی تکالیف اور بیماری کے بعد آئین پسند حکومت نے اس قیدی کو اپنی خوراک کی اجازت دی۔ ہم حیران ہیں کہ مسٹر [illegible] جیسا تجربہ کار افسر اگر اس کو واقعتاً لاعلم نہیں رکھا گیا ہے۔ کس طرح اس رپورٹ کو مطابق آئین کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس حقیقت پر کبھی پردہ نہیں ڈالا جا سکتا کہ تمام ہندوستان میں ۱۲۴ الف کے مقدمات جہاں تقریر کی جاتی ہے وہاں ہی چلائے جاتے ہیں۔ مگر یہ مقدمہ شاید اپنی نوعیت کا پہلا تھا کہ تقریریں تو ہوئیں کراچی۔ حیدر آباد کی پبلک کے سامنے مگر بغاوت کا اثر [illegible] خطرہ تھا بلوچستان کی حکومت کو۔ شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ ممکن ہے کہ ان تقاریر کے ساتھ خان موصوف کی اور مقامی تقاریر یا دیگر کسی [illegible] اس مقدمہ کے باعث ہوئی ہوں۔ مگر یہ شبہ اس وقت زائل ہو جاتا ہے [illegible] اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ تمام مقدمہ میں صرف تین پولیس سب انسپکٹر گواہ تھے۔ یعنی حیدر آباد سے سی آئی ڈی سب انسپکٹر جس نے حیدر آباد کی تقاریر کے نوٹ لئے تھے۔ کراچی کا سب انسپکٹر اللہ ڈینو سایا جس نے کراچی کی تقاریر کے نوٹ لئے تھے۔ اور منشی محمد صدیق سب انسپکٹر پولیس برانچ کوئٹہ جس نے ان مضامین کے کٹنگ پیش کئے جو خان موصوف نے پنجاب اور سندھ کے اخبارات میں لکھے تھے اور بس۔ غالباً بے محل نہ ہوگا اگر ہم اس مضمون میں حکومت کے اس بیان کی حقیقت واضح کر دیں جو اس نے مولوی شفیع داؤدی کے سوال کے جواب میں کہا تھا کہ عبدالصمد کو اگرچہ لے کلاس دیا گیا ہے۔ جرگہ کی سفارش پر اس کو مخصوص رعایات دی گئی ہیں"۔ بلاشبہ جرگہ نے اس کے ساتھ خاص سلوک کی سفارش کی تھی۔ مگر ہمیں آج تک یہ نہ معلوم ہو سکا کہ اس پر کیا عمل کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ خان موصوف کو کوئٹہ جیل سے منتقل کرتے وقت معمولی قیدیوں کا نہایت بد لباس پہنایا گیا تھا۔ بیڑیاں پاؤں میں اور ہتھکڑیاں ہاتھ میں پہنائی گئی تھیں۔ تھرڈ کلاس میں سفر کرنے کے علاوہ مچھ ریلوے اسٹیشن سے جیل تک پیدل سفر کرایا گیا۔ اس کے بعد بھی اس کے متعلق یقینی طور پر معلوم ہے۔ کہ وہ عام قیدیوں کا لباس پہنتے ہیں اور عام قیدی کی طرح بستر دیا گیا ہے۔ انہیں کمروں میں بند کیا جاتا ہے۔ جن میں عام قیدی رکھے جاتے ہیں۔ نہ انہیں گرمی کے موسم میں پنکھا دیا گیا ہے اور نہ سردی میں آگ جلانے کی رعایت ہے۔ جن دونوں چیزوں کی ضرورت مچھ میں پڑتی ہے۔ انکو ملاقات کا حق بھی صرف ایک بار تین ماہ کے بعد ہے۔ اور اسی طرح سہ ماہی کے بعد ایک خط لکھنے کو دیا جاتا ہے۔ جیسا عام اخلاقی قیدیوں کا دستور ہے۔ البتہ صرف خوراک قدرے بہتر ملتی ہے۔ مگر وہ اپنے وزن کے غیر معمولی گھٹ جانے کے سبب ہسپتال میں سے ملتی ہے۔ نہ بطور رعایت ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ اس جیل میں بعینہ وہی خوراک بعض دیگر اخلاقی قیدیوں کو بھی ملتی ہے۔ جس پر بھی کوئی رعایت نہیں۔ البتہ ایک خاص سلوک ان کے ساتھ رکھا گیا کہ اسے ابتدائی چھ مہینے سخت تنہائی میں بالکل تنہا رکھا جاتا رہا۔ اگر بقول "جیسی روح ویسے فرشتے" جیسا جرگہ ویسی اس کی سفارش کا اثر یہ تخصیص اگر جرگہ کی سفارش کا اثر ہے تو ہوگا۔ ورنہ ہمیں نہیں معلوم کہ جب لباس نہیں۔ رہائش نہیں خوراک نہیں۔ ملاقات اور خط نہیں تو وہ کونسی رعایت ہے جو اس بے اختیار مگر آلۂ کار جماعت کی سفارش پر اس کو دی ہے۔ اب شاید ان حقائق سے حکومت ہند اور ہندوستان کی پبلک کو اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کہ بلوچستان کی سرکاری خبروں کا پایۂ اعتبار کیا ہوتا ہے

اب ہم مختصر طور پر میر عبدالعزیز خان کرد کے مقدمہ پر توجہ دیتے ہیں۔ تاکہ حکومت بلوچستان کے ساتھ ساتھ وہاں کی ریاستوں کے بے بس سرداروں کی بے [illegible] اور تمام تر برٹش ایجنسی کے اشارہ چشم و ابرو پر کارکردگی معلوم ہو جائے

انگلستان میں ہندوستان!

شالامار رسٹورنٹ ۷ وارڈ ڈوور اسٹریٹ لندن (ڈبلیو ۱)

بزیر سرپرستی نواب محمد یوسف علی خان تکسی

ہندوستان کے انواع و اقسام کے بہترین۔ لذیذ۔ مرغن کھانے۔ ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ انگلستان میں ایسا خانہ ار۔ ارزاں نرخ اور تازہ مال کا ہوٹل نہیں مل سکتا۔ اس کی تعریف کیلئے صرف اس قدر کافی ہے کہ ایکدفعہ کا آیا ادھر نہیں گیا۔

The Shalamar Restarant
7 Wardan Street London (W1)

محمد رمضان ہوٹل
جونا مارکیٹ کراچی

سندھ کا مشہور و معروف ہوٹل۔ جہاں [illegible] کھانا صاف۔ تازہ اور بہترین پکا ہوا ہر وقت تیار رہتا ہے۔ نرخ نہایت [illegible] سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس ہوٹل کے تمام خدمتگار اور ملازم نہایت فرمانبردار ہیں ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ المشتہر منیجر

Yousaf Aziz Magsi Chair

انہیں گرفتاری کے بعد جب عدالت وزیر اعظم پیش کیا گیا۔ تو ان سے حاضر ضمانت کا بدیں نوعیت مطالبہ کیا گیا کہ جرگہ کے روبرو حسب الطلب حاضر ہوجائیں گے۔ ساتھ ہی الزام سنایا۔ (۱) سرداران ریاست کی توہین کا ارتکاب اور احکام کی ہتک عزت۔ (۲) اسبابیات میں دخل اندازی۔ جس پر میر صاحب نے جواب دیا تھا کہ اس الزام کے بموجب تو سردار میرے مدعی ہیں۔ اس لئے میں ان کے جرگہ میں پیش ہونے کے لئے ضمانت دینے سے انکاری ہوں۔ وزیر اعظم نے انہیں [illegible] جیل بھجوا دیا۔ جہاں سے نواب یوسف علی خان مگسی کی ضمانت پر انہیں ضمانت پر نکالا گیا۔ اب جرگہ میں پیش ہوئے اور تمام جرگہ نے انہیں [illegible] قرار دے کر ان کے جرم کی سزا صرف ایک اخباری مضمون تھا [illegible] ایک ہزار روپیہ یا قید کی سزا [illegible] ضمانت [illegible] کرنے کی [illegible] طلب کرتے وقت ہی بعض سرداروں نے کہا تھا کہ [illegible] فیصلے سے مطمئن نہ ہوں۔ جیل کر ان سے مشورہ [illegible] کا اس معاملے میں ہوئے ہے۔ [illegible] بلکہ معاملہ وزیر [illegible] قلات [illegible] عدالت کا تھا۔ مگر ان کا یہ خلک صرف [illegible] رہا۔ بلکہ [illegible] جرگہ نے [illegible] کا فیصلہ جناب پولیٹیکل ایجنٹ کے خلاف [illegible] ہے۔ اس لئے سرداروں کو پھر [illegible] کرانا پڑے گا۔

جہاں تک تو معاملہ [illegible] سے [illegible] طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ پولیٹیکل ایجنٹ قلات نے بعض سرداروں [illegible] کر کیا [illegible] سزا دی جا سکے۔ کیا یہی وہ باقاعدگی [illegible] کے

روبرو کر دیا جاتا ہے۔ سرداروں کی توہین کا نام دے کر قوم کے خلاف جاہل اور ناسمجھ سرداروں کو مشتعل کرنے کی کوشش کرنا اور جبکہ ان سے بھی وہ مشتعل ہوں اور میر صاحب کی پر ولولہ تحریر سے مجبور ہو کر اپنے وجدان کے منافی فیصلہ کرتے ہیں تو ان کے فیصلہ کو مسترد کر کے یا بعض کو بلا کر دوبارہ ان سے خلاف منشا فیصلہ حاصل کرنا۔ حالانکہ ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ پولیٹیکل قلات کا سرے سے ہی اس معاملہ کے ساتھ تعلق نہ تھا بلکہ یہ معاملہ وزیر اعظم قلات سے متعلق تھا۔ مگر جرگہ کا پہلا فیصلہ پولیٹیکل ایجنٹ کے حکم سے مسترد کیا گیا جو غیر قانونی تھا۔ یہ بے تمیزی یہاں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ آگے جیل کر اس کی شکل یوں مضحکہ خیز ہو جاتی ہے کہ میر صاحب کو مچھ کے مرکزی زندان میں منتقل کرنے کے ساتھ جو ایک انگریزی جیل ہے۔ ان کے ساتھ وارنٹ زیر دفعہ ۱۲۴ الف بھیجا جاتا ہے۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ دنیا کا وہ کونسا آئین ہے [illegible] مرضی [illegible] کے مطابق ناواقف مسٹر [illegible] مشکلات اس کا [illegible] ہیں۔ کجا ۱۲۴ الف کا مفہوم اور کجا توہین سرداران و ہتک حکام و دخل [illegible] یہ ظاہر ہے کہ دنیا کا کوئی قانون دان اس معمہ کو حل نہیں کر سکتا۔ سوائے بلوچستان کے بدنصیب باشندوں کے جو اپنے تلخ تجربات سے وہاں کے خطرناک [illegible] کے راز سے سمجھے ہیں (۱) اس طرح کہ چونکہ میر صاحب نے جرگہ اور سرداران کے روبرو نکتہ چینی کی ہے اس لئے وہ سرداروں کی توہین کے مرتکب ہوئے اور جرگہ کی نکتہ چینیاں حکام کے اشاروں پر حرکت کرتی ہیں۔ اس لئے ضمناً حکام کی ہتک کے بھی مجرم ہوئے۔ (۲) چونکہ میر صاحب نے ریاست کی وزارت کے متعلق ایک نہایت مفید تجویز پیش کی تھی۔ اس لئے کہ اگرچہ وہ بغاوت پھیلانے کا مرتکب نہیں ہوا مگر خود تو باغی ہوا۔ اس لئے وہ دراصل دفعہ ۱۲۱ کا مجرم تھا۔ مگر

مسلم کیپ ہاؤس
جونا مارکیٹ کراچی
ہمارے پاس ہر قسم کی ترکی صدر، کمال، انور اور [illegible] ٹوپیاں ہر نمونے کی نیز دہلی، مشہدی اور پشاوری لنگیاں ہر طرح کے اصلی اور نقلی کلاہ عمدہ اور بارعایت مل سکتے ہیں۔
نوٹ: سفر مقامی تجارت ایک ثلث قیمت پیشگی بھیجا ہم سے مال منگا سکتے ہیں

بواسیر کا پرانا [illegible]
ہمارے یہاں خصوصاً پرانا امراض جیسا کہ سوزاک، آتشک، نامردی، سستی، جریان، جلن، درد گردہ، مثانہ، یرقان، تلی، طحال، ذیابیطس کی مجرب نسخوں سے علاج کیا جاتا ہے۔
حقیقت آپ کے ساتھ ایک [illegible] کا ٹکٹ روانہ کریں، مکمل دوائی ارسال کی جاوے گی۔
قیمت میں کافی رعایت رکھی گئی ہے۔ ایک بار ضرور آزمائیں۔
پتہ
حکیم ٹیپ چند مالک و منیجر
پنجابی دواخانہ
جونا مارکیٹ کراچی

قیمت صرف ۸ر
جیل کوہ
از [illegible]
[illegible] تیار ہے
[illegible] صفحات پر مشتمل ہے مصنف کی تصویر بھی ہے۔ [illegible]
پتہ
دفتر نجات مہارا شٹر روڈ کراچی

Yousaf Aziz Magsi Chair

یہ رعایت دے کر انہیں دفعہ ۱۲۳ الف کا مجرم رکھا گیا۔ اس دلچسپ الٹ پھیر کا یہاں ہی خاتمہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ وارنٹ قید ۵ سال پولیٹیکل ایجنٹ کی جانب سے تھا۔ کچھ دنوں کے بعد وزیر اعظم صاحب نے تین سال قید کی اس دفعہ کے ماتحت وارنٹ بھیج دیئے۔ اب یہ میر صاحب کی خوش قسمتی تھی کہ اس نئے وارنٹ پر بھی وہی دفعہ تھا۔ اس لئے جیل کے حکام کی توجہ تحقیق کی طرف گئی اور وہاں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ پہلا وارنٹ غلط ہے اور دوسرا صحیح۔ ورنہ اگر یہیں وزیر کے وارنٹ میں کوئی اور فرضی دفعہ رکھ دیا جاتا تو جیل کے افسر ہر دو سزاؤں کے علیحدہ علیحدہ محسوب کرنے پر مجبور تھے۔ کیونکہ علاقہ غیر دوکھا نہ تھیں۔ اور اس طرح میر صاحب محض حسن و اتفاق کی بدولت باقاعدگی کا [illegible] کے چکر میں آکر تین سال کی بجائے آٹھ سال سزا کاٹنے سے بچ گئے۔ یہ امر خالی از دلچسپی نہیں کہ جب دوسرے دن جرگہ نے فیصلہ کیا۔ تو یہ متفقہ نہ تھا ایک طرف خوشامد پسند اکثریت نے فیصلہ کیا تھا کہ ۵ سال قید سخت کی سزا [illegible] دوسری جانب سنجیدہ اور معقول اقلیت اگرچہ دب تو یہ بھی گئے تھے (فیصلہ [illegible]) [illegible] وزیر اعظم صاحب اپنے آخری حکم میں اپنے آپکو مجبور پاتے ہیں کہ اکثریت کا ساتھ دیں۔ لیکن کمال مہربانی سے سزا کو پانچ سال کی بجائے تین سال [illegible] کر دیتے ہیں۔ افسوس اس امر سے کوئی دریافت کرنیوالا نہیں کہ یہاں جمہوریت پسند [illegible] اکثریت کا ساتھ دینے والا صاحب اس وقت کیوں منہ میں گھنگنیاں ڈالے [illegible] جبکہ پولیٹیکل ایجنٹ قلات یا کسی قانونی حق کے اس جرگہ کے [illegible] جرگہ تھے اس اکثریت کو اس غلط فیصلہ کے لئے مجبور کر رہا [illegible] مقدمات کے متعلق یہ صرف وہ بے آئینیاں ہیں جو کہ اول تو [illegible] موجود ہیں اور دوم ایک پیشہ ور ماہر اچھی وکیل کی نکالی [illegible] کوئی عدالت ہے ہی نہیں۔ جرگہ ہی جرگہ ہے۔ [illegible] غیر ملکی باشندوں کے لئے عدالتیں۔ وکیل اور ہر طرح کا [illegible] ہے۔ باشندے اس سے محروم ہیں کیونکہ سرحدی قانون [illegible] ہر دفعہ کا یہ خاص تاثیر ہے کہ جب یہ بھی چسپاں ہو گیا۔ وہ وکیل اور اپیل کے حق سے محروم ہو جاتا ہے اور اس قانون کا ایسا بے جا استعمال ہوتا ہے کہ [illegible] سو فیصدی ملکی افراد کے مقدمات میں اس کی کسی دفعہ کو ضرور لگا دیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح وہ وکیل اپیل اور عدالت کے حق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور جرگہ کے رحم پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ اور صرف اسی غرض کے لئے خان موصوف کے مقدمہ میں دفعہ ۱۲ (۲) ۱۲۴ الف پر مستزاد کیا گیا تھا۔

ان حالات کے پیش نظر ہم حکومت ہند کے ممبروں، وادا آئین اسمبلی اور ہندوستان کی عام پبلک سے کہتے ہیں کہ ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

آئندہ بھی سرکاری بیانات کا بلوچستان کے متعلق آنکھیں بند اعتبار کیا کریں۔ جتنا کہ اس معاملہ میں اسمبلی کے ممبروں نے کیا۔ کیونکہ ہم مجبوری کے ساتھ کہتے ہیں کہ حکومت ہند کے ممبر بھی اسی طرح لاعلم ہیں۔ جس طرح سے کہ آپ ہیں۔

غیر ملکی ملازم بھرتی کرنے کے مضرت رساں نتائج

ریاست قلات کے ہزاروں روپے ہضم

[illegible]

ریاست قلات میں غیر ملکی ملازموں کے دست برد سے جہاں ملکی لوگوں کے حقوق ملازمت پامال ہیں۔ وہاں یہ لوگ رعایا اور حکومت ریاست کے لئے مار آستین ثابت ہوئے ہیں۔ غریب اور بے بس رعایا کے ساتھ ان کی بدسلوکی اور رعونت شعاری کے بے پناہ مظالم حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ حتیٰ کہ سرشتہ حکومت یعنی محکمہ وزارت عظمیٰ کے دفتر میں بھی یہ لوگ بڑی دیدہ دلیری سے ایک درخواست پردہ در تین تین روپے ناجائز طور پر لے رہے ہیں۔ اہل مقدمات سے جنگ [illegible] مٹھائی کے نام پر [illegible] ان کی نذرانہ [illegible] نکالتے ہیں اور [illegible] سے بات کرتے ہیں۔ اگر کوئی سائل غریب ہو اور کچھ نہ دے سکے تو اکثر لوگ اس غریب کو ماں۔ بہن اور عورت کی خبر ناک گالی دیکر دفتر سے دھکیل کر نکال دیا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ ان کی چیرہ دستیاں اس حد تک پہنچ گئی ہیں کہ اب حکومت ریاست [illegible] خیانت کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں [illegible] کا اکیس ہزار روپیہ [illegible] غیر ملکی ملازم میاں عبدالرحمن اور نور محمد [illegible] صاحبان [illegible] میں غبن کیا ہے۔ [illegible] پہلا غبن نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے اس سے پہلے بھی ریاست کو دل کھول کر لوٹا ہے۔ اور صاف اُڑا لے گئے ہیں۔ گیلا رام۔ نائب توکل چند۔ نائب قادر بخش۔ قائم علی جانشین۔ چودھری محمد حسین جانشین۔ ناظر جمال الدین۔ نائب اسد داد خان۔ مقبول حسین محاسب۔ منشی نظیر چند۔ منشی سرفراز خان۔ منشی غلام محی الدین اور منشی مظفر حسین وغیرہ

بیسیوں غیر ملکی ملازموں نے اس سے پیشتر ریاست کے کروڑ ہا روپیہ اور املاک کا ہزاروں روپیہ غبن کیا۔ رشوتیں کھائیں اور آخر میں فرار ہو کر چلتے بنے۔ سوائے اسد داد نائب اور مقبول حسین محاسب اور ایک دو دوسرے مجرموں کے کسی کو بھی ریاست مواخذہ میں نہ لا سکی۔ باقی سب گرفتار ہونے سے پہلے محکمہ وزارت عظمیٰ کے غیر ملکی ملازموں کی طرف سے راز دارانہ اطلاع پا کر خاموشی سے اسٹیشن پر پہنچے۔ اور ٹکٹ لے کر گھر چلتے بنے۔ جیسے پیچھے ریاست دیکھتی رہ گئی اگر یہ لوگ ملکی ہوتے تو کون کہہ سکتا ہے کہ ان کو دیدہ دلیری کے ساتھ غبن اور خیانت کی جرأت ہو سکتی تھی۔ یا اگر کوئی ملکی ایسی جرأت کر بھی لیتا تو ملکی ہونے کی وجہ سے کہاں فرار ہو سکتا تھا۔ الغرض ریاست کے ملازموں کا غیر ملکی ہونا ہمیشہ نقصان کا باعث بنتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی نقصان اور تکلیف کا باعث بنتا رہے گا۔ ہم اپنے سابقہ تجربات کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان [illegible] خائنوں کو حکومت ریاست نے بروقت حراست میں نہ لیا تو یہ بھی فرار ہو کر نکل جائیں گے۔ اور ریاست کے انتظام پر برا اثر پڑے گا۔

ہمیں تعجب آتا ہے کہ مسٹر [illegible] جیسے ایک [illegible] وزیر اعظم نے اکیس ہزار کے [illegible] بڑے غبن کے مجرموں کو [illegible] ضمانت کے کس طرح آزاد چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ عام دستور ہے [illegible] حراست میں لے لیا جاتا ہے [illegible] جیسا کہ حال ہی میں نائب [illegible] ہوشیاری سے [illegible] منشی سرفراز [illegible]

ہجوم میں زیر حراست لے لیا ہے۔ یہ معاملہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اس کے ملزموں کو آزاد چھوڑا جائے۔ اگر وہ ابھی تک فرار نہیں ہوئے تو حفظ ما تقدم کے طور پر وزیر اعظم کا فرض ہے کہ ان کو زیر حراست میں لے لیں تاکہ ان کو فرار کا موقع نہ مل سکے۔

اس سلسلہ میں ہم حکومت ریاست کو منشی عبدالرحمن ملازم کی گزشتہ شرمناک [?] کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں کہ جب کہ [illegible] جلال الدین کے عہد وزارت میں [illegible] کا بیٹا اہم تھا۔ اس نے [illegible] رعایا سے [illegible] کئی ہزار روپیہ وصول کئے خورد برد کر لیا تھا۔ اور ریاست کے خزانہ [illegible] بھی داخل نہ کی تھی۔ رعایا کی عدم تعلیم یافتگی سے اس نے فائدہ اٹھایا [illegible] رسیدیں دے دی تھیں [illegible] کے ملازمت سے مستعفی ہو [illegible] رعایا نے نیابت مستونگ میں پیش کیں۔ مگر نیابت نے یہ عذر پیش کر کے ان رسیدات کو مسترد کر دیا کہ یہ رسیدیں سرکاری طور پر باضابطہ جاری نہیں ہوئیں۔ چونکہ ملزم نے چالاکی کر کے اپنے [illegible] نکال لیا تھا۔ اس لئے ریاست کو رعایا سے دوبارہ مالیہ وصول کرنا پڑا۔ اس نے پھر ملازمت کے اس نئے دور میں غالباً پھر اسی چالاکی کا اعادہ کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شخص عادی جرائم پیشہ ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ غیر ملکی پیشکاران محکمہ وزارت عظمیٰ نے ریاست کے نو وارد اور حقائق سے لاعلم انگریز وزیر اعظم کو تاریکی میں رکھتے ہوئے اس مشہور خیانت کار منشی کو جونیئر ہونے کے باوجود جانشین جیسی ذمہ وار افسری پر ترقی دلائی۔ اسی طرح دوسرا ملزم ملا نور محمد بھی ایک جونیئر منشی ہے۔ جسکو غیر ملکی پیشکاروں نے محکمہ مالیات کے صدر محاسب کا اہم ترین منصب ترقی پر دلایا ہے

محکمہ وزارت عظمیٰ کے ان غیر ملکی پیشکاروں نے اس کے علاوہ دوسرے معاملات میں بھی وزیر اعظم صاحب کو بہت سے دھوکے دیئے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں منشی اصغر علی داروغہ مستونگ کو جانشینی پر ترقی دلائی گئی ہے۔ جو نہایت جونیئر اہلکار ہے اور سابق وزیر اعظم نواب گل محمد کی بیجا مہربانیوں سے ایک دفعہ علاقہ مستنگ کا نائب بھی مقرر ہوا تھا مگر رعایا کی پے در پے شکایات پر نیابتی سے معزول ہو کر واپس آیا۔ اگرچہ اس کے خلاف بظاہر کوئی ثبوت نہیں ہے۔ مگر یہ ایک سخت خطرناک سازشی آدمی ہے۔ اور ہرگز قابل اعتماد نہیں ہے۔ ریاست کا سب سے زیادہ وفادار [illegible] اخلاص مند اور دیانتدار افسر مولانا محمد شفیع صاحب مستونگی [?] قلات اس ذات شریف کی تمام کارستانیوں سے باخبر ہیں۔ جن کو سر [illegible] شاہ سابق وزیر اعظم [illegible] کی ریشہ دوانیوں اور عام حالات [illegible] کڑی نگرانی رکھنے کا خاص [illegible] تھا۔ اگر موجودہ وزیر اعظم [illegible] کی اصلی [illegible] پوزیشن [illegible] صاحب [illegible] نائب [illegible] سے اس کی [illegible] ہو سکتی ہے۔ اور وزیر اعظم صاحب بھی [illegible] طرح سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کی ناواقفیت سے ناجائز فائدہ اٹھا [illegible] ان کے غیر ملکی پیشکاروں نے کس طرح اس امر کا اندازہ لگانے کے ساتھ آپکو اس حقیقت پر بھی ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ یہ لوگ کس حد تک ریاست کے حق میں غیر مفید اور نقصان رساں ثابت ہوتے جاتے ہیں۔ یہ ایک ظاہر بات ہے کہ آپ ریاست قلات میں ایک بالکل نئے حاکم ہیں۔ اور آپ کے گرد و پیش مرکزی دفتر کے تمام پیشکار پرانے اور بے کے خرانٹ اور گرگان باران دیدہ ہیں۔ جن کے چال چلن اور رویہ کا

آپ کو کوئی تجربہ نہیں ہے۔ یہ لوگ نہ تو آپ کے ذاتی خیر خواہ ہیں اور نہ ریاست کے وفادار ہیں۔ ان کا نصب العین صرف اپنا الو سیدھا کرنے تک محدود ہے یا اپنے بھائی بندوں کو ملازمت اور ترقی دلانا ان کا انتہائی مقصد ہے اور اس لئے ان کو جب بھی موقع ملتا ہے۔ یہ آپ کو دھوکہ دیکر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں اور مستحق ملکی ملازموں کو آگے بڑھنے نہیں دیتے۔ بلکہ ان بیچاروں کے حقوق کو پامال کرتے جاتے ہیں۔ اگر آپ پوری تحقیقات کریں تو آپ پر یہ حقیقت اچھی طرح روشن ہو سکتی ہے۔ کہ عبدالرحمن - نور محمد اور اصغر علی جیسے ناقابل اعتماد جونیئر غیر ملکی ملازموں سے زیادہ حقدار ریاست کے اپنے وفادار تجربہ کار ملکی ملازم موجود ہیں۔ مثلاً مرزا عرفان اللہ صاحب محاسب - منشی خدا بخش - قاضی ظفر احمد - مرزا نذیر محمد - منشی عبد المنان - سید عبدالرحمن شاہ - جمعدار میر بہرام خان - جمعدار میر داؤد محمد - جمعدار میر محمد صادق - ملک محمد حسن خان خواجہ خیل - منشی محمد حسن جمعیت زئی - منشی نیاز محمد - منشی غلام محمد خان - ملک فیض محمد خان - منشی بخشا خان خوندزادہ - منشی عبدالمجید مری - منشی [illegible] خان - منشی گل [illegible] خان عزیز [illegible] ملکی اہلکار موجود ہیں۔ جو [illegible] علاوہ ہر طرح لائق اور [illegible] اور ان کی انتظامی قابلیت عبدالرحمن [illegible] کے مقابلہ بڑے بڑے تجربہ [illegible] سے بھی کسی طرح کم نہیں ہے۔ یہ ہمارا صرف زبانی دعوے نہیں ہے [illegible] ہم اس کی آزمائش میں بھی [illegible] کو ہم تیار ہیں آمادہ ہیں۔ اگر [illegible] آزمانا چاہے تو ملکی ملازموں کو غیر ملکیوں کے مقابلہ میں مختلف نیابتوں کا انچارج افسر مقرر کر کے ان کی انتظامی قابلیت حسن کارکردگی اور دیانتداری کا عملی

تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ ملکی ملازم خدا کے فضل سے ۹۹ فیصدی کامیاب ثابت ہونگے۔ اور حکومت کے لئے حقائق کی روشنی میں یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ کہ ریاست کے لئے بہتر وفادار اور مفید کار ملازم ریاست کے اپنے باشندے ثابت ہو سکتے ہیں یا غیر ملکی لوگ۔ ہم نے یہ اپنی استدعا بارہا حکومت ریاست تک پہنچائی ہے مگر افسوس ہے کہ ہماری کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ اور ہر ایک موقع پر لائق ترین ملکی حقداروں کی حق تلفی کر کے نااہل غیر ملکی ملازموں کو ترقی دلائی جاتی ہے۔ ہم اس حقیقت کی دوبارہ وضاحت کرتے ہیں کہ وزیر اعظم صاحب بذات خود ابھی تک ناواقف ہیں۔ جنکی حق تلفی ہو رہی ہے۔ وہ آپ کے غیر ملکی پیشکاروں کی طرف سے ہو رہی ہے۔ جو کہ خدمات کو پیش کرتے وقت ملکی مستحقین کے حقوق پر پردہ ڈالکر ملا نور محمد اور اصغر علی جیسے ناکارہ غیر ملکی جونیئر ملازموں کو ترقی دلاتے ہیں جنکی پہلی پردہ دری قدرت کی طرف سے کہیں ہزار روپے کے غبن و خیانت کی صورت میں ہوئی ہے۔ یہ تو صرف محاسبی پر ترقی پانے کا صلہ تھا جو انہوں نے ریاست کو دیا۔ اگر کچھ دن کو جانشین اور صدر محاسبی پر بھی فرصت نصیب ہوتی تو انہوں نے بہت جلد ریاست کا دیوالیہ نکلوا دینا تھا۔

ایک طرف تو یہ حال ہے کہ غیر ملکی ارباب اختیار اپنے غیر ملکی بھائی بندوں کو جانشین اور صدر محاسب کے [illegible] منصب پر ترقی دلا رہے ہیں۔ دوسری طرف سے بے کس اور مظلوم ملکیوں کے ساتھ یہ ظلم ہوتا ہے کہ سادات مستونگ کے [illegible] سید آغا میر احمد شاہ [illegible] لیاقت و دیانت کے با [illegible] کر کے فارغ کر دیا گیا [illegible]

ہم اپنے [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

کیکشیلڈ صاحب کے اس جذبہ لطیف سے
جو ہر ایک انسان کے دل میں [illegible]
علاقوں کی ہمدردی میں مجروح کیا ہے۔
پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر کب تک ہمارے
ساتھ اس [illegible] حق تلفی کا سلسلہ
رکھا جائے گا۔ اور کب تک ہم اپنی قابلیتوں
کے باوجود نا اہل اور خیانت کار غیر ملکی
[illegible] کی فرض شناسیوں پر قربان کئے
جاتے رہیں گے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ
[illegible] قومی وارث اعلیٰ حضرت خان
[illegible] کے سامنے باوجود بے کسی و [illegible]
[illegible] کا لقمہ بنایا
جا رہا ہے۔ [illegible] تک

دیکھتے رہیں گے کہ ہمارے لائق اور ہونہار
نوجوان وطن تو نان شبینہ کیلئے محتاج
ہوں اور غیر ملکی نالائق اکیس اکیس ہزار
روپے ہر ماہ کس طرح ہضم کر جاتے ہیں!
آخر کیا وجہ ہے کہ ہم کو اپنے وطن کی خدمت
اور ایمانداری سے خدمت کا موقع نہیں
دیا جاتا! کاش کہ وزیر اعظم صاحب
اپنے غیر ملکی مشیروں کی دھوکہ بازیوں [illegible]
آئندہ بچنے کی فکر کریں اور ان خود غرض
رضاکاروں کی بجائے شریف، دیانتدار اور
ریاست کے خیرخواہ افسروں کو اپنی خوشی پر
نامزد کریں اور ملکی [illegible] کے زخمی دلوں
پر مرہم لگا سکیں

قبیلہ کرد کی اکثریت سردار میر یار محمد خان کے حق میں

حکومت کو قومی فیصلہ کا احترام کرنا چاہئے

مولانا ابوالفارس [illegible] کی [illegible] تصریحات

خان بہادر سردار میاں خان ایم بی ای
سردار کرد کی فوتیدگی سے قبیلہ کرد میں اپنے
آئندہ سردار کے متعلق پیچیدگی پیدا ہو
گئی ہے۔ اس پیچیدگی کی ابتدا دراصل
مرحوم سردار کی حیات ہی میں ہوئی تھی جبکہ
انہوں نے اپنی بیماری اور کمزوری کی وجہ سے
[illegible] سرداری کے انجام
دینے سے معذور پا کر قبیلہ کرد کی خواہش
پر اپنے بیٹے میر یار محمد خان کو اپنا قائم مقام
مقرر کر دیا تھا۔ مگر جب یہ مسئلہ جرگہ
سرداروں کے سامنے پیش ہوا تو جرگہ کے
قدامت پسند سرداروں نے قبیلہ کرد اور
سردار قوم کے فیصلہ کو صرف اس لئے
مسترد کرنے کی سفارش کی کہ میر یار محمد خان
سردار کرد کا بڑا بیٹا نہیں ہے۔ اس بنا
پر جرگہ نے رائے دی کہ میر یار محمد کی بجائے
میر محمد یعقوب خان کو سردار کرد کا قائم مقام
مقرر کیا جائے جو سب سے بڑا بیٹا ہے
مگر قبیلہ کرد کی اکثریت نے جرگہ کے اس
فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار کیا اور جرگہ
[illegible] کہ میر محمد یعقوب کے کام اور [illegible]

[illegible] کی [illegible] نہیں ہے
[illegible] طور [illegible]
اپنے شخص کو [illegible]
نہیں ہے جس پر قوم کو [illegible] ان
وجوہات پر قبیلہ کرد نے [illegible]
کے مطابق جمع ہو کر اپنے قومی فیصلہ [illegible]
بنا پر میر یار محمد خان کی دستار بندی
کی رسم عمل میں لانا چاہا۔ مگر قبیلہ
کے ایک معتبر میر حاجی خان نامی نے
قومی فیصلہ سے اختلاف کر کے میر یار محمد
کی دستار بندی نہ ہونے دی۔ اسکے
بعد سردار میاں خان کا انتقال ہو گیا تو
قوم کی اکثریت نے جمع ہو کر میر یار محمد خان
کو اپنا باقاعدہ سردار منتخب کر لیا۔ اور
حکومت کو تار کے ذریعہ اطلاع دی۔
دوسری طرف سے میر حاجی خان نے
اپنے طائفہ کی طرف سے میر یعقوب خان
کی دستار بندی کی رسم ادا کی ہے اور اسکی
بھی حکومت قلات کو تار کے ذریعہ اطلاع
دی ہے۔ اگرچہ ابھی تک حکومت نے کوئی
فیصلہ نہیں کیا اور معلوم نہیں کہ حکومت کی

پالیسی کیا ہو گی۔ مگر ہم حکومت کو بتلا
دینا چاہتے ہیں کہ بلوچستانی قبائل
کے واسطے لے دے کے صرف یہی ایک
حق باقی بچا ہوا ہے کہ اپنے نیک دیدہ
کے [illegible] سردار کا آزادانہ انتخاب
عمل میں لایا کریں۔ جہاں تک حکومت
کی گذشتہ پالیسی کا تعلق ہے ہم
تسلیم کرتے ہیں کہ بلوچی قبائل کے اس
جمہوری حق کی پوری حفاظت ہوتی
رہی ہے۔

مثلاً سردار کریم بخش خدرانی کو
اس کی قوم کے مطالبہ پر معزول کر کے
میر حبیب خان کو سردار بنایا گیا۔ اسی
طرح جب سردار گل محمد خان [illegible] کے
خلاف ان کی قوم کو شکایت پیدا ہوئی
تو ان کو معزول کر کے قوم ہی کے فیصلہ
پر نواب محمد یوسف علی خان کو سردار
منتخب کیا گیا تھا۔ علیٰ ہذا القیاس نواب
خیر بخش مری کی ذاتی خواہشات کے
خلاف قبیلہ مری کے قومی فیصلہ کا
احترام کر کے حکومت نے میر اسعد
خان کو سردار بنانے کی بجائے نواب
میر اسد خان کو مری قوم کا سردار
مقرر کیا تھا۔ اور جب نواب میر اسد خان
نے وفات پائی تو حکومت نے مری
قوم کی آئندہ سرداری کا مسئلہ پھر
مری قوم کی [illegible] کے سپرد کر دیا [illegible]
[illegible] ایک ایسا
[illegible] بھی حکومت
کے [illegible] کیا۔ [illegible] کہ قلات
کے دو [illegible]
میر اعظم جان کی [illegible]
تاج و تخت کے وارث [illegible]
اہل ملک کی [illegible] سے [illegible] کیا
گیا تھا۔ پس کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ
قبیلہ کرد کو اپنے سردار کے معاملہ میں
اس آزادانہ انتخاب کے دوامی حق سے
محروم کیا جائے۔ جس کی گواہی تاریخ
میں بھی [illegible] ایسی مثالیں موجود ہیں
کہ ایک سردار کے نالائق ہونے پر نہ
صرف اس کو سرداری سے معزول کیا

گیا ہے بلکہ اس کے تمام خاندان کو محروم
کر کے دوسرے کسی قابل اعتماد اور
لائق ہستی کو سردار منتخب کیا گیا ہے
اور دربار قلات [illegible] اس کی تصدیق
کرتا رہا ہے۔ مثلاً حاجی زئی، علیلی زئی
حیدر خان زئی وغیرہ خاندان کے
نالائق ہونے کی وجہ سے قبیلہ کی
سرداری یکے بعد دیگرے ایک خاندان
سے دوسرے خاندان میں قوم کے فیصلہ
سے منتقل ہوتی رہی ہے۔ [illegible]
سردار حیدر خان کی معزولی کے بعد
قبیلہ کرد کی سرداری موجودہ [illegible]
خاندان میں قوم کے فیصلہ اور دربار
قلات کی منظوری سے منتقل ہوئی۔
یہ مثال اس بات کا بین ثبوت ہے
کہ سرداری اور بالخصوص قبیلہ کرد
کی سرداری کسی کی ذاتی میراث نہیں
ہے کہ باپ کے بعد خواہ مخواہ بڑے
بیٹے کو سونپ دی جائے۔ بلکہ
اس امر کہ وہ قابل بھی ہے یا نہیں۔
اور قوم کو اس پر اعتماد بھی ہے یا نہیں؟
کسی کی میراث ہونے کی بجائے سرداری
خالص قومی منصب ہے جس کا مستحق صرف
وہ شخص ہو سکتا ہے جس کی لیاقت و
قابلیت، قوم پروری اور دیانتداری
پر قوم کو اعتماد ہو۔ چونکہ قبیلہ کرد کو
میر یعقوب خان پر ایسا کوئی اعتماد نہیں
ہے۔ بلکہ گذشتہ تجربات کی بنا پر
قبیلہ اس سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو چکا
ہے۔ پس یہ صریح بے انصافی ہو گی
اگر قبیلہ کرد کی اکثریت کا فیصلہ صرف
اس لئے رد کیا جائے کہ قدامت پسند
سرداروں کا جرگہ یا قبیلہ کا ایک طائفہ
[illegible] مخالفت کرتا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے
[illegible] معاملے سے کیا تعلق ہے۔
[illegible] دیانتداری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہ معاملہ صرف قبیلہ [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

Regd No. K 610

رجسٹرڈ ایس نمبر ۶۱

اس دورِ مستبد سے وطن کو نجات دے — تو اپنی جان کھیل کر اس کو حیات دے

نجات

مدیر مسئول
غلام محمد ... خان

دبیر خصوصی
... نکوی

مدیر معاون

سندھ اور بلوچستان کا واحد اور کثیر الاشاعت

جلد ۱ | کراچی ... ۹ محرم ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء | شمارہ ۲۰

خونِ جگر کی چند بوندیں

وطن کی بیکسی پر کیوں نہ رونا زار زار آئے — کہ اب شورش کشتوں میں سرفشکوں سے بہار آئے
یہ قومی کام ہے یاں مارنا ہے ذات کو اپنی — نہیں شطرنج کی بازی کہ تم اوروں کو مار آئے
نہیں ہے پھر وطن کی حریت کا مسئلہ مشکل — اگر ان کے ... کے دل میں لیکن ... آئے
تمنا کے لئے دل چاہیئے ہٹلر کے سینہ کا — کہ پھر ... ہاتھ ... آئے
ہوا بیدار تب جا کر یہ ہندوستان کا خطہ — جتندر ناتھ سا ... کام ... آئے
یہ خواہش کیوں نہیں جائز حکومت سے اگر مانگیں — کہ ہندوستاں کے باشندوں میں اپنا بھی شمار آئے
یہ جرگہ ہے کوئی پنجہ کا ہوا اک بے مہار اشتر — خدایا کیوں ہے کہ دستِ شرع میں ... مہار آئے
بلوچستان کے بیدار فرزندوں کی خواہش ہے — کہ اپنے ملک پر بھی اک نظامِ ذمہ دار آئے

نہیں ہے جب وطن کے دوسرے فرزند کو آرام
بھلا کیسے یہ ممکن ہے کہ عنقا کو قرار آئے

(عنقا)

Yousaf Aziz Magsi Chair

378

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نجات

۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء

سلور جوبلی کی تقریب اور بلوچستان

[illegible] ہے اس کو پوری شان و شوکت کے ساتھ منانے کے لئے جا بجا تیاریاں ہو رہی ہیں [illegible] شہروں میں حکومت ہند کی طرف سے اس کو بہتر سے بہتر صورت میں کامیاب [illegible] تقریب منانے کے لئے خاص خاص کمیٹیاں مرتب ہوئی ہیں۔ چندہ بڑی جد و جہد سے [illegible] ہے اور حکومت کے نیاز مند بڑھ بڑھ کر چندے دے رہے ہیں۔ ہر مقامی حکومت کی یہ خواہش [illegible] دیگر حکومتوں سے گوئے سبقت لے جائے۔ جہاں تک اس خوشی کا تعلق ہے [illegible] ہندوستان کے خطے [illegible] ایسا کوئی دل نہیں جس میں ملک معظم کا [illegible] احترام موجود نہ ہو۔ حکومت کے ارکان کیا بلکہ خود ہندوستانی بھی یہی چاہتے ہیں [illegible] اپنے اس احترام کا جو ان کے ملک معظم کے حق میں ہے، پوری وفاداری [illegible] لیکن اس مشکل کا کیا علاج کریں ارباب حکومت کے [illegible] خوشی کی فضا پیدا کرنے کی عنان ہے۔ وہ اس قدر اپنے فرض سے غافل یا [illegible] بے بہرہ ہیں کہ انہوں نے اپنی تمام سرگرمیاں اور دلچسپیاں چندہ کے [illegible] فراہم کرنے تک محدود کر رکھی ہیں وہ ایک ثانیہ کے لئے بھی اس اصل اصول کی طرف رجوع نہیں کرتے کہ کوئی ایسی پالیسی [illegible] خود بخود [illegible] جائے جس سے پبلک میں اسی طرح کا حقیقی سامان نشاط پیدا ہو جائے۔ جس سے پبلک کا دل حکومت وقت کا مشکور ہو جائے اور بے اختیار جذبات مسرت کے ساتھ اس عظیم الشان [illegible] کی تقریب میں شرکت کرے لیکن [illegible]

بلوچستان کی جانب سے آنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ سرزمین [illegible] اس بنیادی اصول کی طرف توجہ نہیں فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ پولیس [illegible] تعداد میں اضافہ [illegible] کی عمارت پر خورد و نوش اسی سکیم کے نتائج ہیں جن کا منشا بلوچستانیوں کی تشویش میں سکون پیدا کر کے ان کا اعتماد حاصل کرنا ہے تاکہ وہ ایک شکرگزار [illegible] دل کے ساتھ سلور جوبلی کی خوشی میں شرکت کریں لیکن [illegible] عمل ہے اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ نہایت [illegible] چند امور کی جانب [illegible] توجہ مبذول کرائیں اور بتلائیں کہ ان امور پر مناسب عملی اقدام بلوچستان میں وہ فضا پیدا کر سکتا ہے جس کے دیکھنے کے لئے سرزمین [illegible] سلطنت برطانیہ کے وفادار ملازم اور ہم نسل ہونے کے مشتاق ہیں۔ جن حقوق تلفیوں نے بلوچستانیوں کے دل کو حکومت کی جانب سے سرد اور بوجھل کر دیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) سرکاری اور غیر سرکاری ملازمتوں اور ٹھیکہ جات پر غیر ملکیوں کا ناجائز خود غرضانہ اور [illegible] اقتدار ہے۔ ترجیحی سلوک کے [illegible] کے باوجود ملکیوں کو ملازمتیں نہیں دیتے اور اپنی فریب کاری [illegible] حیلہ سازیوں [illegible] یک آواز [illegible] کے [illegible] وطیروں سے ایسی فضا پیدا کر لیتے ہیں کہ افسر محکمہ متعلقہ مجبور ہو جاتا ہے کہ ملکی سائل کو بارگاہ حکومت سے [illegible] کر کے ناکام لوٹ جانے کو حکم دے۔ چنانچہ [illegible] حرمت خان۔ [illegible] نائب تحصیلداری کے امیدوار کے حقوق افسر متعلقہ کی آنکھوں میں [illegible] نظر انداز کیے گئے۔ [illegible] شاہ زمان۔ جو غیر ملکیوں کو ترجیح دیا گیا۔ شادی خان [illegible] حرمت خان [illegible] کلرکی کرتے پھرتے [illegible] رہے ہیں۔ لیکن شہاب الدین ریاست لس بیلہ میں تحصیلدار بن کر جا کے بیٹھا ہے۔ محمد ابراہیم ملکی کا قد ایک انچ کم ہونے کے باعث [illegible] کی تمام خدمات اور خود سرزمین [illegible] سفارشات ٹھکرا دی گئیں اور کانسٹیبل بھرتی نہ کیا گیا۔ لیکن [illegible] غیر ملکی باوجود [illegible] قد کم رکھنے کے [illegible] کانسٹیبل بھرتی کیا گیا۔ محکمہ [illegible] کی تو وہ حالت ہے جسے ہم کسی پچھلے پرچہ میں تفصیل کے ساتھ شائع کر چکے ہیں۔ [illegible] ریلوے [illegible] وغیرہ کی طرف تو ملکیوں کو راستہ تک نہیں۔ باوجود [illegible] چلانے کے [illegible] غیر ملکی بھرتی کئے گئے ہیں۔ وظائف کی باقاعدہ تقسیم غیر ملکیوں میں ہو رہی ہے ٹھیکہ جات کی تو اس سے بڑھ کر بری حالت ہے۔ [illegible] لورالائی۔ موسیٰ خیل۔ فورٹ سنڈیمن۔ زیارت وغیرہ کی تمام سرکاری و غیر سرکاری [illegible] غیر ملکیوں کے زیر اقتدار میں ہیں۔ [illegible] باغ کی [illegible] جیل اور ایسے دوسرے تمام سرکاری ٹھیکہ جات غیر ملکیوں کی جیب میں گئے۔ میر خدا بخش [illegible] ٹھیکہ دار ہے۔ ملکی ہے مقامی آدمی ہے۔ اس کی ساٹھ ایکڑ زمین اور فصل [illegible] ہو گئی۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے [illegible] ٹھیکہ کسی [illegible] کو دیا گیا۔ ان بے شمار اور غیر منقطع حق تلفیوں نے بلوچستانیوں کو حکومت کی جانب سے سخت بد دل کر دیا ہے وہ کس دل سے سلور جوبلی کی خوشی منائیں۔ [illegible] جا سکتا تو کم از کم محکمہ تعلیم کا [illegible] محکمہ پولیس اور محکمہ کمشنری کے وہ [illegible] جو ملازموں کو تبدیل کرنے اور خالی آسامیوں کو پر کرنے کے فرائض ادا کرتے ہیں اور پولیٹیکل ایجنٹوں اور ایسے دیگر ذمہ دار افسران [illegible] اور مستحق ملکی ملازموں سے پر کر دیا جائے۔ اور آئندہ غیر ملکیوں کی بھرتی قطعاً بند کر دی جائے۔ ٹھیکہ جات ملکیوں کے لئے وقف کر دیئے جائیں۔ اس قسم کے [illegible] تعلیم یافتہ طبقہ کی [illegible] مسرت پیدا کریں گے۔

(۲) [illegible] بلوچستان کے عوام [illegible] اپنی طرف کھینچ چکی ہے [illegible] حاصل کر چکی ہے۔ اس لئے پریس کی آزادی سے جس طرح [illegible] کیا جائے۔ یقیناً یہ [illegible] سلور جوبلی کے لئے خوشگوار فضا پیدا کرنے میں ارباب حکومت [illegible] جہاں [illegible] قلات نے سلور جوبلی کے فنڈ میں ایک [illegible] کی کوشش کی ہے۔ وہاں [illegible] احساسات میں [illegible] پیدا کرنے کے لئے ریاست کے عزیز ترین [illegible] کا بھی بندوبست کرنا چاہیئے۔

(۳) ملک کے عوام میں جرگہ اور دوسرے [illegible] ہوئی ہے ان کے جذبات کی [illegible] کہ ان کی تکالیف اور خواہشات معلوم کرنے کے لئے [illegible] بنائی جا رہی ہے۔ جو تمام بلوچستان کا دورہ کر کے رپورٹ پیش [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

خاندان جوگیزئی میں ہلاکت آفرین خانہ جنگی

قوم سنزرخیل کا مفاد خطرے میں

پولیٹیکل ایجنٹ صاحبان ضلع ژوب و لورالائی توجہ کریں

(جناب ملا پایندی خان حمزہ زئی کے قلم سے)

یہ امر ... [illegible] ... سردار بہادر ... خان جوگیزئی ... مرحوم سردار ... [illegible]

... لورالائی کے ... آگئے۔ مورخہ ... ۱۹۳۵ء ایک وفد مشتمل بر چند معتبرین قوم سنزرخیل ضلع لورالائی صاحب موصوف کی خدمت میں بمقام لورالائی پیش ہوا۔ اور ذیل کی استدعا کی۔

(۱) مہربانی فرما کر ... [illegible]

[illegible]

خاموش دل

(صاحب خاص کے قلم سے)

یہ کیا ہے؟ — اپنے خیال کی پرستش۔ دماغی تعیش۔ ذہنی صنم پرستی۔ بیکاری کا مشغلہ۔ اس کے علاوہ۔ کچھ بھی نہیں۔ بالکل کچھ نہیں!!

قلم اٹھاؤ تو لکھنے سے انکار۔ کتاب پڑھو تو سمجھنے سے جواب۔ بیٹھو تو بیٹھا نہیں جاتا یہ اضطراب ہے۔ یہ بے چینی۔ کیسے؟ اپنی ایک تخلیق ہے اپنا بنایا ہوا کھلونا یا اپنا ... — یہ کیا کہیں؟ تصویر دیکھی جاتی ہے تصویر میں! کیا میں کسی کا عاشق ہوں؟ کوئی میرا معشوق ہے نہیں میرا معشوق؟ کون ہو سکتا ہے۔ میں — میں؟ جسے "دل غریب" کہکر حقارت دیکھتے ہیں۔ ... [illegible]

[illegible]

کرتے جو بھی ہے — بالکل یہی اصول کی بات۔ آخر چہ نکال ہی لیا۔ اب یہ اجزا مضمون کی صورت میں کیوں لکھا جاتا ہے؟ اس لئے کہ واسطے "خوش" کریں۔ اس کی نگاہیں اس پر پڑیں۔ وہ دیکھے — وہ محظوظ ہو۔ اس کا دل رام ہو۔ اس کے دل میں یاد تازہ ہو — یہی مقصد اس تحریر کا — واہ۔ واہ کیا خوب بچاؤ بنا ہے۔ افسوس، صد افسوس!! ... ہو جاتا ہے خطیب۔ ایڈیٹر ہو جاتا ہے لیڈر۔ ماسٹر ہو جاتا ہے ... سب کے سب خوشامدی! خوشامد، خوشامد جھوٹ۔ سراسر جھوٹ۔ چاپلوسی ... کفر آمیز نیاز مندی۔ یہ ہے سب کا شیوہ!

لیکن مجھے ضرورت ہی کیا خوشامد کی؟ خوشامدی ہوں؟ — تف ہے خوشامد پر ... [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

"روٹی"، میں ہر چیز

کا فقدان موجود ہیں موجود۔ پیٹ بھرا ہوا۔ دوسرا کام تمہارا وہ۔ اب ایسی حالت میں "انکی" چاہئے "اس کی"

یا ایک دن صبح سویرے جولائی کی گرمی میں راجپوتانہ میں ہل چلانے کی "دعوت" دی جائے۔ وہ میر کو ایک فرشی سلام کر کے حضور سے کیسے پوچھا جائے۔ خدا کی قسم عجب معاملے ہیں۔

بات تو معقول۔ مگر یہ حقیقت نہ سہی۔ تصنع ہی — تصنع کیسے؟ حضرت تصنع ہی؟ جب میں خود کہتا ہوں کہ مجھے شب [illegible] فرصت نہیں ملتی۔ [illegible] "معروف" ہونگا کبھی [illegible] تو جو بھی کہنا "طرف" ہونی چاہئے [illegible] کبھی [illegible] کے خلاف میرا خون [illegible] ہونگا۔ کبھی کبھی میں بھی اسے "ایک سرمایہ" رہا ہے حسن کا سرمایہ [illegible] مان لیا کرتا ہوں کہ کبھی کبھی میں بھی "دماغی آمیزش" سے تعبیر کرتا ہونگا۔

لیکن یہ کیوں ہے؟ — کیوں ہے یہ کہ نہیں بچتا؟ اس کا خیال نہیں بٹتا جو چیز مستقل ہے تو وہ ہے ان کی یاد! شاید میرا دل ان پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔

شاید یہی جواب دے سکتا ہے لیکن بے تعارض — خاموش اپنے سینے میں ان رازوں کو اور رازداروں کو چھپائے ہوئے "میں یہاں ہے وہ تھا ...."

"معاف کرو بھائی .... ! تمہاری بات نہیں سمجھا۔ تم بھی تنگ ہو گئے معلوم ہوتے ہو۔ اور میں بھی تنگ! تم مجھ سے اور میں ....

روٹی کیوں نہیں کھائی؟ — یہی پوچھتے ہو؟ تم بتاؤ کیوں نہیں کھائی؟ دنیا میں ہم جیسوں کے لئے روٹی کہاں؟ روٹی ہے۔ روٹی ہے۔ روٹی والوں کی۔ بتاؤں؟ ہمارے لئے ہے — تم ہنس کیوں رہے ہو؟ تم ہنسو اور میں تمہیں بتاؤں کہ ہمارے لئے ہے .... تم گھبرا کیوں گئے؟

یہ تو ہمارے لئے ہے۔ واقعی تمہیں گھبرانا چاہئے تھا۔ کبھی تمہارے آنسوؤں نے تمہارے قلب کی کیفیات کا مظاہرہ کیا ہی نہیں۔ لیکن تمہارا — قلب ہی کیفیت ہو تو اس کا مظاہرہ بھی ہو۔ آپ کیوں آبدیدہ ہو گئے اور ہو۔ آپ کے آنسو بھی بہنکلے۔ کیا میرا رونا اثر رکھتا ہے۔ آپ۔ آپ مجھے دیکھ کر رو پڑے

بلوچستان سے اخبار کا اجرا

برطانوی بلوچستان کے متعلق انہیں کالموں میں متعدد بار اس حقیقت کو واضح کیا جا چکا ہے کہ وہاں کی بے زبان آبادی حکومت کی تلون مزاجی۔ سرد مہری اور فرو گذاشتوں کی بنا پر اپنے واجبی اور انسانی حقوق سے مطلقاً محروم کر دی گئی ہے اور [illegible] جائز خواہشات کو ٹھکرا کر [illegible] آزادی طلب کر کے ترقی کے [illegible] دروازہ بند کر دیا گیا ہے [illegible] اقتصادی [illegible] کی آزادی [illegible] ہے۔ جو بلوچستان میں مفقود ہے [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے انہیں میں قدرے تبدیلی کی ہے اور متعلقہ افسران کے حضور بلوچستان کے قابل فخر اور روشن خیال فرزند میر عطا محمد خان مرغزانی کو اخبار "کلمۃ الحق" شائع کرنے کی اجازت دیدی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے اپنی غلطی کا احساس کر کے پریس اور پلیٹ فارم کی آزادی کی اصولاً تسلیم کر لیا ہے۔ ہم حکومت کے اس جدید اقدام پر کمال مسرت محسوس کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ وہ بلوچستان کی پسماندہ آبادی کی مشکلات کا اندازہ کر کے اپنی اس خوشگوار تبدیلی پر کاربند رہے گی۔ اور عام آبادی کی جائز خواہشات و مطالبات کا احترام کرتے ہوئے اس کا زیادہ سے زیادہ اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ ہم بلوچستان کے غیور عوام، فرزند کو بھی انکی

مسلسل مساعی پر مبارکباد دیتے ہیں کہ آخر انکی مربیانہ کا اتنی قلیل عرصہ ۔۔۔ اگر وہ اسی طرح پُر امن طریقہ سے اپنی مساعی جاری رکھیں تو وہ ایک نہ ایک روز وہ درجہ ضرور حاصل کر لینگے جو ان کی زندگی کا نصب العین ہے۔ اس کے حصول کے لئے جہاں پیہم سرگرمیوں کی ضرورت ہے وہاں استقلال اور پر امن فضا پیدا کرنے کی بھی اشد حاجت ہے

کلمۃ الحق کی اجازت کا ڈھونگ

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

اخبار نجات کی خیدا شاعتوں میں جلی حروف کے ساتھ میں دیکھ رہا ہوں کہ سر نارمن کیٹر صاحب چیف کمشنر حکومت ہند کے ہدایت کرنے پر نہایت بلند حوصلگی اور عالی ظرفی سے کام لے کر میر عطا محمد خان مرغزانی کو کلمۃ الحق شائع کرنے کی اجازت دیدی ہے اور پھر نجات ایسے خالص قومی اور خوددار اخبار نے اپنی صحافتی ذمہ داریوں کے پیش نظر ایک آدھ تفتہ شکریہ کے بھی لکھ دیئے ہیں۔

میں نہیں جانتا کہ نجات کا ایسا غیر ذمہ دار نامہ نگار کون ہے جو اس قسم کی غیر مفصل اطلاع دینے پر اکتفا کرتا ہے۔ میں نے حال ہی میں تحقیقات کی ہے اور میر عطا محمد خان مرغزانی کو اس کی درخواست کا جو جواب دیا گیا ہے اس کا [illegible] مضمون ذیل میں ہے:

[illegible] میر عطا محمد خان مرغزانی کو اس کی [illegible] کی درخواست [illegible] دیا جائے کہ سائل [illegible] اخبار چھاپنے کی [illegible] حکام کے ماتحت منظور کی جا سکتی ہے کہ اخبار چھاپنے سے قبل ڈپلیکیشن زیر دفعہ ۳ و ۵ پریس رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۷ء داخل کرے اور ساتھ ہی مجریہ دفعہ ۳ (۱) اور ۷ (۱) انڈین پریس ایکٹ ۱۹۳۱ء کے مطابق ایک ہزار روپے اخبار اور ایک ہزار روپے پریس کے لئے ضمانت بھی داخل کرے۔ میر عطا محمد خان مرغزانی کی توجہ خاص طور پر

مجریہ دفعہ ۳ الیف پریس ایکٹ ۱۹۳۱ء کی طرف دلائی جاوے اور [illegible] ضمانت ضبط کی جائے گی اگر کسی حالت میں بھی خلاف ورزی کی جائے"

میں چاہتا ہوں کہ میر عطا محمد خان مرغزانی کی پوزیشن کے متعلق کچھ عرض کروں۔

"آپ سیوی کے مشہور و معروف سردار دالہاں خان مرغزانی کے خلف الرشید ہیں آپ کے والد محترم انگریزی حکومت کا ایک وفادار رکن تھا۔ جنگ عظیم میں آپ کے والد کرم نے سرکار کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ آپ بلوچستان کی جاہل سرزمین میں سے پہلے سرداروں میں ہیں جنہوں نے ایف اے کی ڈگری پاس کی ہے۔ آپ کی علمی قابلیت سکولوں کی ڈگریوں تک محدود نہیں۔ بلکہ خدائے بخشندہ نے آپ کو علمی معیار اور ادبی استعداد کے لحاظ سے بہت بلند مرتبہ بخشا ہے۔ آپ نے اپنی تمام جوانی سرکار کی ملازمت میں گذار دی آپ اپنی قابلیتوں اور مخلصانہ خدمتگذاریوں کے باعث اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر پہنچے۔ بعض ناخوشگوار حالات کے ماتحت آپ نے استعفیٰ دیا۔ آپ باقاعدہ سرکاری جرگہ کے ممبر ہیں اور ایک بہت ذمہ دارانہ زندگی بسر کر رہے ہیں آپ باوجود لاکھوں روپے کی جائداد کے مالک ہونے کے۔ نہایت حلیم الطبع۔ منکسر المزاج اور خوش اخلاق ہیں۔ آپ کی طرز زندگی بے انتہا درجہ پر سادہ اور طبیعت بے انتہا درجہ پر کم سخن ہے۔"

اب قارئین کرام خود اندازہ فرمائیں کہ جب میر عطا محمد خان مرغزانی ایسے کو بھی اخبار نکالنے کی بغیر ضمانت اجازت نہیں دی جاتی تو کیا اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ بلوچستان میں [illegible] اجازت عام دیدی گئی ہے؟ [illegible] ایسے آدمی سے یہی جاتی ہے [illegible] [illegible] نہیں ہوا اور کیا نہیں گیا کہ [illegible] لیکن نجات پہلے سے طلب کی جا رہی [illegible] مترشح نہیں ہوتا کہ حکومت [illegible] ہی منظم اقدام ہے اور حکومت ہند کے [illegible] خوبصورت بہانا تراشا گیا ہے

تنازعات سرحد کی نسبت قونسل ایران کی تصریحات

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ انھوں نے اسی "نجات" میں تنازعات سرحد ایران کے متعلق خبریں پڑھی ہیں کہ ایران کی جانب سے ایک شخص مامور دولت شاہنشاہی ایران جو علاقہ متعلقہ میں قیام امن و انتظام کرنے کے ذمہ دار تھے کے پاس آیا۔ اور تنازعات کے متعلق جو سرحد ایران [illegible] مفسدہ پرداز بلوچوں کے ذریعہ عمل [illegible] کہ ان مفسدہ پرداز بلوچوں [illegible] جا رہی ہے۔ [illegible] تیز بنایا جا رہا ہے۔ [illegible] ایرانی [illegible] نے اس خیال کو باور کرنے کے لئے کوئی بنیاد معقول نہیں دیکھی۔ اس کے [illegible] چند روز ہوئے دو مہینوں میں سے ایک جانب کا [illegible] واقعہ نمائش میں آیا۔ جن کے ذریعہ اخبارات میں غلط صورتوں میں شائع ہوا۔ مرکز کی طرف سے اقدامات کی معلومات اور حدود بلوچستان از ایران کی طرف سے آنے والی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض خبر صالح اور مفسد تو ضرور کو ماورائے سرحد سے کمک پہنچا کر طاقتور بنایا جا رہا ہے۔ اس غیر رضامندگی اور فساد خونی کی جانب دولت شہنشاہی ایران کے اعلیٰ منتظمین کو توجہ کرنی پڑی اور انگریزی سفیر کے مشورے کے مطابق یہ طے کر لیا گیا کہ مرکز کی طرف سے ذمہ دار ارکان پر مشتمل نمائندہ وفد کلات جائے۔ اور انگریزی حکومت کی جانب سے نمائندہ آئے مقام واردات پر اصل حالات کی تحقیقات کرنے کوئی تجویز کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے سرحد کے ایرانی مامورین کے لئے ہدایات مرکز کی جانب سے جاری کر دی گئیں تاکہ وہ صحیح حالات مرکز کے ایرانی وفد کو پہنچائیں۔ اس قدر تو وہ قصہ تھا جو قارئین کرام کے [illegible] نیز اس کے بعد "ٹائمز" کے [illegible] بھی [illegible] ہوں گی۔ کوئی مضائقہ نہیں اگر مزید معلومات کے لئے قارئین وہ سطور بھی ملاحظہ فرمائیں جو "ٹائمز لندن" شمارہ [illegible] مورخہ [illegible] میں لکھتا ہے۔

"حکومت ہندوستان اور دولت عالیہ ایران [illegible] باہم موافقت کرتے ہوئے طے کیا ہے کہ دونوں طرف سے نمائندہ وفد کی کانفرنس قائم کر کے ان مسائل پر غور کریں جو سرحد بلوچستان پر بعض بلوچوں کی بغاوت کو جاری رکھنے اور طول دینے کے باعث پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن جو صورت ہیں کہ کانفرنس کو منعقد کرنے کی کوشش تھی اور انگریزی نمائندہ [illegible] ان حالات پہنچ بھی چکا تھا۔ بوجہ [illegible] کی زیادتی کے انگریزی سیاسی نمائندہ مجبور ہو کر واپس کوئٹہ چلا آیا۔ [illegible] میں منتظر [illegible] چاہئے کیونکہ وہ قبائل جو اس علاقہ میں رہتے ہیں دونوں سلطنتوں سے تعلق رکھتے ہیں"

افسوس کا مقام ہے کہ "ٹائمز لندن" جیسا مشہور زمان اخبار اس قسم کے سادہ اور آسان مطلب کو عجیب پیرائے میں بیان کرتا ہے۔ اور ایک معمولی شرارت کو بغاوت کا طوفان بے تمیزی ظاہر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مجوزہ تصفیے کے مطابق اپنی مقالہ نگاری کی منطق قائم کی ہے اور [illegible] کا مقصد بھی اس سے قائم کیا گیا ہے [illegible] لا طائل منطق بظاہر درست دکھائی جا سکے۔ ٹائمز لندن ایسے اخبار کے لئے حق تو یہ ہے کہ بہت کچھ لکھا جائے۔

ہر سلطنت کی امانت کا پہلا فرض دنیا کی وسیع سطح اور مملکتوں کی داخلی و خارجی واقعات سے پوری واقفیت رکھنا ہے۔ اخبار ٹائمز جو ڈیڑھ سو سال سے اخبار نویسی کر رہا ہے جس کی اشاعت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور دنیا کے کونے کونے میں اپنے خاص نامہ نگار متعین کئے ہوئے ہے۔ [illegible] ایسے [illegible] واقعہ کو جس کی ہم نے اوپر تشریح کی ہے خلاف واقعہ لکھنے سے یہ احتمال ہوتا ہے کہ اس کی کوئی خاص غرض ہے اور عوام کے اذہان میں وسواس پیدا کرنا ہے۔ کیا سوائے اشتباہ کاری کے کوئی وجہ معقول بھی اس خلاف بات لکھنے سے مترشح ہو سکتی ہے؟ اگر اس طرح خلاف حقیقت کوئی اور ایسا اخبار لکھتا جو اتنی دنیا سے اشاعت میں ٹائمز لندن کے مانند ہوتا اپنے تمام حیثیات [illegible] کے اعتماد رکھتا یا یہ کہ اخبار نے کسی اور اخبار سے نقل حاصل کیا ہوتا تو ہم [illegible] سے خالی ذہن ہوتے لیکن افسوس ہے کہ اس خلاف حقیقت واقعہ کو "ٹائمز لندن" ایسے اخبار نے لکھا ہے کہ جس کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا کے صحیح حالات لکھتا ہے اور اپنے کو ایک ممتاز حیثیت صرف اس لئے دیتا ہے کہ وہ تمام دنیا کے دوسرے اخبارات [illegible] ایک تیر کے ساتھ دو نشان مارے۔ پہلا یہ کہ انقلاب و بغاوت بلوچستان ایران میں پھیلا کے [illegible] پورے طور پر جاری و ساری ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دولت ایران نے فلاح و اصلاح عامہ کے لئے جس قدر کے اقدامات کئے ہیں اس کی نظیر دیگر متمدن ممالک میں کم مل سکتی ہے اور جو نظم کا امن کشور ایران نے قائم کیا ہے بہت کم دوسرے متمدن ممالک میں پایا جاتا ہے۔

کونسی مملکت بھی آج ایران کی مانند شاید [illegible] رضا ہے عوام پر کھلا ہوا نہیں تو پھر اس [illegible] کہ مقصد یہ کہنا کہ علاقہ کی بعض نا رضا مندیاں اور حکومت کی عدم توجہیاں ہیں جیسے کہ "ٹائمز" کہہ رہا ہے تو اس کو جاننا چاہئے کہ وہ حقیقی واقعہ نگاری کی بجائے [illegible] قابل استفسار بنا رہا ہے اور اس میں اپنی خوش فہمی کی وجہ قرار دیا ہے تو ممکن ہے کہ چند ایک لٹیروں کا وہ گروہ جو اس جدید دولت کے قیام سے پیشتر عادی تھا۔ اس راہ سے گزرنے والے تاجروں اور مسافروں کو لوٹ لے جانے کا اور ان لوٹے ہوئے مال سے بسر اوقات کرنے کا۔ اب جبکہ دولت جدید نے خاص انتظامات کر کے اس رہزن گروہ کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں اور تاجروں اور مسافروں کے جان و مال کو محفوظ کیا یعنی اس گروہ کا معاش چھینا ہے۔ لہٰذا اب یہ گروہ دولت ایران سے ناراض ہو گیا ہے اور خفیہ ذریعہ سے کمک دینے والوں نے اس کو شہ دے کر [illegible] اور فساد کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ مگر جب اس گروہ سے کچھ ہو جاتا ہے اور دولت ایران کے مامورین اپنی ذمہ داریوں کے پیش نظر ان کا خود تعاقب کرتے ہیں تو اس کو بغاوت سے تعبیر کرنا حقائق سے چشم پوشی کرنا ہے اور ایک ایسا "ٹائمز" جو ڈیڑھ سو سال سے اخبار نویسی کر رہا ہے اسے بغاوت کہے خوش فہمی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ رضا مندی یا نا رضا مندی کو ان تنازعات سے دور کا واسطہ نہیں کہ دونوں کا کانفرنس کی تجویز کی گئی۔ بلکہ چوروں کے معاملہ میں ایران چوروں کی شرارت ہے جو حکومت ایران کی طرف سے ان علاقوں میں پورے ضابطے کے ساتھ انتظام کیا گیا تو ایران کو چوری اور ڈاکہ کے مواقع باقی نہیں ہے علاوہ ان چوروں کو بعض مفسدہ پرداز کی پشت پناہی بھی ہے۔ چنانچہ جب دولت [illegible] مامورین ان کا تعاقب کرتے ہیں [illegible] چھوڑ کر [illegible]

اور بھی ایسی باتیں [illegible] جن کا اس ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

سلور جوبلی اور ریاست قلات

(مولانا هوت کے قلم سے)

یہی وہ وجوہات ہیں کہ جناب ریاست قلات کے مجاہد اعظم نواب محمد یوسف علی خان مگسی نے نوجوانوں کے طبقہ احساس کی طرف سے ... تجویز کا نقشہ پیش کر کے سامنے رکھی کہ ریاست کے نظام کو شرعی اصولی اور جمہوری ذمہ داری کے ساتھ چلانے کیلئے ایک باضابطہ ... کابینہ وزارت قائم کیا جائے جس میں وزیر اعظم ... وزیر مالیہ ... اور وزیر تعمیر عمومی کی ... وزارتیں ہوں ہر وزیر ... ذمہ دار قرار دیا جائے۔ وزیر اعظم ریاست کی داخلی و خارجی سیاست کے علاوہ ماتحت وزراء کی کارگذاری کی نگرانی کیا کرے۔

واقعات اور حالات کی رفتار ... نے یہ حقیقت بالکل ثابت کر دی ہے کہ ایک شخص ریاست کے بڑے ہوئے کام کو ...

سیٹھ کیسہ رام کی نواب بگٹی کے خلاف درخواست

جناب پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر سبی بلوچستان

جنابعالی!

نہایت ادب گذارش ہے کہ یہ خاکسار ۳۰ سال کے طویل عرصہ سے نواب بگٹی کا دیا خاص زیرِ احسان و [illegible] ہے اور نواب بگٹی کی جو خدمات یہ خاکسار کرتا رہا ہے، امید کہ کسی نے نہیں کی ہوگی۔ اس خدمات کا معاوضہ نواب بگٹی نے یہ دیا ہے جو ذیل میں مختصراً عرض کرونگا۔ چونکہ میں دراصل باپ دادا سے لہڑی علاقہ قلات کا باشندہ ہوں۔ اور میری رہائش ڈیرہ بگٹی میں بعرصہ ۳۰ برس سے ہے۔ میں نے ڈیرہ بگٹی سے کوچ کر کے اپنے وطن جانا چاہا تو نواب بگٹی کو [illegible] ہر وقت اس نے مجھے بلا کر کہا کہ آپ ایک طویل مدت سے میرے زیرِ رہ چکے ہیں۔ میرے حالات سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ میرا دستور ہے کہ جب ہندو کے [illegible] باہر جاوے ہیں اس کی جائداد سے چوتھا حصہ لیتا ہوں۔ [illegible] تمام جائداد میری ہے دوسرے رشتہ داروں کا حق نہیں ہے۔ اب آپ [illegible] جانا چاہتے ہیں آپ کے پاس ساٹھ ہزار روپیہ ہے۔ آپ ہم کو چوتھا حصہ یعنی پندرہ ہزار روپیہ [illegible] جاویں۔

[illegible] سے انکار کیا۔ اس پر نواب بگٹی اور میرے درمیان کشمکش ہوئی تو نواب مرحوم نے میر بہستان خان [illegible] میرے لوپ کی دوکان پر بھیج کر قفل توڑ کر [illegible] میرے ذرکو تو جیل میں بیٹھا گیا [illegible] نہیں دیا۔ بندہ نے فوراً [illegible] جب و صرف [illegible] کے مطابق ادا [illegible] نواب بگٹی نے [illegible] ان پر بھی کیسہ رام کو [illegible] گیارہ ہزار روپیہ [illegible] کیا قصور کیا ہے؟ گیارہ ہزار روپیہ جو [illegible] روپیہ کی شراب بھی ابتک نواب صاحب کے پاس ضبط ہے۔ بعد ازاں میرے گھر سے [illegible]

میری چابیاں زبردستی سے چھین کر میرا نقد روپیہ۔ میرا مال اور زیورات وغیرہ تمام گھر سے نکلوا کر ضبط کیا جو ابھی تک نواب صاحب کے پاس ہی ہیں۔ میں اپنی جان کے خطرہ سے کسی طریق پر ڈیرہ بگٹی سے بھاگ آیا ہوں۔ میری ایک دوکان جیکب آباد سندھ میں بھی ہے اب میں ڈیرہ بگٹی جا نہیں جاسکتا کیونکہ مجھکو وہاں جانی خطرہ ہے۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ڈیرہ بگٹی میں نواب بگٹی کے قبضہ میں ہے۔ جس کے حصول کیلئے تفصیل ذیل میں عرض کرتا ہوں براہ کرم جہاں تک ہوسکے حق رسی کرائی جاوے۔

مبلغ بارہ ہزار روپیہ کے زیورات و نقدی جو ہمارے گھر سے نکال کر اپنے قبضہ میں کیا ہے کیونکہ میری تمام مکانات کی چابیاں ایک ہفتہ تک نواب صاحب کے پاس رہی ہیں اور مجھکو سیٹھ [illegible] کے گھر میں نظر بند رکھا گیا ہے۔

مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ کا سامان و مال و مکانات جو کہ علاقہ بگٹی میں ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے

مبلغ تین ہزار روپیہ کا سامان میرا لوپ کی دوکان میں ہے۔

مبلغ ۵ ہزار روپیہ کا سامان خاص ڈیرہ بگٹی کے مکانات میں رکھا ہوا ہے

مبلغ پانچسو روپیہ کی جواری و غلہ باجری لوپ کی دوکان میں رکھی ہوئی ہے۔

مبلغ ایک ہزار روپیہ کی زمین جو علاقہ درخت گوران میں بگٹی سے خرید کی ہے۔

مبلغ دو ہزار روپیہ اونٹ اور بہار کوہی ۳۰ عدد جو ڈیرہ بگٹی میں بطور امانت ہیں۔

مبلغ چار ہزار روپیہ کا مال گوپی و بکری و بیل و گھوڑے اور اسپ مادہ وغیرہ جو ڈیرہ بگٹی میں ہیں۔

مبلغ سات ہزار روپیہ جو ہمارا قوم بگٹی پر قرضہ ہے۔

مبلغ ۳ ہزار کے مکانات جو میں نے خود ڈیرہ بگٹی میں خرید کئے

کل میزان مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ

میں تحریر کے ثبوت بہم پہنچانے کیلئے تیار ہوں۔ یہ بھی واضح رہے کہ میرے چالیس [illegible] بھی نواب صاحب کے پاس ہیں۔ [illegible] میرا تمام [illegible] ہے۔ مذکورہ [illegible] کے علاوہ تین صد روپیہ کی شراب بھی نواب بگٹی کے قبضہ میں ہے۔ براہ کرم حضور کی نہایت ضرورت ہے۔ اگر جناب جیسے حاکم سے بھی امید انصاف نہ کی جاوے تو پھر کس سے کروں۔ فقط عرض و جب۔ ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء

العارض

(دستخط ہندی) سیٹھ کیسہ رام ولد [illegible] داس سکنہ لہڑی قلات حال جیکب آباد سندھ

ناظرین!

[illegible] پبلک کی عام ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے [illegible] اور خوش وضع اور [illegible] کے ہر سائز کے [illegible] ولایتی جاپانی [illegible] وغیرہ ہمارے ہاں سے [illegible] دوسروں کے مقابل میں بکفایت و ستیاب ہو سکتا ہے [illegible] کے مطابق [illegible] وصول کر سکتے ہیں۔

(۱) بوٹ اور شوز کی دوکان بالمقابل [illegible] بندر روڈ کراچی (۲) بوٹ اور شوز کی دوکان [illegible] صدر بازار کراچی (۳) ہم نے [illegible] کراچی میں ایک کمیشن ایجنسی کھولی ہے [illegible] ایک دفعہ ضرور [illegible]

احمد صوبے اینڈ برادرس جنرل آرڈر سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس کراچی

ٹیلیفون نمبر [illegible]

تار کا پتہ "[illegible]"

[illegible] کی بہترین تجارت

[illegible]

محمد عثمان جی حنیف [illegible]

صرافہ بازار کراچی

مسلم ٹیلرنگ کلاتھ ہاؤس

جہاں اونی۔ سوتی۔ ریشمی وغیرہ کپڑے از قسم جراب۔ رومال۔ [illegible] نہایت عمدہ اور بارعایت مل سکتے ہیں۔ [illegible]

ایم حبیب [illegible] ٹیلر اینڈ کلاتھ [illegible] مقابل [illegible] ہاؤس۔ بندر روڈ [illegible]

فون نمبر ۲۴۶۰

موتی محل ٹاکیز

مشن روڈ کراچی

جمعہ تاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء سے شروع

سوجیت کا تمام بولتا لاجواب تبتی فلم

طوفان میل

TOOFAN MAIL

جس میں ای بلیموریا - مادھوری - غوری - ڈبلٹ چارلی اور گیلی باوا وغیرہ کام کرتے ہیں۔

روزانہ تماشا { سوا سات بجے شام اور دس بجے رات

متینی شو { جمعہ - سنیچر اور اتوار کے روز جاننے

انگلستان میں ہندوستان

شالامار رسٹورنٹ، وارڈ ڈور اسٹریٹ لندن (ڈبلیو ون)

زیر سرپرستی نواب محمد یوسف علی خان مگسی

ہندوستان کے انواع و اقسام کے بہترین - لذیذ - مرغن - کھانے ہر وقت تیار ملتے ہیں۔ انگلستان میں ایسا شاندار - ارزاں نرخ اور تازہ مال کا ہوٹل نہیں مل سکتا اس کی تعریف کے لئے صرف اسی قدر کافی ہے کہ ہندوستان کا آیا اور کہیں نہیں گیا۔

(مینیجر)

The Shalamar Restaurant
7 Wardour Street London W.1

محمد رمضان ہوٹل

جونا مارکیٹ کراچی

سندھ کا مشہور و معروف ہوٹل - جہاں ہر قسم کا کھانا - صاف - تازہ اور بہترین پکا ہوا ہر وقت تیار ملتا ہے - نرخ نہایت ہی واجبی ہیں۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس ہوٹل کے تمام خدمتگار اور ملازم نہایت فرمانبردار ہیں - ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔

المشتہر

مینیجر

مسلم کیپ ہاؤس

جونا مارکیٹ کراچی

ہمارے پاس ہر قسم کی ترکی صفدری - کمال - انور اور بالد اٹوپیاں

ہر نمونے کی نیرولی مشہدی اور پشاوری لنگیاں ہر طرح کے اصلی اور نقلی کلاہ عمدہ اور بارعایت مل سکتے ہیں

نوٹ

غیر مقامی گاہک ایک ثلث قیمت پیشگی بھیجکر ہم سے مال منگوا سکتے ہیں۔

برسوں کا پرانا درد

ہمارے یہاں خصوصاً پرانا ... جیسا کہ سوزاک - آتشک - نامردی - سستی - جریان - جلق - وردگردہ - مثانہ - بیرقان - تلی ... زنانہ بیماریوں کی مجرب نسخوں میں - علاج باقاعدہ کیا جاتا ہے

حقیقت آنے کیلئے ایک مرتبہ ... ضرور کریں - تحمل دوائی ارسال کی جاوے گی۔

قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے ایک بار ضرور آزمائیں۔

پتہ

حکیم ڈیپ چند

مالک و مینیجر پنجابی دواخانہ

جونا مارکیٹ کراچی

جیل کوہ

قیمت صرف ۸/

چھپ کر تیار ہے

... کتاب ... صفحات پر مشتمل ہے - مصنف کی عکسی تصویر بھی ہے - اس کے ساتھ کوئی ... مضمون کی بلوچستان اور قومی تحریک پر نثر بھی ہے - غرض ... قابل دید ہے - باوجود تمام خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنے۔

پتہ

دفتر "نجات" مہاراشٹر روڈ - کراچی

Yousaf Aziz Magsi Chair